آموزش دین
«به زبان ساده»

فہرست

* عرض ناشر
پہلا حصّہ خداشناسی
* پہلا سبق خدا کی منبع پیدائشے
* دوسرا سبق خدا کی بہترین تخلیق پاني
* تیسرا سبق سیب کا درخت خداشناسی کا سبق دیتا ہے
* چوتھا سبق نباتات کے سبز پتّے
* پانچواں سبق تجربے کی روش خداشناسی کا سبق دیتی ہے
* چھٹا سبق اللہ کے آثار اور علامتیں
* ساتوں سبق خدائے عالم و قادر
* آٹھواں سبق خدا جسم نہیں رکھتا
* نواں سبق کیا خدا غیر مرئي ہے
* دسواں سبق موحدین کے پیشوا

حصّہ دوم معاد
* پہلا سبق کیا اچھائي اور برائي برابر ہیں
* دوسرا سبق پھول کی تلاش
* تیسرا سبق جہاں آخرت
* چوتھا سبق مردے کیسے زندہ ہوں گے
* پانچواں سبق کس طرح؟

حصّہ سوم نبوت
* پہلا سبق صراط مستقیم
* دوسرا سبق کمال انسانی
* تیسرا سبق راہنما کیسا ہوا چاہیئے
* چوتھا سبق پیغمبر کو کیسا ہونا چاہیئے
* پانچواں سبق اجتناب گناہ کا فلسفہ
* چھٹا سبق پیغمبر آگاہ اور معصوم رہنما ہیں
* ساتواں سبق اسے کیسے پہچانتے اور اس سے کیا چاہتے ہیں
* آٹھواں سبق رسالت کی نشانیاں
* نواں سبق نوجوان بت شکن
* دسواں سبق حضرت موسی (ع) خدا کے پیغمبر تھے
* گیارہواں سبق حضرت محمد(ص) قریش کے قافلے ہیں
* بارہواں سبق مظلوموں کی حمایت کا معاہدہ
* تیرہواں سبق پیغمبر اسلام(ص) کی بعثت
* چودہواں سبق اپنے رشتہ داروں کو اسلام کی دعوت
* پندرہواں سبق صبر اور استقامت
* سولہواں سبق دین اسلام کا تعارف
* سترہواں سبق مظلوموں کا دفاع
* اٹھارواں سبق خدا کے آخری پیغمبر حضرت محمد(ص)
* انیسواں سبق قرآن اللہ کا کلام ہے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

* بیسواں سبق قرآن پیغمبر اسلام(ص) کا دائمی معجزہ ہے
* اکیسواں سبق ایك سبق آموز کہانی (دو بھائي)
* ایك ترتیبی کہاي_ ظالم حریص قادروں

چوتھا حصّہ امامت
* پہلا سبق پیغمبر کا خلیفہ اور جانشین کون ہوسکتا ہے
* دوسرا سبق پیغمبر کا جانشین امام معصوم ہوتا ہے
* تیسرا سبق عید غدیر
* چوتھا سبق شیعہ
* پانچواں سبق آٹھویں امام حضرت امام رضا(ع)
* چھٹا سبق اسراف کیوں؟
* ساتواں سبق نویں امام حضرت امام محمد تقی (ع) گورنر کے نام خط
* آٹھواں سبق گورنر کے نام خط
* نواں سبق دسویں امام حضرت امام علی نقی علیہ السلام
* دسواں سبق نصیحت امام
* گیارہواں سبق گیارہویں امام حضرت امام حسن عسکری (ع)
* بارہواں سبق امام حسن عسکری (ع) کا خط
* تیرہوا سبق بارہویں امام حضرت حجّت امام زمان حضرت امام مہدی (ع)
* چودہواں سبق شیعہ کی پہچان
* پندرہواں سبق اسلام میں رہبری اور ولایت

پانچواں حصّہ فروع دین
* پہلا سبق باپ کا خط اور مبارکبادی
* دوسرا سبق نجس چیزیں
* تیسرا سبق نماز کی اہمیت
* چوتھا سبق نماز آیات
* پانچواں سبق قرآن کی دو سورتیں
* چھٹا سبق روزہ ایك بہت بڑی عبادت ہے
* ساتواں سبق اسلام میں دفاع اور جہاد
* آٹھواں سبق امر بالمعروف و نہی عن المنکر
* نواں سبق زکات عمومی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہوتی ہے
* دسواں سبق خمس دین کی تبلیغ اور اس کے انتظار کرنے کا سرمایہ
* گیارہواں سبق حج کی پر عظمت عبادت

چھٹا حصّہ اخلاق و آداب
* پہلا سبق معاہدہ توڑا نہیں جاتا
* دوسرا سبق مذاق کی ممانعت
* تیسرا سبق گھر کے کاموں میں مدد کرنا
* چوتھا سبق اپنے ماحول کو صاف ستھرا رکھیں
* پانچواں سبق جھوٹ کی سزا
* چھٹا سبق سڑك سے کیسے گزریں

نام كتاب تعليم دين ـ سادہ زبان ميں؛جلد دوم
تاليف آية الله ابراہيم اميني
ترجمہ شيخ الجامعہ مولانا الحاج اختر عباس صاحب
نظرثاني حجة الاسلام مولانا نثار احمد صاحب
كتابت جعفرخان سلطانپور
ناشر انصاريان پبليكيشنز قم ايران
طبع صدر قم
تعداد سہ ہزار
تاريخ 1414 ھ

1

عرض ناشر

كتاب تعليم دين سادہ زبان ميں حوزہ علميہ قم كی ايك بلند پايہ علمی شخصيت حضرت آية الله ابراہيم امينی كی گرامی مايہ تاليفات ميں سے ايك سلسلہ "آموزش دين در زبان سادہ" كا اردو ترجمہ ہے_
اس كتاب كو خصوصيت كے ساتھ بچوں اور نوجوانوں كے لئے تحرير كيا گيا ہے_ ليكن اس كے مطالب اعلی علمی پيمانہ كے حامل ہيں اس بناپر اعلی تعليم يافتہ اور پختہ عمر كے افراد بھی اسی سے استفادہ كرسكتے ہيں_
بچوں اور جوانوں كی مختلف ذہنی سطحوں كے پيش نظر اس سلسلہ كتب كو چارجلدوں ميں تيار كيا گيا ہے_ كتاب خدا اس سلسلہ كتب كی چوتھی جلد كے ايك حصّہ پر مشتمل ہے جسے كتاب كی ضخامت كے پيش نظر عليحدہ شائع كيا جارہا ہے_
اس سلسلہ كتب كی امتيازی خصوصيات درج ذيل ہے_
___ كتاب كے مضامين گوكہ اعلی مطالب پر مشتمل ہيں ليكن انھيں دل نشين پيرائے اور سادہ زبان ميں پيش كيا گيا ہے تا كہ يہ بچّوں كے لئے قابل

1
فہم اور دلچسپ ہوں_
___ اصول عقائد كے بيان كے وقت فلسفيانہ موشگافيوں سے پرہيز كرتے ہوئے اتنا سادہ استدلالی طريقہ اختيار كيا گيا ہے كہ نوعمر طلباء اسے آسانی سے سمجھ سكتے ہيں_
___ مطالب و معانی كے بيان كے وقت يہ كوشش كی گئي ہے كہ پڑھنے والوں كی فطرت خداجوئي بيدار كی جائے تا كہ وہ از خود مطالب و مفاہيم سے آگاہ ہوكر انھيں دل كی گہرائيوں سے قبول كريں اور ان كا ايمان استوار پائيدار ہوجائے_
___ ہماری درخواست پر حضرت حجة الاسلام و المسلمين شيخ الجامعہ الحاج مولانا اختر عباس صاحب قبلہ دام ظلہ نے ان چاروں كتابوں كا ترجمہ كيا_
ان كتابوں كو پہلا ايڈيشن پاكستان ميں شائع ہوا تھا اور اب اصل متن مؤلف محترم كی نظر ثانی كے بعد اور اردو ترجمہ حجة الاسلام جناب مولانا نثار احمد ہندی كی نظر ثانی اور بازنويسی كے بعد دوبارہ شائع كيا جارہا ہے اپنی اس ناچيز سعی كو حضرت بقية الله الاعظم امام زمانہ عجل الله تعالی فرجہ الشريف كی خدمت ميں ہديہ كرتا ہوں
___ ہماری دلی آرزو ہے كہ قارئين گرامی كتاب سے متعلق اپنی آراء اور قيمتی مشوروں سے مطلع فرمائيں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

والسلام ناشر **محمد تقی انصاریان**

2

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمن و رحیم ہے

نام کتاب تعلیم دین _ سادہ زبان میں

تالیف آیۃ اللہ ابراہیم امیني

ترجمہ شیخ الجامعہ مولانا الحاج اختر عباس صاحب

نظر ثانی حجۃ الاسلام مولانا نثار احمد صاحب

کتابت جعفر خان سلطانپوري

ناشر انصاریان پبلیکشنزقم ایران

طبع صدر قم

تعداد سہ ہزار

تاریخ 1414 ھ

آموزش دین" بہ زبان سادہ "حصہ دوم

9

حصّہ اوّل

خداشناسي

10

پہلا سبق

خدا خالق کائنات

جب میرے ابّا جان نے کھانے کا آخری لقمہ کھایا تو کہا الحمد اللہ رب العالمین_ میں نے کہا: ابا جان الحمد اللہ رب العلمین کا کیا مطلب ہے کیوں آپ ہمیشہ کھانا کھانے کے بعد یہ جملہ کہتے ہیں؟

میرے ابا نے کہا: بیٹے میں اس جملے سے خداوند عالم کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اس کی نعمتوں کا شکر بجالاتا ہوں وہ خدا جس نے تمام چیزوں کو پیدا کیا ہے اور پرورش کرتا ہے یہ تمام نعمتیں خدا نے ہمیں دی ہیں جب ہم ان سے استفادہ کرتے ہیں تو ضروری ہے کہ نعمتوں کے مالك کا شکریہ ادا کریں_

اسی غذا او رکھانے میں ذرا غور کرو کہ خدا نے ہمیں کتنی نعمتیں بخشی ہیں آنکھ سے غذا کو دیکھتے ہیں، ہاتھ سے لقمہ اٹھاتے ہیں اور منہ میں ڈالتے ہیں

11

اور لبوں کے ذریعہ کو بند کرتے ہیں او رزبان کے ذریعہ لقمے کو منہ کے اندر پھیرتے ہیں اور دانتوں سے چباتے ہیں اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پھر اندر نگل لیتے ہیں لیکن یہی کام جو بظاہر سادہ نظر آتے ہیں بہت دقیق اور حیرت انگیز ہیں_ انگلیوں اور ہاتھوں کو کتنا خوبصورت اور مناسب خلق کیا گیا ہے_ انگلیاں خواہش کے مطابق کھلتی اور بند ہوجاتی ہیں اور جس قدر ضروری ہوتا ہے کھل جاتی ہیں ہاتھ کو جس طرح چاہیں پھیر سکتے ہیں انگلیاں ہماری ضرورت کو پورا کرتی ہیں کبھی تم نے سوچا ہے کہ اگر ہمارے ہاتھ اس طرح ہمارے اختیار میں نہ ہوتے تو ہم کیا کرتے_

دانتوں کی تخلیق کس قدر دلچسپ اور مشکل ہے_ آئینے میں اپنے دانتوں کو دیکھوان میں سے بعض تیز اور غذا کو چبانے کے لئے ہیں اگر ہمارے دانت نہ ہوتے تو ہم کیسے غذا کھاتے اور اگرتمام دانت ایك ہی طرح کے ہوتے تو بھی غذا کو صحیح طریقے سے نہیں چبا سکتے تھے_

بیٹا سب سے بڑھ کر تعجب خیز لعاب دہن ہے لعاب غذا کو ہضم ہونے کے لئے لازمی ہے اسی لئے نوالہ جتنا چبایا جائے جلدی اور بہتر ہضم ہوتا ہے اس کے علاوہ لعاب لقمے کو تر کرتا ہے تا کہ آسانی سے گلے سے اتر سکے لعاب تین چھوٹے غدوں سے ترشح کرتا ہے ان غدّوں کو لعابی غدّہ کہا جاتا ہے_ دیکھنے اگر ہمارا منہ خشك ہوتا تو ہم کیا کرتے کیا غذا کھاسکتے تھے؟ کیا کلام کرسکتے تھے؟ دیکھو یہی لعاب دہن کتنی بڑی نعمت ہے_ لعابی غدّے کتنے مفید اور اہم کام انجام دیتے ہیں اب بیٹے بتاؤ کس کو ہماری فکر تھی اور کون جانتا تھا کہ ہمارا منہ تر ہونا چاہیے کون ہماری فکر میں تھا اور جانتا تھا کہ غذا کے ہضم ہونے کیلئے اور بات کرنے کے لئے لعاب ضروری ہے اسی لئے لعابی غدّے ہمارے منہ

میں خلق کردیئےاس کو ہماری فکر تھی اور جانتا تھا کہ ہم کو لب چاہیں؟ کسکو ہماری فکر تھی اور جانتا تھا کہ ہمیں ہاتھ اور انگلیاں در کار ہیں_ میں باپ کی بات غور سے سن رہا تھا_ میں نے جواب دیا ابا جان مجھے معلوم ہے کہ خدا کو ہماری فکر تھی وہ ہماری ضروریات سے باخبر تھا_ جس کی ہمیں ضرورت تھی اس نے بنادیا_ میرے باپ نے کہا: شاباش بیٹا تم نے درست کہا ہے، لعابی غدّے خودبخود وجود میں نہیں آئے دانت اور لب اور انگلیاں خودبخود بغیر حساب کئے پیدا نہیں ہوئیں یہ تمام نظم و ترتیب اس بات کی دلیل ہے کہ ان کی خلقت ایك دانا ذات سے وابستہ ہے اور پیدائشے کا سرچشمہ اور منبع خدا ہے_ میرے بیٹے: جب انسان اللہ تعالی کی بخشش کو دیکھتا ہے تو بے اختیار اس کا خوبصورت نام لیتا ہے اور اس کی ستائشے اور تعریف کرتا ہے اور اس کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرتا ہے_ احمد جان الحمد اللہ رب العلمین یعنی تمام تعریفیں اس خدا کے ساتھ مخصوص ہیں جو ساری کائنات کا پروردگار ہے_

سوچو ا ور جواب دو

1)___ احمد نے باپ سے کیا پوچھا؟

2)___ احمد کا باپ کھانے کے بعد کیا کرتا تھا کس کا شکریہ ادا کرتا تھا؟

3)___ کیا اللہ کی نعمتوں کو شمار کرسکتے ہیں؟

4)___ احمد کے باپ کن نعمتوں کا تذکرہ اپنے بیٹے کے سامنے کیا؟

5)___ لعابی غدے پیدا کرنے کی غرض کیا ہے؟

6)___ جب باپ نے احمد سے کہا دیکھو اور بتلاؤ تو احمد سے کیا تو پوچھا تھا اور احمد نے اس کا کیا جواب دیا تھا؟

7)___ یہ نظم اور ترتیب جو ہمارے بدن میں ہے کس چیز کی دلیل ہے

8)___ الحمد اللہ رب العلمین کا کیا مطلب ہے؟

9)___ آپ غذا کے بعد کس طرح

تجزیہ کیجئے اور غور کیجئے

اپنی انگلیوں کو بند کیجئے اور مٹھی بنایئےسی حالت میں کہ جب انگلیاں بند ہیں ایك ہاتھ میں پنسل لیجئے اور لکھیئے؟ چمچہ اٹھایئےور غذا کھایئے

اگر ہم انگلیاں نہ رکھتے ہوتے تو کس طرح لکھتے؟ کس طرح غذا کھاتے اگر انگلیاں ہمارے ارادے کے ما تحت کھلتی اور بند نہ ہوتیں تو ہم کیسے کام کرتے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اب آپ انگلیاں کھولیئے اور پھر انہیں حرکت نہ دیجئے اسی حالت میں ان انگلیوں سے پنسل اٹھایئےور اپنا نام لکھئے_ چمچہ اٹھایئےور اس سے غذا کھایئےکیا ایسا کرسکتے ہیں پس ہمارا خدا بہت علیم اور حکیم ہے کہ جس نے انگلیوں کو ہمارے اختیار میں قرار دیا ہے تا کہ وہ ہمارے ارادے اور خواہش پر کھلیں

اور بند ہوں: سوائے ذات الہی کے کون اتنا عالم اور قادر ہے کہ انگلیوں کو اس طرح بنائے_

تجزیہ کیجئے اور غور کیجئے

لبوں کو بغیر حرکت کے رکیھے اور پھر کلام کیجئے_ کیا ایسا کرسکتے ہیں کیا تم کلمات ادا کرسکتے ہیں؟ جب لبوں کو کھولے رکھیں تو کیا خوراك چبا سکتے ہیں_ کیا خوراك آپ کے منہ سے نہیں گرجائے گي؟ ہم زبان سے کون سے کام انجام دیتے ہیں بات کرتے ہیں غذا کا مزا چھکتے ہیں اور کیا؟ کیا غذا چباتے وقت زبان کو حرکت نہ دینے پر قادر ہیں_ تجربہ کیجئے_

زبان غذا کھانے کے وقت جاری کیا مدد کرتی ہے؟ اگر زبان نہ رکھتے تو کس طرح غذا کھاتے؟ کس طرح باتیں کرتے؟ کس نے سوائے ذات الہی کے جو دانا اور توانا ہے ہمارے لئے لب اور زبان خلق کی ہے_

تجربہ کیجئے اور فکر کیجئے

زبان کو منہ میں پھیریئےپ کیا چیز محسوس کرتے ہیں؟

دانت ... تالو ... اور کیا ...

اب لعاب کو نگلیئےور پھر اندر کے حصّہ میں زبان پھیریئےکیا آپ کا پورا منہ خشك ہوتا ہے: یہ تازہ لعاب کہاں سے پیدا ہوگیا؟ کیا جانتے ہیں کہ اگر ایسا نہ ہو تو کیا ہوجائے گا_

آپ بات نہیں کرسکیں گے غذا نہیں کھاسکیں گے اور آپ کا منہ خشك ہوجائے گا_

کس ذات نے دانتوں کو آپ کے لئے پیش بینی کر کے خلق کیا ہے سوائے ذات الہی حکیم اور دانا کے کون یہ ہمارے لئے بنا سکتا ہے_

دوسرا سبق

خدا کی بہترین تخلیق_ پاني

جب پیاسے ہوتے ہیں تو کیا کرتے ہیں_ پانی پیتے ہیں_ جی ہاں ہم سب پانی کے محتاج ہیں حیوانات جب پیاسے ہوتے ہیں تو کیا کرتے ہیں؟ پانی پیتے ہیں_ جی ہاں حیوانات بھی پانی کے محتاج ہیں_ کیا نباتات بھی پیاسے ہوتے ہیں_ جی ہاں نباتات بھی پیاسے ہوتے ہیں وہ بھی پانی کے محتاج ہیں لیکن وہ ہماری طرح پانی نہیں پیتے بلکہ پانی کو اپنی جڑوں کے ذریعہ زمین سے حاصل کرتے ہیں_

اگر نباتات کو پانی نہ پہنچے تو خشك ہوجائیں گے_

اگر حیوانات پانی نہ پئیں تو پیاس سے مرجائیں گے_

اگر پانی نہ ہو تو ہم بھی پیاس سے مرجائیں گے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اگر پانی نہ ہو تو گندم اور جو پیدا نہ ہوں گے اور اس وقت ہمارے

پاس روٹی نہ ہوگی کہ کھاسکیں: اگر پانی نہ ہو تو تمام حیوانات مرجائیں گے تو پھر ہمارے پاس نہ گوشت ہوگا اور نہ دودھ نہ پنیر اور نہ دہی ہوگا کہ انہیں کھا سکیں_ لیکن خدا بہت مہربان ہے میٹھا اور مزے دار پانی پیدا کیا ہے اور ہمارے اختیار میں رکھا ہے تا کہ پی سکیں اور اپنے آپ کو اس سے صاف کرسکیں اور اس سے کاشت کاری کرسکیں_ اس کو حیوانات پئیں اور ہمارے لئے دودھ اور گوشت مہیا کریں_ خدا ہم کو دوست رکھتا ہے اسی لئے مزے دار اور میٹھا پانی اوردوسری سیکڑوں نعمتیں ہمارے لئے پیدا کی ہیں ہم بھی مہربان خدا کو دوست رکھتے ہیں اور اس کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور ان کو خدا کے حکم کے مطابق صرف کرتے ہیں_

تجربہ کر کے غور کیجئے

تھوڑا سا نمك گلاس میں ڈالیئے تو پانی نمکین ہوجائے گا کیا اسے پیاس دور کرنے کے لئے پی سکتے ہیں_ نہیں _ نمکین پانی سے پیاس میں اضافہ ہوتا ہے_ نمکین پانی کا شتکاری کے لئے بھی اچھا نہیں ہے_

جی ہاں_ اگر تمام پانی نمکین اور کڑوے ہوتے تو ہم کیا کرتے؟ روٹی نہ ہوتی دودھ اور گوشت و پنیر نہ ہوتا اس وقت کیا کرتے؟

اگر تمام پانی زمین میں چلا جائے اور ختم ہوجائے تو ہم کیا کریں گے کس طرح زندگی گذاریں گے؟ کیا پھر بھی زندہ رہ سکیں گے؟ پس خدا بہت مہربان ہے کہ جس نے مزے دار پانی پیدا کیا اور ہمارے اختیار میں دیا_

اگر نباتات کو پانی نہ ملے تو خشك ہوجائیں_ اگر حیوانات پانی نہ پئیں تو پیاس سے مرجائیں_ اگر پانی نہ ہو تو ہم بھی پیاس سے مرجائیں_ خدا بہت مہربان ہے کہ جس نے میٹھا اور مزے دار پانی پیدا کیا اور ہمارے اختیار میں دے دیا تا کہ ہم پئیں اور اپنے آپ کو اس سے دھوئیں اور اس سے کھیتی باڑی کریں حیوانات پئیں اور ہمارے لئے دودھ اور گوشت مہیّا کریں_

سوچئے اور خالی جگہیں پر کیجئے

1)___ اگر پاني___ تو اس وقت___ روٹی نہ ہوگی اگر پانی نہ___ تو ہمارے پاس___ میوے ___اگر پانی ___نہ ہو تو اس وقت ہم گوشت دودھ اور پنیر نہ رکھتے ہوں گے ___خدا ہم کو دوست رکھتا ہے اور دوسری سیکڑوں نعمتیں ہمارے لئے ___ہم بھی مہربان خدا___ اور اس کی نعمتوں ___اور ان کو ___صرف کرتے ہیں_

تیسرا سبق

سیب کا درخت خداشناسی کا سبق دیتا ہے

سیب مفید اور خوش ذائقہ میوہ ہے شاید آپ نے بھی یہ عمدہ میوہ کھایا ہو سیب میں بہت سے وٹامن ہیں ہمارا جسم ان کا محتاج ہے خدا نے سیب کا درخت پیدا کیا تا کہ ہماری ضروریات کو پورا کرے سیب کے درخت پر پھل لگنے کے لئے ان

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

چند چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے_
1) ___ پاني
2)___ معدنی اجزاء جو مٹی میں موجود ہیں
3)___ کاربن ڈائي آکسائیڈ جو ہوا میں موجود ہے_
4)___ روشنائي اور طاقت جو سورج میں ہے_
سیب کے درخت کی جڑیں پانی اور معدنی اجزاء زمین سے لیتی ہیں سیب کے درخت کا جسم اور اس کی شاخیں بہت باريك رگوں سے

پانی او رمعدنی اجزاء کو اوپر لے جاتی ہیں اور پتوں تك پہنچاتی ہیں کاربن ڈائي آکسائیڈ پتّوں کے باريك سوراخوں سے پتوں کے اندر جاتی ہے سورج کی روشنی بھی پتّوں پر پڑتی ہے_ پتّے سورج کی روشنی کی مدد سے پانی اور معدنی اجزاء اور کاربن ڈائي آکسائیڈ سے بہت خوش ذائقہ شربت تیار کرتے ہیں اور اس خوش ذائقہ شربت کو بہت باريك رگوں سے درخت کے تمام جسم میں پھیلا دیتے ہیں_ سیب کا درخت اس شربت کی کچھ مقدار تو خود ہضم کر کے بڑھتا جاتا ہے اور باقی کو خوبصورت اور خوش ذائقہ میوے کی شکل میں باہر نکلتا ہے ہم اس مزے دار پھل کو کھا کر لذت حاصل کرتے ہیں خوش ذائقہ ہونے کے علاوہ یہ خوبصورت میوے ہمارے بدن میں طاقت پیدا کرتے ہیں_ خدائے علیم و قدیر نے اس نظم اور ترتیب کو درخت کی خلقت میں قرار دیا ہے تا کہ ہمارے لئے سیب بنائے اور ہم خوش ذائقہ میوے سے استفادہ کرسکیں تا کہ ہمیشہ آزاد اور سعادت مند زندگی گذاریں_

فکر کیجئے اور جواب دیجئے
1)___ سیب کا درخت سیب کے بنانے میں کن چیزوں کا محتاج ہے
2)___ پانی اور معدنی اجزاء کس طرح پتوں میں جاتے ہیں
3)___ کاربن ڈائي آکسائیڈ اور آکسیجن کہاں موجود ہے اور کس طرح پتوں میں داخل ہوتی ہے_
4)___ پتّے کس طاقت کے ذریعہ سیب بناتے ہیں؟

5)___ کس ذات نے یہ ارتباط اور نظم اور ترتیب سیب کے درخت میں ایجاد کیا ہے تا کہ سیب کا درخت ہمارے لئے سیب کا پھل بنائے_
6)___ اگر زندگی میں ہمیشہ سعادت مند اور آزاد رہنا چاہیں تو کس کے فرمان کی پیروی کریں_
7)___ اللہ کی نعتوں کو کس طرح اور کس راستے میں خرچ کریں_

چوتھا سبق

نباتات کے سبز پتے یا خداشناسی کی عمدہ کتابیں

ہم سب کو غذا کی ضرورت ہے بغیر غذا کے زندہ نہیں رہ سکتے درخت اور نباتات ہمارے لئے غذا تیار کرتے ہیں تا کہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کام کرسکیں درختوں کے سبز پتّے غذا بنانے کے چھوٹے چھوٹے کارخانے ہیں جو کام میں مشغول ہیں اور ہمارے لئے غذا بناتے ہیں_ نباتات اور درخت بھی سیب کے درخت کی طرح پانی اور معدنی اجزاء جڑوں کے ذریعے زمین سے لیتے ہیں اور چھوٹی نالیوں کے ذریعے پتوں تک پہنچاتے ہیں کاربن ڈائي آکسائڈ ہوا ہیں موجود پتوں کے بہت باریك سوراخوں سے داخل ہوتی ہے سورج کی روشنی اور شعاعیں (انرجي) بھی پتوں پر پڑتی ہیں اس وقت سبز پتّوں والا کارخانہ اپنا کام شروع کردیتا ہے اور سورج کی روشنی کی مدد سے غذا بناتا ہے نباتات اپنی ضرورت سے زیادہ غذا بناتے ہیں البتہ کچھ مقدار خود ہضم کرلیتے ہیں تا کہ زندہ رہ سکیں اور

23

زائد مقدار کو ہمارے لیئے ذخیرہ کرلیتے ہیں_ گائے بھیڑ بکریاں بھی غذا کی محتاج ہیں وہ دانے اور سبز گھاس کھاتی ہیں اور ہمیں دودھ مکھن دہی گوشت اور پنیر دیتی ہیں مرغیاں بھی دانہ کھاتی ہیں اور ہمارے لئے گوشت اور انڈے بناتی ہیں_ تمام حیوانات اور جانور غذا کے محتاج ہیں_

ان تمام کی غذا سبز نباتات کے ذریعے بنتی ہے_ کوئي انسان او رحیوان نباتات کے بغیر اپنی غذا تیار نہیں کرسکتا_ بلکہ تمام نباتات کے محتاج ہیں_ انسان نباتات اور حیوانات کا محتاج ہے اور حیوانات نباتات کے محتاج ہیں اور نباتات غذا تیار کرنے میں پانی مٹی اور ہوا اور سورج کی روشنی کے محتاج ہیں_

اب دیکھیں کہ کس ذات نے سورج کو اس طرح پیدا کیا ہے کہ وہ دنیا پر چمکے اور روشنی اور طاقت (انرجي) دے تا کہ نباتات ہمارے لئے غذا تیار کرسکیں؟ کس ذات نے درختوں اور نباتات کو اس نظم اور ترتیب اور ارتباط سے پیدا کیا اور خوبصورت سبز پتّوں کو غذا بنانے کی طاقت عنایت فرمائي ہے_

وہ دانا اور توانا ذات خدا ہے کہ جو تمام چیزوں کا عالم ہے اور ہر کام پر قدرت رکھتا ہے_

وہ عالم اور توانا ذات ہمیں دوست رکھتی ہے کہ ہماری تمام ضروریات کو پیش بینی کرتے ہوئے پیدا کردیا ہے_ ہم بھی اسے دوست رکھتی ہیں اس کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں اس کے فرمان کو مانتے اور اس پر عمل کرتے ہیں_ خدا سے بہتر کون ہے جو ہماری زندگی کے لئے راہنما ہوسکتا ہے؟

24

غور کیجئے اور جواب دیجئے

1)___ روٹی کس چیز سے بناتے ہیں

2)___ گندم کا پودا گندم اگانے میں کس چیز کا محتاج ہے_

3)___ اگر سورج کی روشنی گندم کے پودے پر نہ پڑے تو کیا گندم وجود میں آسکتا ہے_

4)___ اگر سبز پتے گندم کا پودا اور دوسری غذا نہ بنائیں تو کیا ہم غذا حاصل کرسکتے ہیں

5)___ کس ذات نے ہماری ضروریات کی پیش بینی کی ہے اور جہاں کو اس نظم و ارتباط سے خلق کیا ہے؟

6)___ ہمارا فریضہ ان نعمتوں کے مقابل کیا ہے؟

تجربہ اور تحقیق کیجئے

بڑے سبز پتّے ہوا کو بھی صاف کرنے کا کام کرتے ہیں: جانتے ہو کس طرح

مشق

1)___ سبق کو ایك دفعہ بلند آواز سے پڑھیں_

2)___ اس سبق میں کئي اور سوال بنائیں اور ان کے جواب اپنے دوست سے پوچھیں

3)___ سبق کا خلاصہ بیان کریں اور اس سبق کی غرض و غایت کو بھی بیان کر یں

4)___ اوپر کے سوالوں کا جواب خوبصورت خط سے اپنی کاپی میں لکھیں

پانچواں سبق

تجربے کی روش خداشناسی کا سبق دیتی ہے

جب میں گھر آئي تو میری ماں نے کہا مریم آج عصر کے وقت کون سا سبق پڑھا ہے؟ میں نے علم حیاتات "بیالوجي" اور بحث نظام ہاضمہ کا سبق پڑھا ہے استاد نے پوچھا جانتی ہو کہ غذا کی نالی کیا ہے: معدہ کہاں ہے؟ آنتوں کا کیا کام ہے_ غذا کس طرح ہضم ہوتی ہے؟ شاگرد اس کا جو جواب دے رہے تھے وہ درست نہ تھا استاد نے کہا ان سوالوں کے متعلق تحقیق کرو ان کا صحیح اور کامل جواب یاد کرو اور کل اپنے دوستوں سے بیان کرنا میں حیاتیات کی کتاب لائي تا کہ آپ کی مدد سے ان سوالوں کے متعلق تحقیق کروں میری امّی بھی اپنی لائبریری سے ایک کتاب لائیں جس میں مختلف اور بہت زیادہ شکلیں موجود تھیں ایک شکل مجھے دکھلائي اور کہا اس تھیلی کو دیکھ رہی ہو ہم جب غذا کھاتے ہیں تو غذا اس تحصیلی میں جاتی ہے اس کا نام معدہ ہے

کیا بتلا سکتی ہو کہ غذا کسے راستے سے معدہ میں جاتی ہے؟
میں نے شکل کو دیکھا اور کہا یقینا اس نالی کے ذریعہ جاتی ہوگی ماں نے کہا ہاں بالکل ٹھیک ہے اس کا نام غذا کی نالی ہے یہ نالی حلق کو معدہ سے ملاتی ہے_
ایک اور نالی حلق کو پھیپھڑوں سے ملاتی ہے جب ہم سانس لیتے ہیں تو ہو اس نالی سے پھیپڑوں میں جاتی ہے_ ا س کا نام جانتی ہو میں نے شکل کو دیکھا اور کہا یہ ہوا کی نالی ہے_ میری امّی نے کہا یہ نالی غذا کے گذرنے کے لئے ہے اور یہ نالی ہوا کے گذرنے کے لئے ہے_ میں نے کہا کہ اگر غذا ہوا کی نالی سے جائے تو کیا ہوگا؟ امّی نے کہا غذا کو اس نالی سے نہیں جانا چاہتے ورنہ ہوا کے جانے کا راستہ بند ہوجائے گا اور ہمارا دم گھٹ جائے گا_ میں نے کہا پس کس لئے میرا دم ابھی تک نہیں گھٹا مجھے تو علم نہ تھا کہ غذا کو اس نالی سے نہ نگلوں امّی نے کہا: بیٹي: غذا نگلنا بہت عمدہ ہے اس شکل کودیکھو_ دیکھو حلق میں چار راستے ہیں ایک راستہ ناک کی طرف اور ایک راستہ منہ کی طرف اور ایک راستہ پھیھڑوں کی طرف اور ایک راستہ معدہ کی طرف_
جب ہم غذا کو نگلنا چاہتے ہیں تو صرف غذا والی نالی کھلتی ہے اسی لئے حلق میں دو دروازے ہماری ضرورت کے لئے حلق کئے گئے ہیں پس ایک دروازہ ہوا کی نالی کو بند کرتا ہے اور دوسرا دروازہ ناک والی نالی کو بند کرتا ہے ہوا کا دروازہ کہلاتا ہے اور وہ دروازہ جو ناک کی نالی کو بند کرتا ہے اسے چھوٹی زبان کہا جاتا ہے ہمیں ان دونوں دروازوں کی ضرورت ہے اگر یہ

نہ ہوں تو پہلے لقمے کے نگلتے وقت گھٹ کر مرجائیں_ میں نے کہا_ کیا خوب: میں بھی ایک دوازہ ہوا والا دوسری چھوٹی زبان رکھتی ہوں ورنہ گھٹ کر مرجاتي_
امّی نے کہا مریم جان: کیا تو یہ خیال کرتی ہے کہ چھوٹی زبان اور دوسرا دروازہ خودبخود بے صرف و غرض وجود میں آگئے ہیں میں نے کہا: نہیں چونکہ ان کی غرض و غایت بالکل واضح اور معلوم ہے: ایک ناک کے راستے کو بند کرتی ہے اور دوسرا پھیپڑوں کو جانے والی نالی کو ان کے کام اور غرض معین اور معلوم ہیں بغیر علّت کے وجود میں نہیں آئے واضح ہے کہ کس ذات عالم نے ان کو ہمارے لئے خلق کیا ہے_ امّی نے کہا_ شاباش_ بالکل ٹھیک کہا تو نے: جس نے ہم کو پیدا کیا ہے ہماری ضروریات کو جانتا تھا اور تمام چیزوں کو جانتا ہے اسے علم تھا کہ ہمیناس دروازے کی ضرورت ہے چونکہ ہم کو سانس بھی لینا ہے اور غذا بھی کھانا ہے وہ جانتا تھا کہ غذا کو ہوا کی نالی میں نہیں جانا چاہیئے اسی غرض کے ماتحت ہوا کا دروازہ خلق کردیا ہے_ جب تک لقمے نگلتے رہیں گے ہوا کی نالی کا دروازہ بند رہے گا اور غذا اس میں نہیں جائے گي_ ہمیں پیدا کرنے والا خدا عالم اور قادر ہے اسے ہماری تمام ضروریات کا علم تھا اسی لئے ان کو ہماری

ضرورت کے تحت خلق کیا_ مثلاً معدہ کی دیوار میں ہزاروں غدّے خلق فرمائے ہیں تا کہ مخصوص لعاب پیدا ہوکر غذا پر

پڑے تا کہ غذا ہضم ہو اور مائع میں تبدیل ہوجائے_ ہمارے لئے آنتیں خلق فرمائي ہیں تا کہ مائع شدہ غذا معدہ سے آنتوں میں داخل ہو اور وہاں ہضم او رجذب ہو صفراوی پتا اور تلی کو خلق فرمایا ہے تا کہ مخصوص لعاب غذا پر پڑے تا کہ غذا مکمل طور پر ہضم ہوجائے_ جب غذا پوری طرح ہضم ہوجائے تو ضروری مواد کو آنتوں کی دیوار سے جذب کرتا ہے اور خون میں داخل ہوجاتا ہے اور تمام بدن تك پہنچتا رہتا ہے_ پیاری مریم_ ایك منظم کارخانہ جو نظام ہضم کہلاتا ہے خودبخود بغیر علت اور فائدہ ہے کے وجود میں نہیں آیا بلکہ مہربان اور دانا خدا نے ہمارے لئے ہماری ضرورت کے تحت اسے خلق کیا ہے_ غذا کھانے سے طاقت اور انرجی بنتی ہے اور پھر ہم زندہ رہ سکتے ہیں_ خداوند عالم کی مہربانی سے ہمیں توانائي حاصل ہوتی ہے جس کی بدولت ہم زندہ ہیں اور دیگر امور انجام دیتے ہیں_ ہم بھی اس کے شکر کے لئے اس طاقت کو اس کی اطاعت میں صرف کرتے ہیں اس کے فرمان اور احکام کو قبول کرتے ہیں او رگناہ و نافرمانی اور برے اخلاق سے دور رہتے ہیں تا کہ خدا ہم سے خوش ہو اور دنیا و آخرت میں بہت اعلی اور بہترین نعمتیں عنایت فرمائے_
یہ شکل اس عظیم کارخانے کی ہے جو منظم اور مرتبط غذا کے ہضم کے لئے بنایا گیا ہے اور نظام ہضم کہلاتا ہے_ مہربان خدا نے ہماری ضرورت کے تحت اسے خلق کیا_
کیا سوائے خدا علیم و قادر کے کوئي اتنا بڑا کارخانہ ہمارے لئے بنا سکتا ہے؟

غور کریں اور جواب دیں
1)___ ہوا کی نالی کے لئے دروازہ بنانے کی غرض کیا ہے؟

2)___ چھوٹی زبان کے خلق کرنے کی غرض کیا ہے؟
3)___ اگر یہ دروازے نہ ہوں تو ہم کیسے غذا کھاسکتے ہیں؟
4)___ کیا یہ دروازے خودبخود بے غرض و غایت کے وجود میں آئے ہیں ... اور کیوں؟
5)___ ہمارا نظام ہضم کن چیزوں سے بنا ہے؟
6)___ ہمارے بدن میں غذا کس طرح ہضم ہوتی ہے؟
7)___ کیا نظام ہضم بے ربط اور بے غرض ہے؟
8)___ کیا ہم نے اس منظّم و مرتبط کارخانہ کو بنایا ہے؟
9)___ نظام ہضم کے منظم اور مرتبط ہونے سے کیا نتیجہ لیتے ہیں؟
10)___ اللہ تعالی کی اعلی اور عمدہ نعمتوں سے نوازے جائیں تو کیا کریں؟
11)___ کیا آپ جانتے ہیں کہ غذا کے نگلنے کے وقت منہ کا راستہ کس طرح بند ہوجاتا ہے؟
ان سوالوں اور اس کے جوابوں کو خوبصورت خط کے ساتھ اپنی کاپی میں لکھیں

چھٹا سبق

خدا کی قدرت کے آثار اور اس کی علامتیں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جب میں صبح اسکول پہنچا تو بچّے میرے ارد گرد اکٹھے ہوگئے گویا کہ انہیں کل رات کے حادثے کا علم تھا گھنٹی بجی اور ہم کلاس میں جا بیٹھے استاد کلاس میں آئے میں نے اپنے آنسو صاف کئے اور کھڑا ہوگیا لیکن میری آنکھیں اشک آلود تھیں لڑکوں نے کل رات کے متعلق جتنا انہیں علم تھا استاد کو بتلایا جب میرے بھائي احمد کو ہسپتال لے جا رہے تھے تو اس کا ہاتھ اور منہ سیاہ ہوگیا تھا شاگردوں نے پوچھا کہ کیوں احمد کا ہاتھ اور منہ سیاہ تھا_ سانس کا گھٹنا کیا ہے؟ کیوں احمد کے بھائي کا دم گھٹتا ہے کیا وہ ٹھیك ہوجائے گا؟ اس کا کس طرح علاج کریں گے؟ استاد نے کہا بچّوں جب تم ان سوالوں کا جواب چاہتے ہو تو ضروری ہے کہ خون کی حرکت اور تنفس کا درس جلدی شروع کردیا جائے کل حیاتیات کا علم ایك دوسرے کی مدد سے شروع

کریں گے تم میں سے کون ہے جو کل ای بکرے کا دل اور پھیپھڑا اسکول لائے دو طالب علموں نے وعدہ کیا کہ ہم کسی بکرے کا دل اور پھیپھڑا اسکول لائیں گے دوسرے دن بکرے کا دل اور پھیپھڑا اسکول لے آئے استاد نے چھری سے دل کو چیرا اور اس کے مختلف حصّے شاگردوں کو دکھلائے اور دل و پھیپھڑے کا کام طالب علموں کو بتلایا تمام طالب علم دل اور پھیپھڑے کے عمل سے آگاہ ہوئے اور اپنے سوالوں کے جوابات سمجھے پھر استاد نے اس درس کا خلاصہ اس طرح لکھا اور شاگردوں کے سامنے رکھا

نظام تنفس اور دوران خون

اس درس سے ہم اپنے جسم کے بعض حالات سے باخبر ہوجائیں گے اور بدن کے کارخانے کی غرض و غایت اور ارتباط کو اچھی طرح جان لیں گے اور قدرت خدا کے آثار کا مشاہدہ کرنے سے خدا کو پہنچانیں گے_

آپ کو علم ہے کہ خون بدن کی رگوں میں ہمیشہ گردش میں رہتا ہے کیا آپ خون کی گردش کے فوائد کو بھی جانتے ہیں؟ خون بدن کے تمام خلیوں کے پہلو سے گزرتا ہے اور انہیں غذا و آکسیجن دیتا ہے_ خون کے کاموں میں سے ایك اہم کام بدن کے تمام خلیوں میں آکسیجن کو پہنچانا ہے خلیوں میں آکسیجن نہ پہنچے تو ہماری موت فوراً ہوجائے_ بدن میں حرارت اور انرجي

آکسیجن کے ذریعہ سے پوری ہوتی ہے آکسیجن کو پہنچانے میں سرخ خلیے حصّہ دار ہیں سرخ خلیے جو خون میں تیرتے ہیں اور بدن میں پھرتے رہتے ہیں وہ بدن کے تمام خلیوں کو آکسیجن پہنچاتے رہتے ہیں_

لیکن آپ کو علم ہے کہ خون خودبخود حرکت نہیں کرتا بلکہ ایك طاقتور پمپ اس کام کو انجام دیتا ہے طاقت ور پمپ جو برابر یہ کام کرتا ہے اور خون کو تمام بدن میں گردش دیتا ہے کیا اس طاقتور پمپ کو پہچانتے ہیں اس کا نام جانتے ہیں کہ سرخ خلیے کہ جن کے ساتھ آکسیجن ہوتا ہے دل کی دھڑکن سے بدن کی بڑی شریان میں وارد ہوتے ہیں یہ شریان بدن میں جگہ جگہ تقسیم ہوجاتی ہے اور ہر شاخ پھر چھوٹی شاخوں میں تبدیل ہوجاتی ہے ان تمام میں سے باریك تر قسم کی رگیں کیلپری کہلاتی ہیں_

خون کیلپری سے خلیوں کے پہلو میں سے گزرتا ہے سرخ خلیے جو شاداب ہیں اپنے ساتھ آکسیجن رکھتے ہیں اور خلیوں کو دیتے ہیں اور خلیوں کو سالم و زندہ رکھتے ہیں اور کاربن ڈائي اکسائڈ جو ایك ہوا کی زہریلی قسم ہے اس سے لے لیتے ہیں سرخ خلیے اس ہوا کے لینے سے آدھے سیاہ ہو جاتے ہیں اور اگر چند منٹ ایسے رہیں تو تمام مرجائیں گے جسکے نتیجے میں ہماری موت بھی واقع ہوجائے گی خلیوں کو آکسیجن کی ضرورت ہوتی ہے تا کہ دوبارہ سرخ اور شاداب ہوجائیں اور اپنے کام کو پھر سے شروع کرسکیں لیکن کہاں سے آکسیجن لیں؟ اور کس طرح اپنا کام دوبارہ شروع کریں اور دل کی طرف لوٹیں ان نیم سیاہ خلیوں کا دل کی طرف لوٹنا دوسری رگوں کا محتاج ہے تا کہ نیم سیاہ خلیے ان رگوں کے ذریعہ دل کی طرف لوٹ سکیں_

خداوند عالم اس ضرورت کو جانتا تھا لہذا دوسری رگیں خلیوں کو دل کی طرف لوٹانے کے لئے ہمارے بدن میں بنائي ہیں_ تعجب ہے کہ ان رگوں میں دروازے بھی بنے ہیں جو خون کی حرکت کو صرف دل کی طرف ممکن قرار دیتے ہیں دل گندے خون اور: سفید خلیوں کو ان سیاہ رگوں کے ذریعہ اپنی طرف کھینچتا ہے سیاہ اور گندہ خون دل کے پاس پہنچ کرکیا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تازہ اور شاداب خون کے ساتھ مخلوط ہوجاتا ہے؟ نہیں_ مخلوط نہیں ہوتا کیونکہ خالق دانا نے دل کے وسط میں ایک قسم کی مضبوط دیوار بنائي ہے تا کہ تازہ خون اس گندے اور سیاہ خون سے مخلوط ہوسکے اور ہر ایک اپنی مخصوص جگہ پر رہے اب جب کہ نیم سیاہ خلیے دل کے پاس پہنچ جاتے ہیں اب دل میں بھی آکسیجن کی ضرورت ہے اور یہ چاہتے ہیں کہ اپنے آپ کو آزاد ہوا میں پہنجائیں اور آزاد ہوا سے آکسیجن حاصل کریں خالق بزرگ اور دانا نے دل سے ایک راستہ پھیپھڑوں کی طرف بنایا ہے تا کہ خلیے اس راستے سے آزاد ہوا ہیں اپنے آپ کو پہنچائیں اور آزاد ہوا سے جو پھیپھڑوں میں سے، استفادہ کریں دل اپنی ایک دھڑکن سے سیاہ خون اور سفید خلیوں کو اس راستے سے پھیپھڑے تک پہنچا دیتا ہے وہ آکسیجن لیتے ہیں اور کاربن ڈائي آکسائڈ کو خارج کردیتے ہیں_ کیا آپ کو علم ہے کہ سرخ خلیوں کی تعداد خون میں کتنی زیادہ ہے؟ کیا خلیوں کی تعداد کے مطابق پھیپھڑوں میں ہوا کی مقدار ان تمام کے لئے کا فی ہے؟ کیا یہ تمام آزاد ہوا کے نزدیک آسکتے ہیں کہ آکسیجن لے لیں اور کاربن ڈائي آکسائڈ خارج کردیں_

جی ہاں اہمارے بزرگ اور دانا خالق نے جو ہماری تمام ضروریات

34

سے باخبر تھا لاکھول ہوائي کیسوں کے ذریعہ پھیپھڑوں میں ہمارے لئے پیش گوئي کی تھی اور خلق فرما دیا تھا یہ تھیلیاں ہر سانس لینے سے تازہ ہوا سے بھر جاتی ہیں اور وہی خلیے تازہ ہوا سے نزدیک ہوتے ہیں آکسیجن لے لیتے ہیں اور دل کی طرف لوٹ جاتے ہیں اور اپنا کام پھر سے شروع کردیتے ہیں بدن کے خلیے جو آکسیجن کے انتظار میں ہوتے ہیں آکسیجن حاصل کرتے ہیں اور بدن کی حرارت اور انرجی کو پورا کردیتے ہیں_ کون ذات ہے سوائے خدائے مہربان اور دانا کے جو خلیوں کی تعداد کو جانتی ہو؟ اور ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے لاکھوں ہوائي کیسوں کو پھیپھڑوں میں خلق کیا ہے_ نظام تنفس اور نظام دوران خون آپس میں مربوط اور ہم آہنگ ہیں اور یہ ایک ہی غرض و غایت کے ساتھ وجود میں آئے ہیں کیا یہ دقیق اور منظم کارخانہ خودبخود بغیر کسی غرض و غایت کے پیدا ہوا ہے_ کیا بے شعور اور نادان مادہ اس قسم کا کارخانہ جو دقیق اور با مقصد ہے پیدا کرسکتا ہے؟ کون ہے سوائے ذات الہی حکیم اور قادر کے جو اس قسم کا دقیق اور عمدہ کارخانہ وجود میں لاسکے؟ ہم تنفس اور خون کی گردش کے اس عظیم منظم کارخانے کے دیکھنے اور مشاہدے سے پیدا کرنے والے خدا کی عظمت کو سمجھ سکتے ہیں اور اس کی بے شمار نعمتوں سے زیادہ واقف ہوسکتے ہیں_

اس کو بہتر پہچانتے ہیں اور اس کی بہتر عبادت اور شکر ادا کرتے ہیں:

بہت غور سے ان سوالوں کا جواب دیجئے

1)___ خون کی گردش بدن میں کیا فائدہ رکھتی ہے؟

35

2)___ سرخ خلیے بدن میں کیا فائدہ دیتے ہیں؟

3)___ خون کس ذریعے سے بدن میں حرکت کرتا ہے؟

4)___ جب سرخ خلیے نیم سیاہ ہوجاتے ہیں تو کس راستے سے دل کی طرف لوٹ آتے ہیں؟

5)___ کیا گندہ اور سیاہ خون دل میں تازہ خون سے مخلوط ہوجاتا ہے؟

6)___ خلیے کہاں سے آکسیجن لیتے ہیں؟

7)___ کیاتمام خلیے پھیپھڑوں کی تازہ ہوا سے استفادہ کرسکتے ہیں؟ اور کس طرح؟

8)___ اگر خلیوں کو آکسیجن نہ ملے تو کیا ہوگا_

9)___ اگر سرخ خلیوں کا دل کی طرف لوٹ آنے کا راستہ نہ ہو تو کیا ہوگا ...؟ خلیے کس راستے سے دل کی طرف لوٹ جاتے ہیں؟

10)___ آکسیجن کس طرح پھیپھڑوں میں داخل ہوتی ہے؟

11)___ اگر پھیپھڑے اور سانس لینے کا نظام نہ ہوتا تو کیسے صاف ہوا کرتا؟

12)___ اگر ہوا میں آکسیجن نہ ہوتی تو کیا ہوتا خلیے کہاں سے آکسیجن لیتے اور کس طرح زندہ رہتے_

13)___ کیا خون کی گردش اور نظام تنفس اس ارتباط اور نظم کے ساتھ خودبخود وجود میں آیا ہے؟

14)___ یہ ہم آہنگی اور دقیق ربط جو بدن کے کارخانہ میں وجود ہے

اس سے کیا سمجھتے ہیں؟

15)___ اللہ تعالی کی ان تمام نعمتوں کے مقابل جو اس نے ہمیں عنایت کی ہیں ہماری ذمہ داری کیا ہے؟

ساتواں سبق

عالم و قادر خدا

سبزیاں اور نباتات ہمارے لے بہت مفید اور کارآمد ہیں اپنی ضرورت سے زائد غذا بناتی ہیں اور ہمارے لئے ذخیرہ کرلیتی ہیں_ درختوں میں سے سب آم گلاب، مالٹے ضرورت سے زائد ہمارے لئے میوہ بناتے ہیں گاجر آلو اور پیاز کے پودے اضافی غذا کو اپنی جڑوں میں ذخیرہ کرتے ہیں_

جی ہاں اگر نباتات کے سبز پتے نہ ہوتے تو کس طرح غذا بناتے اور اگر سبز پتوں میں باریك سوراخ نہ ہوتے تو ہوا کہاں سے داخل ہوتی لیکن مہربان خدا نے نباتات میں سبز پتے خلق کئے اور پتوں میں چھوٹے چھوٹے خانے اور سوراخ بنائے_ تا کہ سبز پتّے غذا بناسکیں اور اگر نباتات اپنی ضرورت کے لئے غذا بناتے تو ہم کیا کھاتے؟ حیوانات کیا کھاتے

لیکن احسان کرنے والے خدا ے نباتات کو اس طرح خلق کیا ہے کہ وہ اپنے مصرف سے زیادہ غذا بناسکیں اور اگر سوراخ کی روشنی نباتات تك نہ پہنچی تو پودے کس طاقت سے غذا درست کرسکتے تھے؟ لیکن خدائے علیم اور قدیر نے سوراخ کو ایسا پیدا کیا ہے کہ اس کی روشنی ضرورت کے مطابق نباتات تك پہنچ سکے تا کہ پتے سورج کی روشنی اور توانائي کی مدد سے غذا حاصل کرسکیں پس خدا تمام چیزوں کو جانتا ہے اور اس پر قادر ہے اسے علم تھا کہ ہمیں غذا کی ضرورت ہے اورہم خود نہیں بناسکتے اسی لئے نباتات کے سبز پتّے خلق کئے اور ان میں سوراخ رکھے تا کہ ہمارے لئے غذاسازی کا کارخانہ بن سکے_

اسے علم تھا کہ ہی چھوٹا کارخانہ سورج کی روشنی اور توانائي کا محتاج ہے لہذا سورج کو اس طرح خلق کیا کہ سورج کی توانائي اور روشنی جس قدر پتّوں کے لئے ضروری ہے اس چھوٹے کارخانے تك پہنچ سکے اگر خدا قادر نہ ہوتا تو ان کو نہ بناپاتا جو ہمارے لئے ضروری تھیں_

اگر خدا بخشش کرنے والا اور مہربان نہ ہوتا تو یہ تمام نعمتیں ہمیں عطا نہ کرتا پس معلوم ہوا کہ خدا عالم ہے، خدا قادر ہے، خدا رحمان یعنی بخشنے والا ہے"

خدا رحیم یعنی مہربان ہے:

اس سبق کے متعلق آپ خود سوال بنائیں

1)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

3)

اور مشقیں بھی آپ خود بتلائیں

1)
2)
3)

آٹھواں سبق

خدا جسم نہیں رکھتا

کیا آپ جانتے ہیں جسم کیا ہے؟
کتاب، قلم، میز، پتھر، درخت، زمین، سورج، اور وہ چیزیں جو ان کی طرح ہوں اور جگہ گھیرتی ہوں انہیں جسم کہا جاتا ہے یہاں تك کہ ہوا بھی جسم ہے اور جسم کو مادہ بھی کہاجاتا ہے ہر جسم مکان کا محتاج ہے یعنی ایك جگہ چاہتا ہے کہ جس میں مستقر ہو کیونکہ بغیر مکان کے جسم وجود میں نہیں آسکتا_ ہر جسم ایك وقت میں ایك مکان سے زیادہ میں نہیں ہوتا جب وہ ایك مکان میں ہو گا تو اسی وقت دوسرے مکان میں نہیں ہوگا ہم جب مدرسہ میں ہوتے ہیں توگھر میں نہیں ہوتے اور جب گھر میں ہوتے ہیں تو مدرسہ میں نہیں ہوتے اور جب مدرسہ میں ہوتے ہیں تو وہ کام جو گھر میں ہو رہے ہوتے ہیں

انہیں نہیں دیکھ سکتے اور جب گھر میں ہوتے ہیں تو وہ کام جو مدرسہ میں ہو رہے ہوتے ہیں انہیں نہیں دیکھ سکتے جسم کو آنکھ سے دیکھا جاسکتا ہے اور ہاتھ سے چھواجا سکتا ہے وہ چیزیں جو آنکھ سے دیکھتے ہیں یا دوسرے کسی عضو سے مس کرتے ہیں تمام کے تمام جسم اور جسمانی ہیں یہاں تك ہوا اور روشنی بھي؟
اب ان دو سوالوں کے متعلق فکر کریں_
کیا خدا جسم رکھتا ہے؟
کیا خدا کو آنکھ سے دیکھ سکتے ہیں؟
چونکہ خدا ہر چیز سے بے نیاز ہے اور اس کی قدرت او ردانائي کی کوئي انتہا نہیں اور کسی چیز اور کسی شخص کا محتاج نہیں _ پس خدا کا جسم نہیں ہے کیونکہ اگر جسم ہوتا تو مکان کا محتاج ہوتا اور چونکہ خدا کسی کا محتاج نہیں ہے کیونکہ اس نے خود مکان خلق کیا ہے لہذا جسم نہیں رکھتا کیونکہ خدا اگر جسم رکھتا ہوتا تو یہاں ہوتا اور وہاں نہ ہوتا اور پھر جو چیزیں وہاں ہوتیں انہیں خلق نہ کرسکتا اور نہ دیکھتا_ خدا جسم نہیں رکھتا اور نہ ہی ایك مخصوص جگہ پر مستقر ہے تا کہ دوسری جگہیں اس سے خالی ہوں ہر ایك شخص اور ہر ایك چیز کو اس نے پیدا کیا ہے خدا یہاں وہاں یہ مکان وہ مکان نہیں رکھتا اس کے سامنے تمام مکان برابر ہیں تمام کے ساتھ ہے او رتمام جگہوں سے مطلع ہے خدا چونکہ جسم نہیں رکھتا لہذا مکان نہیں رکھتا نہ زمین میں نہ آسمان میں خدا چونکہ جسم نہیں ہے آنکھوں سے نہیں دیکھا جاسکتا اور ہاتھوں سے نہیں چھواجا سکتا خدا یہاں کے نور سے بھی نہیں چوں کہ یہ نور جسمانی ہیں اور مکان کے محتاج ہیں لیکن خدا محتاج نہیں اس نے مکان کو پیدا کیا ہے اس نے آنکھ اور ہاتھ کو خلق کیا ہے اس نے نور کو پیدا کیا ہے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اللہ کی بے پایاں قدرت ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے وہ تمام چیزوں اور تمام لوگوں سے باخبر ہے _

"فکر کیجئے اور جواب دیجئے"
1)___ جو تمہارے اطراف میں اجسام ہیں انہیں شمار کرو؟
2)___ میز جسم ہے یہ کس چیز کی محتاج ہے کیا یہ ممکن ہے کہ یہ کسی مکان میں نہ ہو؟
3)___ کرسی جسم ہے کیا ہوسکتا ہے کہ ایک وقت میں دو مکان میں ہو؟
4)_ __ کوئي ایسا جسم جانتے ہو کہ مکان کا محتاج نہ ہو؟ اور کیوں؟
5)___ کیا خدا جسم رکھتا ہے؟ کیا خدا مکان کا محتاج ہے؟
6)___ کیا خدا کو آنکھ سے دیکھا جاسکتا ہے؟
یہ سوال اور ان کے جواب خوبصورت خط سے اپنی کاپی میں لکھیں

مشقیں
1)___ اس سبق کو ایک دفعہ بلند آواز سے پڑھیں
2)___ سبق کو اپنے دوستوں سے بیان کریں
3)___ اس درس کا خلاصہ لکھیں اور دوستوں کو پڑھ کر سنائیں
4)___ کئي اور سوال بھی بنائیں اور ان کے جواب دوستوں سے پوچھیں

نواں سبق

کیا خدا غیر مرئي ہے

محمود نقاشی کر رہا تھا اس نے کتنا خوبصورت کبوتر بنایا کیا محمود عقل و فہم رکھتا ہے؟ کیا آپ اس کی عقل و فہم کو دیکھ سکتے ہیں_ کیا کہہ سکتے ہیں کہ جب محمود کی عقل اور فہم کو نہیں دیکھ پائے لہذا وہ عقل اور فہم ہی نہیں رکھتا؟ لازماً جواب دیں گے کہ عقل اور فہم آنکھ سے نہیں دیکھی جاسکتی لیکن اس کی علامتیں اور نشانیاں آنکھ سے دیکھ رہے ہیں ان ہی علامات اور آثار کے دیکھنے سے درک کرتے ہیں کہ وہ عقل اور فہم رکھتا ہے_ جی ہاں یہ آپ کا جواب بالکل درست ہے عقل اور فہم کو آنکھ سے نہیں دیکھا جاتا کیوں کہ عقل اور فہم جسم نہیں ہے کہ آنکھ سے دیکھا جائے آنکھ اور دوسرے حواس صرف جسم کے آثار اور نشانیوں کو درک کرسکتے ہیں_ بہت سی چیزیں

ایسی موجود ہیں کہ جنھیں آنکھ سے نہیں دیکھ سکتے لیکن ان کو آثار سے دیکھ لیتے ہیں اور ان کے وجود کا علم حاصل کرلیتے ہیں خدا بھی چونکہ جسم نہیں ہے لہذا آنکھ سے نہیں دیکھا جاسکتا اور دوسرے حواس سے بھی درک نہیں کیا جاسکتا لیکن اس جہان پر عظمت کی خلقت جو خود اس کی قدرت کے آثار اور علائم میں سے ہے اس سے اس کے وجود کا علم حاصل کیا جاسکتا ہے کہ اس عظیم جہان کا خالق او رانتظام کرنے والا موجود ہے_

فکر کیجئے اور جواب دیجئے
1)___ اپنے دوست کودیکھیں کہ وہ کیا دیکھ رہا ہے؟
2)___ کیا اس کی عقل اور فہم کو آنکھ سے دیکھ سکتے ہیں؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

3)___ کس طرح جانتے ہیں کہ وہ عقل و فہم رکھتا ہے؟
4)___کیا یہ کہہ سکتے ہیں کہ چونکہ اسکی عقل اور فہم کو نہیں دیکھ سکتے لہذا وہ عقل و فہم نہیں رکھتا؟
5)___ ہمارے ظاہری حواس کس چیز کو درك کرسکتے ہیں؟
6)___ کیا خدا کو آنکھ سے دیکھا جاسکتا ہے
7)___ کیا خدا کو دوسرے کسی حواس سے محسوس کیا جاسکتا ہے اور کیا بتلا سکتے ہیں کہ ایسا کیوں ہے؟
8)___ کیا اب بھی کوئي یہ کہہ سکتا ہے کہ چوں کہ خدا نہیں دیکھا جاسکتا لہذا موجود نہیں ہے؟

دسواں سبق

موحّدین کے پیشوا حضرت ابراہیم (ع)

حضرت ابراہیم (ع) علیہ السلام کے زمانے میں لوگ نادان اور جاہل تھے پہلے پیغمبروں کے دستور کو بھلاچکے تھے خداپرستی کے طور طریقے نہیں جانتے خدا کی پرستش کی جگہ بت پرستی کرتے تھے یعنی پتھر یا لکڑی سونا یا چاندی کے مجسمے انسانی یا حیوانی شکل میں بناتے تھے اور ان بے زبان اور عاجز بتوں کے سامنے سجدہ کرتے تھے اور ان کے سامنے زمین پر گرپڑتے اور ان کے لئے نذر و نیاز مانتے اور قربانی دیا کرتے تھے بعض لوگ سورج کی پرستش کرتے تھے اور بعض لوگ چاند یا ستاروں کی پرستش کرتے تھے_ جاہلوں کا ایك گروہ اس زمانہ مینطاقتور اور ظالموں کی پرستش کرتا تھا اور ان کی اطاعت واجب و لازم سمجھتا تھا اور بغیر سوچے سمجھے ظالموں کے دستور پر عمل کرتا تھا اپنے آپ کو ذلیل کر کے ان کے سامنے زمین پر گرتے تھے اور ان

کے لئے بندگی کا اظہار کرتے تھے اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم (ع) کو چنا اور انھیں زندگی کا صحیح راستہ بتلایا اور حکم دیا کہ لوگوں کی تبلیغ کریں اور انھیں خداپرستی کے طور طریقے بتلائیں_
حضرت ابراہیم (ع) نے لوگوں سے فرمایا کہ بتوں میں کونسی قدرت ہے کہ تم ان سے محبت کرتے ہو اور ان کی پرستش کرتے ہو یہ مجسمے کیا کرسکتے ہیں یہ نہ تو دیکھتے ہیں نہ سنتے ہیں یہ نہ تو تمہیں کوئي فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور نہ ہی تمہیں ضرر پہنچانے پر قدرت رکھتے ہیں_ تم کیوں اپنے اپ کو ان کے سامنے ذلیل کرتے ہو؟ تم کیوں ان کے سامنے زمین پر گرتے ہو؟ کیوں ان کی عبادت و اطاعت کرتے ہو؟ جو لوگ حضرت ابراہیم (ع) کی گفتگو سنتے اور اس کے متعلق فکر نہ کرتے تھے وہ آپ کے جواب میں کہتے کہ ہمارے آباؤ اجداد بت پرست تھے ہمارے دوست اور رفقاء بھی بت پرست تھے اور ہم اپنے گزرے ہوئے آباؤ اجداد کی پیروی کریں گے اور ان کے دین پر باقی رہیں گے_
حضرت ابراہیم علیہ السلام فرماتے تھے کہ تمہارے آباؤ اجداد نے اشتباہ کیا کہ وہ بت پرست بنے کیا تم میں عقل و شعور نہیں؟ کیا تم خود کچھ نہیں سمجھتے؟ کیا دیکھ نہیں رہے ہو کہ ان بتوں سے کچھ بھی تو نہیں ہوسکتا_ کس لئے تم اپنے آپ کو طاقتوروں اور ظالموں کے سامنے ذلیل کرتے ہو وہ بھی تمہاری طرح اللہ کی مخلوق ہیں_
لوگو میں اللہ کا پیغمبر ہوں اور اس کی طرف سے آزادی اور سعادتمند ی کا پیغام لایا ہوں_ میری بات سنو تا کہ دنیا اور آخرت میں سعادت

مند بن جاؤ: لوگو تمہارا پروردگار اور مالك وہ ہے کہ جس نے تم کو پیدا کیا ہے، زمین اور آسمان کو پیدا کیا ہے، کائنات

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اور اس میں رہنے والوں کے لئے انتظام کرتا ہے تمام قدرت اس کی طرف سے ہے دنیا کا نظام چلانا کسی کے سپرد نہیں کیا اور اس کے چلانے میں کس سے مدد نہیں لی وہ ایك ہے اور قادر مطلق ہے_ میں ان بتوں سے جن کی تم پرستش کرتے ہو بیزار ہوں اور ان کو دوست نہیں رکھتا اور ان کی اطاعت نہیں کرتا
خدا کو دوست رکھتا ہوں اور صرف اس کی پرستش کرتا ہوں کیوں کہ خدا نے مجھے پیدا کیا ہے_
بیماری سے شفا اور زندگی اور موت دنیا اور آخرت سب اس کے ہاتھ میں ہے_
میں امیدوار ہوں کہ قیامت کے دن بھی خداوند عالم مجھ پر مہربان ہوگا اور مجھ پر رحم کرے گا_
لوگو ایك خدا کی پرستش کرو کیوں کہ تمام قدرت خدا سے ہے، خدا ہے اور ہمیشہ رہے گا تمہاری مدد کرنے والا صرف خدا ہے تمہارا راہنما خدا کا پیغام ہے اسی کی طرف توجہ کرو اور صرف اسی کی پرستش کرو پرستش صرف ذات خدا کے ساتھ مخصوص ہے اس کے سواء اور کوئي لائق اطاعت اور پرستش نہیں ہے_

غور کریں اور جواب دیں

1)___ حضرت ابراہیم (ع) کے زمانے میں جاہل لوگ کن چیزوں اور کن لوگوں کی پرستش کرتے تھے؟ اور کن لوگوں کی اطاعت کو ضروری سمجھتے تھے؟
2)___ اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم (ع) کو کیا فرمان دیا؟
3)___ حضرت ابراہیم (ع) نے لوگوں سے کیا فرمایا اور کس طرح وضاحت کی کہ بت قابل پرستش نہیں ہیں؟
4)___ کیا لوگ حضرت ابراہیم (ع) کی گفتگو پرغور کرتے تھے؟ اور آپ سے کیا کہتے تھے؟
5)___ لوگوں نے حضرت ابراہیم (ع) کو کیا جواب دیا تھا وہ ٹھیك تھا یا غلط اور کیوں؟
6)___ کیا یہ جائز ہے کہ ایك انسان دوسرے کے سامنے بندگی کا اظہار کرے؟
7)___ آپ نے بت پرست دیکھا ہے؟
8)___ حضرت ابراہیم (ع) کی توحید پر کیا دلیل تھی کیوں صرف خدا کو دوست رکھتے تھے اور صرف اسی کی پرستش کرتے تھے؟
9)___ سوائے خدا کے اور کوئي کیوں قابل پرستش اور اطاعت نہیں؟
10)___ کیا جو کسی ظالم کی اطاعت کرتا ہے وہ موحّد ہے؟
11)___ کس کو موحّد کہتے ہیں موحّد آدمی کی امید کس سے ہوتی ہے؟

12)___ اس سبق سے ایك اور سوال بنائیں اوراپنے دوست سے کہیں کہ وہ اس کا جواب دے_

آموزش دین" بہ زبان سادہ "حصہ دوم

50 حصّہ دوم معاد

پہلا سبق

کیا اچھائي اور برائي برابر ہیں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

آپ اچھے اور برے کے معنی سمجھتے ہیں اچھے اور برے انسان میں فرق کرسکتے ہیں جو انسان عدل چاہنے والا سچا، نیك کردار، صحیح با ادب، اور امین ہوا سے اچھا انسان شمار کرتے ہیں، لیکن بد اخلاق، جھوٹا، بدکردار، ظالم بے ادب خائن انسان کو برا انسان سمجھتے ہیں کیا آپ کے نزدیك برے اور اچھے انسان مساوی اور برابر ہیں_ کیا آپ اور تمام لوگ اچھے انسانوں کو دوست رکھتے ہیں اور برے آدمیوں سے بیزار ہیں خدا بھی اچھے کردار والے آدمیوں کو دوست رکھتا ہے اور برے انسانوں سے وہ بیزار ہے اسی لئے اللہ تعالی نے پیغمبر(ص) بھیجے ہیں تا کہ اچھے کاموں کی دعوت دیں اور برے کاموں سے روکیں
اب ان سوالوں کے جواب دیں_

52
کیا اچھے لوگوں کے لئے کوئي جزا ہوگی اور برے لوگ اپنے اعمال بد کی سزا پائیں گے؟
کیا اچھے اور برے لوگ اس جہاں میں اپنے اعمال کی پوری اور کامل جزا اور سزا پالیتے ہیں؟
پس اچھے اور برے کہاں ایك دوسرے سے جدا ہوں گے اور کہاں اپنے اعمال کا پورا اور کامل نتیجہ دیکھ سکیں گے؟
اس دنیا کے بعد ایك اور دنیا ہے جسے آخرت کہا جاتا ہے کہ جہاں اچھے اور برے لوگ ایك دوسرے سے جدا ہوں گے اور اپنے اعمال کا ثمرہ پائیں گے اگر آخرت نہ ہو تو اچھے لوگ کس امید میں اچھا کام کریں اور کس لئے گناہ اور برائي سے دور ہیں_ اگر آخرت نہ ہو تو پیغمبروں کی دعوت بے مقصد اور بیہودہ ہوگی اچھائي اور برائي کے کوئي معنی نہ ہوں گے اگر آخرت ہمارے سامنے نہ ہو تو ہماری زندگی بے نتیجہ اور ہماری خلقت بھی بے معنی ہوگي_ کیا علیم و قادر خدا نے ا س لئے ہمیں پیدا کیا ہے کہ چند دن اس دنیا میں زندہ رہیں؟ یعنی کھائیں پئیں، پہنیں، سوئیں اور پھر مرجائیں اور اس کے بعد کچھ بھی نہیں یہ تو ایك بے نتیجہ اور بے معنی کام ہے اور اللہ تعالی بے معنی اور بے فائدہ کام انجام نہیں دیتا_ اللہ تعالی قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے "ہم نے تمہیں عبث خلق نہیں کیا ہم نے تم کو پیدا کیا ہے تا کہ اس دنیا میں زندگی گزار و اچھے کام انجام دو اور لائق و کامل بن جاؤ اس کے بعد ہم تم کو اس دنیا سے ایك دوسری دنیا کی طرف لے جائیں گے تا کہ اس دنیا میں اپنے کاموں کا کامل نتیجہ پاؤ"
آخرت میں اچھے بروں سے جدا ہوجائیں گے جو لوگ نیك کام

53
انجام دیتے رہے اور دین دار تھے وہ بہشت میں جائیں گے اور خوشی کی زندگی بسر کریں گے اللہ ان سے راضی ہے اور وہ بھی اپنی اچھی زندگی اور اللہ کی بے پایاں نعمتوں سے خوشنود اور راضی ہیں بے دین اور بد کردار لوگ دوزخ میں جائیں گے اور اپنے برے کاموں کی سزا پائیں گے اللہ ان پر ناراض ہے اور وہ دردناك عذاب کی زندگی بسر کریں گے اور ان کے لئے بہت سخت زندگی ہوگي

غور کیجئے اور جواب دیجئے
1)___ کون لوگ اچھے ہیں او رکون لوگ برے، ان صفات کو شمار کیجئے
2)___ کیا برے اور اچھے لوگ آپ کے نزدیك مساوی ہیں؟
3)___ کیا برے اور اچھے لوگ خدا کی نزدیك برابر ہیں؟
4)___ پیغمبر(ص) لوگوں کو کن کاموں کی طرف دعوت دیتے ہیں اور کن کاموں سے روکتے ہیں؟
5)___ کیا لوگ اس دنیا میں اپنے اعمال کی کامل جزاء پاتے ہیں؟
6)___ کہاں اپنے اعمال کا کامل نتیجہ دیکھیں گے؟
7)___ اگر آخرت نہ ہو تو اچھائي اور برائي کا کوئي معقول اور درست معنی ہوگا
8)___ اگر آخرت نہ ہو تو ہماری زندگی کا کیا فائدہ ہوگا؟
9)___ جب ہم سمجھ گئے کہ اس دنیا کے علاوہ ایك اور دنیا ہے تو ہم کس طرح زندگی گزاریں؟

54

دوسرا سبق

پھول کی تلاش

ہمارے خاندان کے کچھ لوگ مری کے اطراف میں ایك دیہات میں رہتے ہیں وہ دیہات بہت خوبصورت ہے وہاں کی آب و ہوا معتدل ہے اس کے نزدیك ایك پہاڑ ہے کہ جس کا دامن سرخ اور زرد پھولوں سے بھرا ہوا ہے_
ایك دن میرے رشتہ دار بچّے میرے چچا کے گھر بیٹھے تھے عید الاضحی کا دن تھا_ ہم چاہتے تھے کہ کمرے کو پھولوں سے سجائیں میرے والد نے مجھ سے کہا کہ چلیں پھول ڈھونڈ لائیں اور اس کام میں ایك دوسرے کا مقابلہ کریں_
میں نے پوچھا کس طرح؟
والد نے کہا کہ تم تمام کے تمام پہاڑ کے دامن میں جاؤ وہاں بہت

55

زیادہ پھول موجود ہیں پھول توڑو اور لوٹ آؤ لیکن خیال کرنا کہ پھولوں کی جڑوں کو ضرر نہ پہنچے مقابلہ کا وقت ایك گھنٹہ ہے تمام اس مقابلہ میں شریك ہو جاؤ پھول توڑو اور لوٹ آو جو زیادہ پھول لائے گا وہ زیادہ انعام پائے گا تمام بچّے مقابلہ میں شریك ہونے کے لئے آمادہ ہوگئے_
صبح کو ٹھیك سات بجے مقابلہ شروع ہوا کچھ بچے تو اس دیہات کے اطراف میں ہی رہ گئے اور کہنے لگے کہ راستہ دور ہے اور ہم تھك جائیں گے تم بھی یہیں رك جاؤ اور ہم ہمیں مل کر کھیلیں لیکن ہم نے ان کی باتوں پر کان نہ دھرا اور چلے گئے راستے میں دوڑتے اور ایك دوسرے سے آگے نکلتے تھے تا کہ پھولوں تك جلدی پہنچ جائیں راستہ دشوار آگیا بعض بچّے ٹھہر گئے آگے نہ بڑھے او رکہنے لگے کہ ہم یہیں سے پھول توڑیں گے_
میں میرا بھائي اور چچا کا بیٹا سب سے پہلے پہاڑ کے دامن میں پہنچ گئے کتنی بہترین اور خوبصورت جگہ تھی زرد اور سرخ پھولوں سے بھری پڑی تھي_ ہم تینوں نے فیصلہ کیا کہ ایك دوسرے کی مدد کریں اور اکھٹے پھول توڑیں میں اور چچا کا لڑکا پھول توڑتے تھے اور اپنے بھائي کے دامن میں ڈال دیتے تھے اس کا دامن پھولوں سے بھر گیا گھڑی دیکھی تو مقابلہ کا وقت ختم ہونے کے قریب تھا گھر کی طرف لوٹے دوسرے بچّے بھی لوٹ آئے تھے اور جانتے تھے کہ انہیں بہترین انعام ملے گا اور جو تھوڑے پھول توڑ لائے تھے خوش نہ تھے کیوں کہ جانتے تھے کہ مقابلہ میں بہتر مقام نہیں لے سکیں گے اور بہترین انعام حاصل نہیں کرسکیں گے اور جو خالی ہاتھ لوٹ آئے تھے شرمسار اور سرجھکائے ہوئے تھے والد کے پاس پہنچے جس نے جتنے پھول توڑے

56

تھے انہیں دے دیئے اور انعام لیا لیکن جنھوں نے سستی کی تھی اور والد کے فرمان پر عمل نہیں کیا تھا انہوں نے انعام حاصل نہیں کیا بلکہ شرمسار تھے ان سے والد صاحب بھی خوش نہیں ہوئے اور ان کی کوئي پرواہ نہ کی وہ سرجھکائے اپنے آپ کو کہہ رہے تھے کاش ہم بھی کوشش کرتے کاش دوبارہ مقابلہ شروع ہو لیکن مقابلہ ختم ہوچکا تھا

جزاء کا دن

مقابلہ کے ختم ہوجانے کے بعد ہمارے والد نے ہم سے گفتگو کرنا شروع کی او رکہا " میرے عزیز اور پیارے بچّو مقابلہ کے انعقاد کے لئے میرا نظریہ کچھ اور تھا میں اس سے تمہیں سمجھنا چاہتا تھا کہ یہ جہان مقابلہ کا جہان ہے_ ہم تمام اس جہان میں مقابلہ کرنے آئے ہیں اور قیامت کے دن اس کا انعام اور جازء حاصل کریں گے ہمارا مقابلہ نیك کاموں اور اچھے اعمال میں ہے_ اچھے اور برے کام کی جزاء اور سزا ہے اچھے اور برے لوگ اللہ کے نزدیك برابر نہیں _ ہماری خلقت اور کام و کوشش کرنا بے معنی اور بے فائدہ نہیں لوگوں کا ایك گروہ اللہ تعالی کے فرمان کا مطیع اور فرمانبردار ہے نیك کاموں کا بجالانے میں کوشش کرتا ہے وہ ہمیشہ اللہ کی یاد میں ہے اچھے اور صالح لوگوں سے دوستی کرتا ہے ان کی

راہنمائي ميں بہت زيادہ اچھے

57

کام انجام ديتا ہے نيك کاموں ميں سبقت لے جاتا ہے اپنے دوستوں اور ہمسايوں کی مدد کرتا ہے مظلوموں کی حمايت کرتا ہے

يہ لوگ آخرت ميں بہترين انعام اور جزاء پائيں گے خدا ان سے خوش ہوگا اور وہ بھی خدا سے انعام لے کر خوش ہوں گے سب سے پہلے بہشت ميں جائيں گے اور بہشت کے بہترين باغ ميں اپنے دوستوں کے ساتھ خوش و خرّم زندگی بسر کريں گے ہميشہ اللہ تعالی کی تازہ نعمتوں اور اس کی پاك محبت سے مستفيد ہوں گے، اور لذت اٹھائيں گے_ ايك اور گروہ اس جہان ميں اچھے کام انجام ديتا ہے وہ اچھے کاموں ميں مدد بھی کرتا ہے اور اللہ کو ياد بھی کرتا ہے ليکن پہلے گروہ کی طرح کوشش نہيں کرتا اور سبقت لے جانے کے درپے نہيں ہوتا يہ بھی قيامت کے دن انعام او رجزاء پائيں گے اور بہشت ميں جائيں گے ليکن ان کا انعام او رجزاء پہلے گروہ کی طرح نہيں ہوگا_ تيسرا گروہ ظالم اور بے دنيوں کا ہے وہ اللہ اور اس کے پيغمبر(ص) کے فرمان کو قبول نہيں کرتا اور اس پر عمل نہيں کرتا_ وہ خدا کو بھول گيا ہے، اچھے کام انجام نہيں ديتا، گناہ گار اور بداخلاق، اور بدکردار ہے لوگوں پر ظلم کرتا ہے اور يہ گروہ خالی ہاتھ آخرت ميں سامنے آئے گا اچھے کام اپنے ساتھ نہيں لائے گا اپنے برے افعال اور ناپسنديدہ اعمال سے شرمندہ ہوگا_

جب اچھے لوگ انعام پائيں گے تو يہ افسوس کرے گا اور پشيمان ہوگا اور کہے گا_ کاش دنيا ميں پھر بھيجا جائے تا کہ وہ نيك کام بجالائے ليکن افسوس کہ دوبارہ لوٹ جانا ممکن نہيں ہوگا اس گروہ کے لوگ جہنم ميں جائيں گے اور اپنے برے کاموں کی سزا پائيں گے_

58

غور کيجئے اور جواب ديجئے

1)___ کيا ہماری خلقت و کوشش بغير کسی غرض اور غايت کے ہے اور کيا ہم ان کاموں اور کوششوں سے کوئي نتيجہ بھی ليں گے؟

2)___ يہ جہان مقابلہ کی جگہ ہے، سے کيا مراد ہے؟

3)___ متوجہ اور آگاہ انسان اس دنيا ميں کن کاموں کی تلاش ميں اور کن کاموں ميں مقابلہ کر رہا ہے؟

4)___ کون لوگ آخرت ميں بہترين انعام پائيں گے؟

5)___ ان لوگوں نے دنيا ميں کيا کيا ہے؟

6)___ ان کے اعمال اور کردار کيسے تھے، ان کے دوست کيسے تھے کن کاموں ميں مقابلہ کرتے تھے؟

7)___ آپ کی رفتار اور آپ کا کردار کيسے ہے، آپ کے دوستوں کا کردار کيسا ہے، کن کاموں ميں ايك دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہيں اگر آپ کا کوئي دوست آپکو کسی ناپسنديدہ کام کی دعوت دے تو پھر بھی اس سے دوستی رکھتے ہيں؟

8)___ کون لوگ قيامت کے دن شرمندہ ہوں گے کيوں افسوس کريں گے يہ لوگ اس دنيا ميں کيسا کردار تھے ہيں؟

9)___ دوسرے گروہ کا انعام اور جزاء کا پہلے گروہ کے انعام اور جزائ

59

سے کيا فرق ہے اور کيوں؟

ان سوالوں کے جواب خوش خط لکھيں

تیسرا سبق

جہان آخرت عالم برزخ اور قیامت

مرنے کے بعد فنا نہیں ہوتے بلکہ اس جہان سے دوسری دنیا کی طرف جاتے ہیں کہ جس کا نام جہان آخرت ہے، آخرت سے پہلے عالم برزخ ہے اور اس کے بعد قیامت ہے عالم برزخ ایك دنیا ہے جو دنیا و آخرت کے درمیان میں واقع ہے_خداوند عالم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے کہ ان کے سامنے بزرخ ہے قیامت تك" اور ایك جگہ فرماتا ہے "گمان نہ کرو کہ وہ لوگ جو اللہ کے راستے میں قتل ہوجاتے ہیں وہ مرگئے ہیں بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے پروردگار سے روزی پاتے ہیں" خداوند عالم نے ہمیں پیغمبر(ص) اسلام کے ذریعہ خبر دی ہے کہ جب انسان مرجاتا ہے اور دنیا کو ترك کرتا ہے_ اور برزخ

میں جاتا ہے تو عالم برزخ میں اس سے سوال کیا جاتا ہے کہ کتنے خدا کا عقیدہ رکھتے ہو_ کس کے فرمان کے مطیع تھے خدا کے یا غیر خدا کے، تیرا پیغمبر کون ہے، تیرا دن کیا ہے، تیرا رہبر و امام کون ہے، جس نے دنیا میں خداپرستی او ردینداری اور با ایمان زندگی گزاری ہوگی وہ آسانی سے جواب دے گا اور اس کا ایمان ظاہر ہوجائے گا اس مختصر سوال و جواب کے بعد برزخ میں آرام سے اور خوشی سے قیامت تك زندگی گزاریں گے اور عمدہ نعمتیں جو بہشتی نعمتوں کا نمونہ ہوں گی اسے دی جائیگی لیکن وہ لوگ جو خدا اور اس کے پیغمبر(ص) کو قبول نہ کرتے تھے اور اس کے فرمان کے مطیع نہ تھے بے دین اور ظالم تھے برزخ میں بھی خدا اور اس کے پیغمبر(ص) کا اقرار نہیں کریں گے ان کا کفر اور ان کے بے دینی ظاہر ہوگی اس قسم کے لوگ برزخ میں سختی اور عذاب میں مبتلا ہوں گے برزخ کا عذاب ان کے لئے جہنّم کے عذاب کا نمونہ ہوگا_ برزخ میں انسان کی حقیقت ظاہر ہوجائے گی اور اس کا ایمان اور کفر واضح ہوجائے گا جو شخص دنیا میں خدا و قیامت کے دن پیغمبروں(ص) پر واقعاً ایمان رکھتا تھا اور نیکوکار تھا برزخ میں اس کا ایمان ظاہر ہوجائے گا_ وہ صحیح اور صاف صاف جواب دے گا لیکن جو شخص واقعی ایمان نہیں رکھتا تھا اور ظالم و بدکار تھا برزخ میں اس کا کفر ظاہر ہوجائے گا اور وہ صحیح جواب نہیں دے سکے گا_
گناہ گار انسان جہنم کے عذاب کا نمونہ برزخ میں دیکھے گا اور اس کے اعمال کی سزا یہیں سے شروع ہوجائے گی پیغمبر اسلام حضرت محمد ابن عبداللہ صل اللہ علیہ و آلہ و سلم فرماتے ہیں کہ جو لوگ گھر مین بداخلاقی کرتے ہیں برزخ میں عذاب میں مبتلا ہوں گے حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ

جو لوگ خچل خوری کرتے ہیں اور جو لوگ شراب سے پرہیز نہیں کرتے برزخ میں عذاب میں مبتلا ہوں گے_

برزخ میں سوال و جواب
برزخ میں سوال و جواب حقیقی ہوگا جو لوگ برزخ میں جائیں گے ان سے حقیقتاً سوال ہوگا وہ یقینا ان سوال کا جواب دیں گے لیکن برزخ کا سوال و جواب دنیا کے سوال و جواب کی طرح نہیں_ جو لوگ برزخ میں ہیں سوال کو سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں لیکن اس کان اور زبان سے نہیں جس کے ذریعہ دنیا میں سنتے اور جواب دیتے تھے بلکہ برزخی زبان اور کان سے، ضروری نہیں کو بولنا اور سنتا ہمیشہ انہی لبوں، زبان اور انہی کانوں سے ہو_ مثلاً آپ خواب میں اپنے دوست سے کلام کرتے ہیں اس کی باتیں سنتے ہیں اور اس سے گفتگو کرتے ہیں کیا اسی کان اور زبان سے؟ یقینا نہیں_ کبھی خواب میں کسی ایسی جگہ جاتے ہیں کہ جہاں کبھی نہ گئے تھے لیکن بیدار ہونے کے بعد وہاں جائیں تو سمجھ جائیں گے کہ خواب میں اس جگہ کو دیکھا تھا خواب میں کس جسم کے ساتھ ادھر ادھر جاتے ہیں خواب میں کس آنکھ سے دیکھتے ہیں اور کس کان سے سنتے ہیں کیا اسی کان اور آنکھ سے؟ کیا اسی جسم سے، یقینا نہیں کیوں کہ یہ جسم بستر پر پڑا آرام

63

کر رہا ہے اور آنکھیں بند کی ہوئي ہیں_

اس قسم کے خواب ممکن ہے کہ آپ نے دیکھے ہوں یا آپ کے کسی دوست نے دیکھے ہوں، برزخ کی دنیا واقعی اور حقیقی دنیا ہے اور اس میں سوال و جواب بھی حقیقی ہیں_ ہم نے خواب کو بطور مثال ذکر کیا ہے_

غور کیجئے او رجواب دیجئے

1)___ آیا ہماری محنت اور کام بے فائدہ ہیں ہم اپنی کوشش کا نتیجہ کہاں دیکھیں گے؟

2)___ آخرت سے پہلے کس دنیا میں جائيں گے؟

3)___ خدا نے برزخ کے متعلق کیا فرمایا ہے؟

4)___ جو شخص دنیا میں خدا اور پیغمبروں پر واقعی ایمان رکھتا ہے برزخ میں کیسی زندگی گذارے گا؟ اس دنیا کے سوالوں کا کس طرح جواب دے گا؟

5)___ برزخ میں انسان سے کیا پوچھا جائے گا؟

6)___ برزخ میں کن لوگوں کا ایمان ظاہر ہوگا؟

7)___ کفر ا ور برائي کسکی ظاہر ہوگي؟

8)___ آیا آخرت میں جھوٹ بولا جاسکتا ہے؟ اور کیوں؟

9)___ کون سے لوگ برزخ میں عذاب میں مبتلا ہوں گے؟

10)___ آیا برزخ کا سوال اور جواب اسی دنیاوی زبان اور کان سے ہوگا؟

چوتھا سبق

مردے کیسے زندہ ہونگے

حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے پیغمبر(ص) تھے وہ آخرت اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے تھے انہیں علم تھا کہ آخرت میں مردے زندہ ہوں گے اور حساب و کتاب کے لئے حاضر ہوں گے لیکن اس غرض کے لئے کہ ان کا یقین کامل ہوجائے اللہ تعالی سے درخواست کی کہ مردوں کا زندہ کرنا انہیں دکھلائے انہوں نے خدا سے کہا معبود تو کس طرح مردوں کو زندہ کرتا ہے اللہ نے ان سے کہا کیا تم مردوں کو زندہ ہونے پر ایما نہیں رکھتے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا کہ خدا یا ایمان رکھتا ہوں لیکن چاہتا ہوں کہ میرا دل اطمینان حاصل کرے، اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی درخواست قبول کرلی اور حکم دیا کہ چار پرندے انتخاب کرو اور انکو ذبح کرو اور ان کو ٹکڑے ٹکڑے کردو اور انہیں اچھی طرح کوٹ دو پھر انکو

قیمہ شدہ گوشت اور پروں اور ہڈیوں کو کئي حصّوں میں تقسیم کردو اور ہر ایک حصّہ کو پہاڑ پر رکھ دو اسکے بعد پہاڑ کے وسط میں کھڑے ہوجاؤ اور ہر ایک پرندے کو اس کے نام کے ساتھ پکارو و ہ اللہ کے حکم سے تیرے حکم پر زندہ ہوں گے اور تیری طرف ڈورے آئیں گے اور تم جان لوگے کہ اللہ تعالی عالم و قادر ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالی کے اس حکم پر عمل کیا چار پرندے لئے ایک کبوتر دوسرا کوّا تیسرا مرغ اور چوتھا مور تھا، ان کو ذبح کیا اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ٹکڑے ٹکڑے کر کے انہیں کوٹ کو قیمہ بنادیا اور آپس میں ملادیا پھر ان کاگوشت تقسیم کر کے ہر ایك حصّہ کو پہاڑ پر رکھا اور اس پہاڑ کے وسط میں کھڑے ہوکر پہاڑ کی طرف دیکھا اور بلند آواز سے مور کو بلایا اور کہا اے مور ہماری طرف آؤ: مور کے ٹکڑے پہاڑ سے آنحضرت کی طرف آئے اور آپس میں ملتے گئے اور مور کی گردن، سر، پاؤں اور اس کے پرو ہینبن گئے اور مور زندہ ہوگیا، اپنے پروں کو ہلایا اور حضرت ابراہیم کے سامنے چلنے لگا اسی طرح کبوتر، کوّا، اور مرغ بھی زندہ ہوگئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مردہ پرندوں کا اپنے اپنے جسم کے ساتھ زندہ ہونا اپنی آنکھوں سے دیکھا_

آپ(ع) کا ایمان اور یقین کامل تر ہوگیا اور اللہ تعالی کی قدرت کا مشاہدہ کیا اور آپ کا دل مطمئن ہوگیا اور آپ نے سمجھ لیا کہ قیامت کے دن مردے کس طرح زندہ ہوں گے_

غور کیجئے اور جواب دیجئے

1)___ حضرت ابراہیم (ع) نے اللہ تعالی سے کونسی درخواست کی تھي

2)___ اس درخواست کی غرض کیاتھي؟

3)___ اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم (ع) کی درخواست کا کیا جواب دیا؟ اور انہیں کیا حکم دیا؟

4)___ حضرت ابراہیم (ع) نے اللہ تعالی کے فرمان پر کس طرح عمل کیا؟

5)___ کس طرح پرندوں کو زندہ کیا؟

6)___ کس ذات نے پرندوں کے زندہ کرنے کی قدرت حضرت ابراہیم (ع) کو دی تھي؟

7)___ حضرت ابراہیم (ع) نے اس تجربہ سے کیا نتیجہ لیا؟

پانچواں سبق

کس طرح

آپ کس طرح کام کو یاد کرتے ہیں؟ اور کس طرح کام کرنے کے عادی بنتے ہیں؟ ایك کام کا بار بار کرنا آپ کی جان اور روح پر کیا اثر کرتا ہے، جب ایك کام کو بار بار انجام دیں تو وہ آپ کی روح پر کیا اثر کرتا ہے آہستہ آہستہ آپ اس کے عادی ہوجاتے ہیں اور پھر اس کام کو ٹھیك بجالاسکتے ہیں مثلا جب کچھ لکھتے ہیں تو یہ لکھنا آپ پر اثرانداز ہوتا ہے اگر لکھنے میں ذرا محنت کریں صاف اور اچھی طرح لکھیں تو یہ محنت کرنا آپ کی روح پر اثرانداز ہوگا کہ جس کے نتیجہ میں آپ کا خط خوشنما اور خوبصورت ہوجائے گا لیکن اگر لکھنے میں محنت نہ کریں تو یہ بے اعتنائي بر اثر چھوڑے گی جس کے نتیجے میں آپ کاخط بدنما ہو جائے گا ہم جتنے کام کرتے ہیں وہ بھی اسی طرح ہماری روح پر اثرانداز

ہوتے ہیں اچھے کام اچھے اثر اور برے کام برا اثر چھوڑتے ہیں_

ہماری زندگی کے کام

جب ہم اچھے کام کرتے ہیں تو وہ ہماری روح پر اثرانداز ہوتے ہیں اور ہمیں پاك اور نورانی کردتے ہیں ہم نیك کام بجالانے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سے ہمیشہ اللہ تعالی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اللہ تعالی سے انس و محبت کرتے ہیں اور نیك کام بجالانے کے انجام سے لذّت اٹھاتے ہیں صحیح عقیدہ ہے اور ہمیں نورانی اور خوش رو کردیتا ہے_ برے کردار اور ناپسندیدہ اطوار بھی انسان پر اثر چھوڑتے ہیں انسان کی روح کی پلید اور مردہ کردیتے ہیں پلید روح خدا کی یاد سے غافل ہوا کرتی ہے وہ برے کاموں کی عادی ہونے کی وجہ سے سیاہ اور مردہ ہوجاتی ہے اور انسان کو ترقی سے روك دیتی ہے ہماری خلقت بیکار نہیں ہے اور ہمارے کام بھی بیہودہ اور بے فائدہ نہیں ہیں ہمارے تمام کام خواہ اچھے ہوں یا برے ہم پر اثر انداز ہوتے ہیں اور یہ اثر باقی رہتا ہے ہم اپنے تمام کاموں کے اثرات آخرت میں دیکھیں گے بہشت اور اس کی عمدہ نعمتیں صحیح عقیدہ رکھنے اور اچھے کاموں کے کرنے سے ملتي

69

ہیں اور جہنّم اور اس کے سخت عذاب باطل عقیدہ اور ناپسندیدہ کاموں کے نتیجے میں ہمارے تمام کام خواہ اچھے ہوں یا برے ہوں ہماری زندگی کے حساب میں لکھے جاتے ہیں اور وہ ہمیشہ باقی رہتے ہیں ممکن ہے کہ ہم اپنے کاموں سے غافل ہوجائیں لیکن وہ ہرگز فنا نہیں ہوتے اور تمام کے تمام علم خدا میں محفوظ ہیں آخرت میں ہم جب کہ غفلت کے پردے ہٹ چکے ہوں گے اپنے کاموں کا مشاہدہ کریں گے_

خدا قرآن میں فرماتا ہے_ کہ جب انسان کو حساب کے لئے لایا جائے گا اور وہ نامہ اعمال کو دیکھے گا اور اپنے اعمال کا مشاہدہ کرے گا تو تعجب سے کہے گا یہ کیسا نامہ اعمال ہے کہ جس میں میرے تمام کام درج ہیں کس طرح میرا کوئي بھی کام قلم سے نہیں چھوٹا_ اللہ تعالی کی طرف سے خطاب ہوگا تیرے کام دنیا میں تیرے ساتھ تھے لیکن تو ان سے غافل تھا اب جب کہ تیری روح بینا ہوئي ہے تو تو اس کو دیکھ رہا ہے "دوسری جگہ ارشاد الہی ہوتا ہے"

جو شخص اچھے کام انجام دیتا ہے قیامت کے دن اسے دیکھے گا" اور جو شخص برے کام انجام دیتا ہے معدہ ان کو قیامت کے دن مشاہدہ کرے گا_

اب جب کہ معلوم ہوگیا ہمارے تمام کام خواہ اچھے یا برے فنا نہیں ہوتے بلکہ وہ تمام کے تمام ہماری زندگی کے نامہ اعمال میں درج ہوجاتے ہیں اور آخرت میں ان کا کامل نتیجہ ہمیں ملے گا تو کیا ہمیں اپنے اخلاق اور کردار سے بے پرواہ ہونا چاہیئے؟

70

کیا ہماری عقل نہیں کہتي؟ کہ خداوند عالم کی اطاعت کریں اور اس کے فرمان او رحکم پر عمل کریں؟

غور کیجئے اور جواب دیجئے

1)___ اچھے کام اور اچھا اخلاق ہماری روح پر کیا اثر چھوڑتے ہیں؟
2)___ برے کام اور برے اخلاق کیا اثر چھوڑتے ہیں؟
3)___ کیا ہمارے برے اور اچھے کام فنا ہوجاتے ہیں؟
4)___ کن چیزوں کے ذریعہ سعادت اور کمال حاصل ہوتا ہے؟
5)___ بہشت کی نعمتیں کن چیزوں سے ملتی ہیں؟
6)___ جہنم کا عذاب کن چیزوں سے ملتا ہے؟
7)___ ہمارے کام کہاں درج کئے جاتے ہیں؟
8)___ کیا ہم اپنے کاموں کو دیکھ سکیں گے؟
9)___ خداوند عالم ہمارے اعمال کے بارے میں کیا فرماتا ہے؟
10)___ اب جب کہ سمجھ لیا ہے کہ ہمارے تمام کام محفوظ کر لئے جاتے ہیں تو ہمیں کون سے کام انجام دیتے چاہیئےور کسی طرح زندگی بسر کرنی چاہیئے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

71 **حصّہ سوم**

نبوّت

72

پہلا سبق

صراط مستقیم

اگر زندگی میں کامیاب ہونا چاہیں تو کون سا راستہ اختیار کریں گے؟ دونوں جہانوں میں سعادت مند ہونے کے لئے کون سا منصوبہ آپ کے پاس موجود ہے؟ کیا آپ نے اس کے متعلق فکر کی ہے؟ اگر آپ چاہتے ہیں کہ کامل اور اچھا انسان بن جائیں تو کیا آپ کے پاس ہے؟
کیا آپ دوسروں کو دیکھ رہے ہیں جو راستہ انہوں نے اختیار کیا ہے آپ بھی اسی پر چلیں گے؟
جو پروگرام انہوں نے منتخب کیا ہے آپ بھی وہی انتخاب کریں گے؟
کیا راست کے انتخاب اورمقصود زندگی کے متعلق فکر نہیں کرتے کیا درست پروگرام کے انتخاب مینکبھی نہیں سوچتے؟

73
شاید آپ کہیں کہ میں خود اچھا پروگرام بنا سکتا ہو کیا آپ اس جہان اور آخرت کی تمام ضروریات سے باخبر ہیں یا بے خبر؟ تو پھر کس طرح اچھا اور مکمل آپ خود بناسکتے ہیں؟
آپ شاید یہ کہیں کہ اہل عقل اور دانشور اور علماء میرے لئے زندگی کا پروگرام مہیّا کرسکتے ہیں لیکن کیا یہ حضرات آپ کی دنیا اور آخرت کی احتیاجات سے مطلع ہیں کیا یہ لوگ آخرت سے باخبر ہیں؟
پس کون ذات انسان کے کامل اور سعادت مند ہونے کاپروگرام بناسکتی ہے؟
انسان؟ یا انسان کا خالق؟ البتہ انسان کا خالق کیوں کہ اس نے انسان کوپیدا کیاہے وہ خلقت کے اسرار سے آگاہ ہے صرف وہی انسان کی دنیا اور آخرت میں زندگی کے شرائط سے باخبر ہے اسی لئے صرف وہی انسان کی زندگی کے باکمال اور سعادتمند ہونے کا پروگرام منظّم کرنے کا اہل ہے پس سعادت اور کمال کا بہترین پروگرام وہی ہوگا جو اللہ تعالی نے منظم کیا ہو اور اسے اپنے پیغمبروں کے ذریعے انسان تك پہنچاتا ہو کیا آپ نے کبھی سوچا ہے؟ کہ زندگی کے لئے کونسا راستہ انتخاب کریں گے؟

غور کیجئے اور جواب دیجئے
1)___ کیا آپ خود دنیا اور آخرت کے لئے پروگرام بناسکتے ہیں

74

اور کیوں وضاحت کیجئے؟

2)___ کیا کوئي دوسرا ایسا کرسکتا ہے اور کیوں؟
3)___ پس ایسا کون کرسکتا ہے اور کیوں؟
4)___ خداوند عالم نے انسان کی سعادت کا پروگرام کس کے ذریعہ بھیجا ہے؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

5)___ اگر چاہیں کہ دنیا اور آخرت مینکامیاب اور سعادتمند ہوں تو کس پروگرام کا انتخاب کریں اور کیوں؟

دوسرا سبق

کمال انسان

جب گیہوں کے دانے کو زمین میں ڈالیں اور اسے پانی دیں تو اس میں کیا تبدیلی آتی ہے؟ کون سا راستہ اختیار کرتا ہے؟
کیا کوئي خاص ہدف اور غرض اس کے سامنے ہے اور کس مقصد کو حاصل کرنا چاہتا ہے گیہوں کا دانا ابتداء ہی سے ایك معین ہدف کی طرف حرکت شروع کردیتا ہے اس مقصد اور غرض تك پہنچنے کے لئے بڑھتا ہے یعنی ابتداء میں گیہوں کا دانہ زمین میں جڑیں پھیلاتا ہے پھرتنا، اور پھر سبز ہوجاتا ہے او ربتدریج بڑا ہونے لگتا ہے اور خوش نکالتا ہے گیہوں کا ایك دانہ کئي خوشے بناتا ہے اور پھر یہی خوشے انبار بن جاتے ہیں اور اس انبار سے ہزاروں انسان استفادہ کرتے ہیں تمام نباتات گیہوں کے دانے کی طرح کمال کا راستہ طے کرتے ہیں اور معین اور معلوم غرض و غائت

جو ہر ایك کے لئے معین ہوئي ہے کی طرف حرکت کرتے ہیں آپ اگر سیب کا دانہ کاشت کریں اور اسے پانی دیں اس کی ابتداء ہی سے آپکو معلوم ہوجائے گا کہ چھوٹا دانہ ایك معین غرض و ہدف رکھتا ہے اور اسی کی طرف حرکت شروع کرتا ہے اور اپنے کمال کو پہنچتا ہے یعنی چھوٹا دانہ جڑیں پھیلاتا ہے تنا اور شاخ نباتا ہے سبز ہوتا ہے اور بڑا ہوتا جاتا ہے ہر دن پہلے دن سے زیادہ کمال کی طرف ہوتا ہے بالآخر اس میں شگوفہ پھوٹتا ہے اور یہ خوبصورت شگوفہ سیب بن جاتا ہے اسی ترتیب سے وہ چھوٹا دانہ تکمیل کو پہنچتا ہے اور اپنی حرکت اور کوشش کے نتیجے کو انسان کے اختیار میں دے دیتا ہے اللہ تعالی جو عالم اور قادر ہے اور جس نے تمام چیزوں کو پیدا کیا ہے اور تکامل کا راستہ بھی انھیں ودیت کردیا ہے اور اس کے پہنچنے تك وسائل اور اسباب بھی ان کے لئے فراہم کردیئے ہیں مثلاً دوسرے پودے گیہوں اور سیب کے دانے کی طرح اپنے کمال کے لئے پاني، مٹي، ہوا، اور روشنی کے محتاج ہیں اللہ تعالی نے پاني، مٹي، روشنی اور ہوا، ان کے لئے پیدا کردی ہے تا کہ پودے ان سے استفادہ کریں اور مکمل ہوکر مقصد کو پالیں_
انسان کو بھی اپنے مقصد خلقت کوحاصل کرنا چاہیے کس طرح اور کس کے ماتحت؟
کون جانتا ہے کہ انسان کا جسم اور روح کن چیزوں کے محتاج ہیں اور کس طرح کمال حاصل کریں گي، البتہ صرف خدا جانتا ہے کیوں کہ تنہا وہی ذات ہے جو انسان کی خلقت کے اسرار سے آگاہ ہے اور وہی ذات

ہے جو آخرت میں انسان کی ضرورت سے باخبر ہے اسی لئے خالق اور مالك نے تمام دنیا کی چیزوں کو اکمل بنایا ہے اور انسانیت کی معراج کے لئے پروگرام بنائے ہیں اور پیغمبروں کے وسیلے اور ذریعہ سے انسان تك پہنچائے ہیں_ آخری اور اہم ترین پروگرام آخری پیغمبر جو حضرت محمد صل اللہ علیہ و آلہ و سلم ہیں کے وسیلے سے تمام لوگوں کے لئے بھیجا ہے اس پروگرام کا نام تکامل دین اسلام ہے

غور کیجئے اور جواب دیجئے
1)___ تھوڑا سا گیہوں کسی برتن میں ڈالیں اور اسے پانی دیں دیکھیں گیہوں کا یہ دانہ کس طرح اپنے لئے راستہ معین کرلیتا ہے او رکس غرض کی طرف حرکت کرتا ہے؟
2)___ سیب اور تمام پودے اور نباتات کے لئے غرض اور ہدف ہے، اس جملے کے کیا معنی ہیں؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

3)___ نباتات کو کامل ہونے کے لئے کن کن چیزوں کی ضرورت ہے؟
4)___ انسان کی معراج کا پروگرام کون بنا سکتا ہے؟ اور کیوں
5)___ خدا نے انسان کی معراج کا پروگرام کنکے وسیلے ان تك پہنچایا ہے
6)___ آخری اور مکمل ترین پروگرام ہمارے لئے کون لایا ہے؟
7)___ اس آخری پروگرام کا کیا نام ہے؟

تیسرا سبق

راہنما کیسا ہونا چاہیئے

جو بچّہ اپنا گھر بھول گیا ہو اسے کسکے سپرد کریں گے کون اس کی راہنمائي کر سکتا ہے اور اسے اس کے گھر پہنچا سکتا ہے؟ کیا وہ آدمی جو امین نہ ہو اس پر اعتماد کر کے بچّے کو اس کے سپرد کریں گے اور کیوں؟ اس کو جو اس کے گھر کو نہیں جانتا یا راستوں سے بھٹك جاتا ہے اسکی رہنمائي کے لئے انتخاب کریں گے؟ اور کیوں پس راہنما کو چاہئے کہ راستے کو ٹھیك جانتا ہو نیك اور امین ہو اور غلط راہنمائي نہ کرتا ہو پیغمبر وہ انسان ہوتا ہے جو امین اور نیك ہوتا ہے اللہ تعالی نے اسے لوگوں کی راہنمائي کے لئے چنا ہے اور اسے دنیا اور آخرت کی زندگی کا راستہ بتلایا ہے اور انسانوں کی رہبری اس کے سپرد کی ہے_

چوتھا سبق

پیغمبر کو کیسا ہونا چاہیے

جب آپ کسی دوست کی طرف پیغام بھیجنا چاہتے ہوں تو یہ پیغام کس کے سپرد کرتے ہیں اس کے سپرد کرتے ہیں جو آپ کے دوست تك پہنچا دے یا جھوٹے اور غلط آدمی کو پیغام پہنچانے کے لئے منتخب کرتے ہیں یا کمزور حافظی اور غلطی کرنے والے کو ان میں سے کس کو پیغام پہنچاتے کے لئے انتخاب کرتے ہیں؟
جی ہاں پیغام پہنچانے کے لئے سچّا اور صحیح آدمی ہونا چاہیئے تا کہ پیغام کو بھول نہ جائے اسکے سننے اور پہنچانے میں غلطی نہ کرے خدا بھی اپنا پیغام پہنچانے کے لئے سچّے اور صحیح آدمی کو چنتا ہے اور اس کو پیغام دیتا ہے پیغمبر خدا کے پیغام کو صحیح حاصل کرتا ہے اور اس پیغام کو لوگوں تك پہنچاتا ہے _

پانچواں سبق

اجتناب گناہ کا فلسفہ

میلے کچیلے کپڑوں کو ایك طشت میندھویا ہو تو کون ہے جو اس میلے پانی کو پیئے گا؟ اگر وہی پانی کسی اندھے یا بے خبر انسان کو دیں تو ممکن ہے کہ وہ اسے پی لے_ لیکن آنکھوں والا اور انسان کیسے ... جو شخص اس کی گندگی اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خرابی کودیکھ رہا ہو اور اس کے باخبر اثرات کو جانتا ہو ایسے پانی کو دیکھ تو کیا اسے پیئے گا؟ جی ہاں ہر وہ شخص جو بینا اور آگاہ ہو وہ کوئي گندی اور خراب چیز سے اپنے آپ کو آلودہ نہیں کرے گا بلکہ اس سے نفرت اور بیزاری کرے گا اسی طرح پیغمبر بھی گناہ سے نفرت کرتے تھے وہ گناہ کے بجالانے پر قدرت رکھتے تھے لیکن کبھی گناہ نہیں کیا کیونکہ وہ گناہ کی پلیدی اور برائي کو دیکھ رہے تھے یہ اطلاع اور آگاہی ان کو خداوند عالم نے عطا فرمائي تھي_

81

چھٹا سبق

پیغمبر آگاہ اورمعصوم راہنما ہیں

خداوند عالم نے اپنا پیغام پہنچانے کے لئے ایسے انسان کا انتخاب کیا جو امین ہیں انہیں دین کا کامل نمونہ قرار دیا ہے تا کہ ان کا کردار اور گفتار لوگوں کو خدا کی طرف راہنمائي کرے پیغمبر انسانوں میں بہترین اور کامل ترین فرد ہوتا ہے علم و اخلاق اور کردار میں تمام مردوں سے افضل ہوتا ہے خدا اس کی تربیت کرتا ہے اور پھر اس کا انتخاب کرتا ہے تا کہ لوگوں کا پیشوا اور نمونہ ہو_ پیغمبر دنیا اور آخرت کی سعادت کے راستے اچھی طرح جانتا ہے یعنی اللہ تعالی نے اسے جو بتلایا ہے پیغمبر خود ان راستوں پر چلتا ہے اور لوگوں کو ان راستوں پرچلنے کی راہنمائي اور اس کی طرف دعوت دیتا ہے پیغمبر خدا کو اچھی طرح پہنچانتا ہے اور اسے بہت دوست رکھتا ہے، دنیا اور آخرت جہنم اور بہشت سے پوری طرح آگاہ ہوتا ہے

82

اچھے اور برے اخلاق کو اچھی طرح پہنچانتا ہے وہ گناہ کی پلیدی اور بدنمائي کو دیکھتا ہے اور یہ جانتا ہے کہ گناہ انسان کی روح کو آلودہ اور کثیف کردیتا ہے_ اللہ تعالی جو عالم اور قادر ہے اس نے یہ علم پیغمبر کے اختیار میں دیا ہے پیغمبر اس آگاہی اور علم سے گناہ کی گندگی اور بدنمائي کا مشاہدہ کرتا ہے اور جانتا ہے کہ خدا گناہ گار انسان کو دوست نہیں رکھتا اور اس سے ناراض ہوتا ہے اسی لئے پیغمبر ہرگز گناہ نہیں کرتا بلکہ گناہ سے نفرت کرتا ہے_

پیغمبر خدا کے پیغام کو بغیر کسی کمی و بیشی کے لوگوں تك پہنچاتا ہے اور اس سے غلطی اور نسیان نہیں ہوتا_ اور چونکہ گناہ اور غلطی نہیں کرتا لوگ بھی اس پر اعتماد کرتے ہیں اور اس کے کردار اور گفتار کو نمونہ قرار دیتے ہیں_ ایسے ہی انسان کو معصوم کہتے ہیں اور اللہ تعالی کے تمام پیغمبر معصوم ہوتے ہیں یعنی گناہ نہیں کرتے اور ان سے غلطی اورنسیان نہیں ہوتا وہ نیك اور امین ہوتے ہیں_

پیغمبر لوگوں میں سے عالم اور معصوم ہوتے ہیں اللہ کے پیغام کو پہنچاتے ہیں اور ان کی راہنمائي کرتے ہیں اور اللہ کی طرف اور دائمی سعادت کی طرف راہنمائي کرتے ہیں_

غور کیجئے اور جواب دیجئے

1)___ راہنما کے لئے کون سی حفاظت صفات ہونی چاہئیں؟

83

2)___ خدا کسے، انسان کی راہنمائي کے لئے انتخاب کرتا ہے؟

3)___ خداوند عالم کیسے انسانوں کو پیغام پہنچانے کے لئے انتخاب کرتا ہے؟

5)___ پیغمبر کیوں گناہ سے آلودہ نہیں ہوتے اور گناہوں سے دور رہتے ہیں؟

6)___ یہ فہم اور فراست پیغمبروں کو کس نے عطا کی ہے؟

7)___ یہ علم و فراست کیسے پیغمبروں کے لئے عصمت کا موجب ہوجاتی ہے؟

8)___ دین کا کامل نمونہ کا کیا مطلب ہے؟

9)___ دین کا کامل نمونہ کون انسان ہے؟

10)___ جو شخص گناہ سے آلودہ ہوجاتا ہے کیا وہ دین کا کامل نمونہ ہوسکتا ہے؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

11)___ کب پیغمبر گفتار اور رفتار میں لوگوں کے لئے کامل نمونہ بن سکتا ہے؟
12)___ اگر پیغمبر غلطی اور نسیان کرتا ہو تو کیالوگ اس پر پورا اعتماد کرسکتے ہیں؟
13)___ معصوم کیسے کہتے ہیں؟

ساتواں سبق

اسے کیسے پہنچانتے ہیں اور اس سے کیا چاہتے ہیں

آپ کے دوست محمود کا بیگ آپ کے گھر میں ہے ایك شخص کہتا ہے کہ میں محمود کی طرف سے آیا ہوں اور اس نے مجھے بھیجا ہے تا کہ اس کا بیگ آپ سے لے لوں اگر آپ اس انسان کو نہ جانتے ہوں تو اس صورت میں آپ کیا کریں گے فوراً اعتماد کر کے اسے بیگ دے دیں گے؟ یا اسے کیسے پہچانیں گے؟ کیا معلوم کریں گے کہ واقعاً اس کو محمود نے آپ کے پاس بھیجا ہے کیا اس کے پہچاننے کے لئے آپ اس سے خاص علامت کا مطالبہ نہیں کریں گے؟
یقینا آپ اس سے کہیں گے کہ نشانی بتلا دو اور بیگ لے جاؤ وہ اگر نشانی بتلائے اور مثلاً کہے کہ محمود نے کہا تھا کہ میرا بیگ مہمان خانے والے کمرہ میں پڑا ہے اور اس کے اندر ایك حساب کی کتاب ہے اور دوسری دینی علوم کی کتاب ایك اس میں آبی رنگ کاپن ہے اور ایك سرخ رنگ کی پنسل اور گھڑي

ہے اگر اس کی یہ نشانیاں اور علامتیں درست ہوئیں تو آپ اسے کیا سمجھیں گے اور کیا کریں گے؟
اگر اس کی نشانیاں ٹھیك ہوئیں تو آپ سمجھیں گے کہ واقعی اسے محمود نے بھیجا ہے اور یہ اس کا معتمد ہے آپ بھی اس پر عمل کریں گے اور اس کا بیگ اسے دے دیں گے اس مثال پر توجہ کرنے کے بعد آپ کہہ سکتے ہیں کہ پیغمبر کو کیسے پہچانا جائے پیغمبر بھی خدا کا بھیجا ہوا ہوتا ہے اپنے تعرف کے لئے اللہ تعالی کی طرف سے مخصوص نشانیاں اور علامتیں لاتا ہے تا کہ لوگ اسے پہچان جائیں اور اس کی دعوت کو قبول کرلیں اگر پیغمبر اللہ تعالی کی طرف سے خاص علامتیں نہ لائیں تو لوگ اسے کیسے پہچانیں گے ؟ کس طرح جانیں گے کہ واقعہ خدا کا پیغمبر اور اسی کا بھیجا ہوا ہے اگر خدا مخصوص علامتیں جو معجزے کے نام سے موسوم ہیں پیغمبروں کے اختیار میں نہ دے تو لوگ اسے کس طرح پہچانیں گے؟ اور کس طرح سمجھیں گے کہ ان کا خدا کے ساتھ خاص ربط ہے؟ اور کس طرح ان پر اعتماد کرسکیں گے کس طرح ان کی دعوت کو قبول کرلیں گے؟ پیغمبری کی مخصوص علامت اور نشانی کا نام معجزہ ہے یعنی ایسا کام انجام دینا کہ جس کے بجالانے سے عام لوگ عاجز ہوں اور اسے نہ کرسکیں_ وہ کام خدا اور اس کے مخصوص بھیجے ہوئے انسان کے سوا اور کوئي اس طرح انجام نہ دے سکے جب دعوی کرے کہ میں خدا کا پیغمبر ہوں اور خدا سے خاص ربط رکھتا ہوں اور پھر معجزہ بھی لے آیا ہوں تو حق طلب انسان سمجھ جائے گا کہ وہ واقعی پیغمبر اور خدا کا بھیجا ہوا ہے اور خدا سے خاص ربط رکھتا ہے امین ہے اور اللہ کا مورد اعتماد ہے حق طلب

لوگ بھی اس پر اعتماد کریں گے اور اس کی دعوت اور حکم کو قبول کرلیں گے اور کہیں گے چونکہ یہ وہ کام کرتا ۃ ے جو صرف خدا کرسکتا ہے یعنی اس کے پاس معجزہ ہے لہذا وقعی پیغمبر ہے اور خدا کے ساتھ خاص ربط رکھتا ہے آگاہ اور حق طلب لوگ پیغمبروں کو معجزہ کی وجہ سے پہچانتے ہیں اور سمجھ لیتے ہیں کہ یہ خدا کے بھیجے ہوئے ہیں_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

87

آٹھواں سبق

رسالت کی نشانیاں

آپ پڑھ چکے ہوں گے کہ پیغمبروں کے معجزات کیسے ہوتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہوں گے کہ حضرت موسی علیہ السلام اپنے ہاتھ کو گریبان میں لے جاتے اور جب اسے باہر نکالتے تو وہ ایك خوبصورت ستارے کی طرح چمکتا تھا_
حضرت موسی علیہ السلام کا عصی اللہ کے حکم سے ایك زبردست سانپ بن جاتا اور اسی عصا نے اللہ کے حکم سے دریا کے پانی کو اسی طرح چیردیا کہ اس کی زمین ظاہر ہوگئي_
خداوند عالم نے ان کا اور دیگر کئي ایك معجزات کا ذکر قرآن میں کیا ہے_ حضرت عیسی علیہ السلام کے متعلق فرمایا ہے کہ مادر زاد اندھوں کو اللہ کے حکم سے بغیر کوئي دواء استعمال کئے شفا دے دیتے تھے_
مردوں کو اللہ کے حکم سے زندہ کرتے تھے مٹی سے پرندے

88
کی صورت بناتے اور اللہ تعالی کے اذن سے اس میں پھونك مارتے تو اس میں روح آجاتی تھی او روہ پرندہ ہوجاتا تھا، اور اڑجاتا تھا_
حضرت عیسی علیہ السلام اسرار سے واقف تھے مثلا جس شخص نے گھر میں کوئي چیز کھائي ہو یا اس نے گھر میں کوئي چیز چھپا کر رکھی ہو تو آپ اس کی خبر دیتے تھے آپ جب گھوارے میں تھے تو لوگوں سے باتیں کرتے تھے نمرود کی جلائي ہوئي آگ اللہ کے اذن اور حکم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے سرد ہوگئي اور آپ سالم رہے اور کوئي خراش آپ کو نہ پہنچی ہمارے پیغمبر علیہ السلام کے بھی بے شمار معجزے تھے آپ کے معجزات میں سے سب سے بڑا معجزہ قرآن کریم ہے آگے چل کر پیغمبر اسلام(ص) کے معجزات کے بارے میں بیان کیا جائے گا_
اب ہم یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ معجزہ کس طرح اور کس کی قدرت سے انجام پاتا ہے_
اللہ تعالی اپنی بے پناہ قدرت سے جو کام انجام دیتا چاہئے بجالا سکتا ہے خدا کے سواء کون ہے جو خشك لکڑی کو سانپ بنادے_ خدا کے سوا کون ہے جو ایك اشارے سے دریا چیردے_ خدا کے سواء کون ہے جو مادر زاد اندھے کو شفا دے دے اور وہ بینا ہوجائے_ خدا کے سوا کون ہے جو ایك بے جان مجسمہ کو زندہ کردے اور اس کو پر و بال آنکھ اور کان عطا کردے خدا کے سوا کون ہے جو غیب سے مطلع ہوسکتا ہے پیغمبر اس قدرت اور طاقت کے ذریعے جو اللہ تعالی نے انہیں عنایت فرمائي ہے ا للہ تعالی کے اذن سے ایسے کام انجام دیتے ہیں تا کہ حق طلب لوگ ان امور کے

89
دیکھنے اور مشاہدہ کرنے سے سمجھ جائیں کہ ان تعلق اور خاص ربط خدا سے ہے اور اسی کے چنے ہوئے ہیں اور اسی کی طرف سے پیغام لائے ہیں_ اس قسم کے کاموں کو معجزہ کہاجاتا ہے معجزہ ایسا کام ہے کہ جسے خدا کے علاوہ یا اس کے خاص بھیجے ہوئے بندوں کے علاوہ کوئي بھی انجام نہیں دے سکتا جب خدا کسی کو پیغمبر بنا کر بھیجتا ہے تو کوئي نشانی اور معجزہ اسے دے دیتا ہے تا کہ اس کے ذریعہ پہچانا جائے اگر پیغمبر اللہ تعالی کی طرف سے واضح نشانی نہ لائیں تو لوگ انہیں کس طرح پہچانیں اور کس طرح جانیں کہ واقعی یہ خدا کا پیغمبر ہے_

سوالات

1)___ کیا پیغمبر کے پہچاننے کے لئے کسی خاص نشانی کی ضرورت ہے اور کیوں؟
2)___ پیغمبر کی نشانی کا کیا نام ہے؟
3)___ حق طلب لوگ کس ذریعہ سے پیغمبر کو پہچانتے ہیں؟
4)___ معجزہ کسے کہا جاتا ہے؟
5)___ مشاہدہ معجزہ کے بعد کس طرح سمجھا جاتا ہے کہ اس کے لانے والے اللہ تعالی کے پیغمبر ہیں؟
6)___ معجزہ کس کی قدرت سے انجام پاتا ہے؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

7)___ پیغمبروں کو یہ قدرت کون عنایت کرتا ہے؟

نواں سبق

نوجوان بت شکن

حضرت ابراہیم علیہ السلام جس دن کے انتظار میں تھے وہ دن آپہنچا کلہاڑ اٹھا کر بت خانہ کی طرف روانہ ہوئے اور مصمم ارادہ کرلیا کہ تمام بتوں کو توڑ ڈالیں گے_ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو معلوم تھا کہ یہ کام بہت خطرناک ہے اور انہیں علم تھا اگر انہیں بت توڑنے دیکھ لیں یا بت توڑنے کی آواز سن لیں تو اس وقت لوگ ان پر ہجوم کریں گے اور انہیں ختم کردیں گے لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام وقت شناس تھے اور جانتے تھے کہ کون سا وقت بت توڑنے کے لئے منتخب کریں لہذا جس دن شہر کے تمام لوگ عید مانے کے لئے بیابان میں جانے لگے تو انہوں نے چاہا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی اپنے ساتھ لے جائیں لیکن آپ ان کے ساتھ نہ گئے اور کہا کہ میں مریض ہوں لہذا شہر ہی میں رہوں گا_

جب تمام لوگ بیابان کی طرف جاچکے تو حضرت ابراہیم (ع) ایك تیز کلھاڑے کو لے کر بت خانہ کی طرف گئے اور آہستہ سے اس میں داخل ہوئے وہاں کوئي بھی موجود نہ تھا بت اور چھوٹے بڑے مختلف اشکال کے مجسمے بت خانہ میں رکھے ہوئے تھے جاہل لوگوں نے ان کے سامنے غذا رکھی ہوئي تھی تا کہ بتوں کی نذر کی ہوئي غذا با برکت ہوجائے اور جب وہ بیابان سے واپس آئیں تو اس غذا کو کھائیں تا کہ بیمار نہ ہوں_
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایك نگاہ بتوں پر ڈالی اور جاہل لوگوں کی اس حالت پر افسوس کیا اور اپنے آپ سے کہا کہ یہ لوگ کس قدر نادان ہیں کہ پتھر اور لکڑی سے بت بناتے ہیں اور پھر جنہیں انہوں نے خود بنایا ہے اس کی پرستش کرتے ہیں اس کے بعد آپ نے بتوں کی طرف نگاہ کی او رفرمایا کہ کیوں غذا نہیں کھاتے؟ کیوں کلام نہیں کرتے؟ یہ جملہ کہا اور طاقتور ہاتھ سے کلہاڑ اٹھایا اور بتوں کی طرف گئے اور جلدی جلدی بتوں کو زمین پر گرانا شروع کیا صرف ایك بڑے بت کو باقی رہنے دیا اور کلہاڑے کو اس کے کندھے پر ڈال کر بت خانہ سے باہر نکل آئے غروب آفتاب کے قریب لوگ بیابان سے واپس آئے اور بت خانے کی طرف گئے پہلے تو وحشت زدہ مبہوت اور متحیر کھڑے بتوں کو دیکھتے رہے اس کے بعد بے اختیار چیخے روئے اور اشك بہائے اور ایك دوسرے سے پوچھتے کہ کس نے ان بتوں کو توڑا ہے؟ کس نے اتنا بڑا گناہ کیا ہے؟ بت غضب ناك ہوں گے اور ہماری زندگی بد نصیبی سے ہم کنار کردیں گے بت خانہ کے بچاری نے یہ تمام رپورٹ نمرود تك پہنچائي نمرود غضب

ناك ہوا اور حکم دیا کہ اس واقعہ کی تحقیق کی جائے اور مجرم کو پکڑا جائے ... حکومت کے عملے نے تحقیق و تفتیش کی او رخبر دی کہ ایك نوجوان جس کا نام ابراہیم ہے ایك زمانے سے بتوں کی بے حرمتی کی جسارت کرتا رہا ہے ممکن ہے کہ یہ بھی اسی نے کیا ہوا اور وہی مجرم او رگناہ گار ہو نمرود نے حکم دیا کہ اسے پکڑا جائے جناب ابراہیم علیہ السلام پکڑ کر نمرود کی عدالت میں لائے گئے

حضرت ابراہیم (ع) نمرود کی عدالت میں
عدالت لگائي گئي حج اور دوسرے ارکان اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو عدالت میں لایا گیا_ جج اٹھا اور کہا کہ ہم سب کو معلوم ہے کہ تہوار کے دن بڑے بت خانہ کے بت توڑ دیئےئے ہیں اس وقت حضرت ابراہیم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوکر کہا اے ابراہیم (ع) تمہیں اس واقعہ کے متعلق کیا علم ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک گہری نگاہ اس کی طرف کی او رکہا کہ یہ سوال مجھ سے کیوں کر رہے ہو_ جج نے کہا کہ میں یہ کس سے پوچھوں ابراہیم علیہ السلام نے بڑے ٹھنڈے انداز میں فرمایا کہ بتوں سے پوچھو؟ جج نے تعجب سے کہا کہ بتوں سے پوچھوں؟ ٹوٹے ہوئے بت تو جواب نہیں دیتے؟ ابراہیم علیہ السلام نے جج کی بات کو سنا اور تھوڑی دیر کے بعد کہا کہ دیکھو کہ بتوں کو کس چیز سے توڑا گیا ہے

93

جج کو غصّہ آیااوراپنی جگہ سے اٹھا اور غصّہ کے عالم میں کہا کہ بتوں کو کلہاڑے سے توڑا گیا ہے لیکن اس کا کیا فائدہ ہم تو چاہتے ہیں کہ معلوم کریں کہ بتوں کو کسنے توڑاغ ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آرام و سکون سے فرمایا کہ سمجھنا چاہتے ہو کہ کسنے بتوں کو کلہاڑے سے توڑا ہے دیکھو کہ کلہاڑا کس کے ہاتھ میں ہے او رکس کے کندھے پر ہے؟ جج نے کہا کہ کلہاڑا تو برے بت کے کندھے پر ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بات کو کاٹتے ہوئے فرمایا کہ جتنا جلدی ہوسکے بڑے بت کو عدالت میں حاضر کرو کیونکہ وہ خود تو ٹوٹا نہیں ہے جج غصّہ میں آکر کہنے لگا اے ابراہیم کیا کہہ رہے ہو کتنے نادان ہو؟ بت تو بات نہیں کرتے نہ ہی کوئي چیز سنتے ہیں؟ پتھر سے تو کوئي تحقیق نہیں کی جاسکتی _

حضرت ابراہیم علیہ السلام اس نتیجے کے منتظر تھے_ کہا کہ تم نے اعتراف کرلیا ہے کہ بت بات نہیں کرتے اور نہ کوئي چیز سنتے ہیں پس کیوں ایسے نادان اور کمزور بتوں کی پرستش کرتے ہو؟ جج کے پاس حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس بات کا کوئي جواب نہ تھا تھوڑا سا صبر کیا اور کہا کہ اب ان باتوں کا وقت نہیں بہرحال بت توڑے گئے ہیں اور ہم تمہیں اس کا مجرم سمجھتے ہیں کیونکہ تم اس سے پہلے بھی بتوں کی بے حرمتی کی جسارت کرتے رہتے تھے لہذا تمہارا مجرم ہونا عدالت کے لئے ثابت ہے؟ سزا کے لئے تیار ہوجاؤ_

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک پر اسرار نگاہ جج کی طرف ڈالی اور فرمایا کہ تم میرے خلاف کوئي دلیل نہیں رکھتے میں بھی تمہاری سزا سے

94

خوف زدہ نہیں ہوں_ خدائے قدیر میرا محافظ ہے میری نگاہ میں جس نے بھی بت توڑے ہیں وہ تمہارا خیر خواہ تھا اور اس نے اچھا کام انجام دیا ہے وہ چاہتاتھا کہ تمہیں سمجھائے کہ بت اس لائق نہیں کہ ان کی پرستش کی جائے اور میں بھی تمہیں واضح طور پر کہہ رہا ہوں کہ میں بت پرست نہیں ہوں اور بتوں کے ساتھ عقیدہ نہیں رکھتا اور بت پرستی کو اچھا کام نہیں جانتا میں ایک خدا کی پرستش کرتا ہوں وہ ایک خدا جو مہربان ہے اور جس نے زمین اور آسمان اور تمام جہان اور اس میں موجود ہر چیز کو خلق کیا ہے اور وہی اسے منظم کرتا ہے تمام کام اس کے ہاتھ میں ہیں_ خدا کے سواء کوئي بھی پرستش کے لائق نہیں ہیں اس کے حکم کو مانتا ہوں اور صرف اس کی عبادت کرتا ہوں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی گفتگو بعض سا معین پر اثر انداز ہوئي انہوں نے کہا کہ حق حضرت ابراہیم (ع) کے ساتھ ہے ہم ضلالت و گمراہی میں تھے_ اس طرح حضرت ابراہیم (ع) نے ایک عام مجلس میں لوگوں کے سامنے اپنا مدعی بیان کیا_ جج باوجود یکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خلاف کوئي دلیل نہیں رکھتا تھآ اس نے ابراہیم علیہ السلام کے خلاف حکم دیا کہ ابراہیم (ع) نے ہمارے بتوں کی بے حرمتی کی ہے اور بتوں کو توڑا ہے بتوں کو توڑنے کے جرم میں انہیں آگ میں ڈالیں گے اور ان کو جلادیں گے تا کہ راکھ ہوجائیں اور ان کا اور ان کے ہاتھوں کا کہ جنہوں نے بت توڑے ہیں نشان تك باقی نہ رہے اس نے یہ فیصلہ لکھا اور اس پر دستخط کئے اور اس حکم کے اجراء کو شہر کے بڑے بچاری کے سپرد کردیا_

95

حضرت ابراہیم (ع) اور اتش نمرود

شہر کے بڑے بچاری نے نمرود کی عدالت کے جج کا حکم پڑھا اور کہا کہ ابراہیم (ع) نے ہمارے بتوں کی بے حرمتی کی ہے بتوں کو توڑا ہے اسے بتوں کے توڑنے کے جرم میں آگ میں ڈالیں گے اور جلا دیں گے اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف منہ موڑا اور کہا ہم تھوڑی دیر بعد تمہیں بتوں کے توڑنے کے جرم میں آگ میں ڈالیں گے اس آخری وقت

ميں اگر كوئي وصيت ہو تو كہو حضرت ابراہيم عليہ السلام نے اپنے نورانى چہرے كے ساتھ بہت ہى سكون و آرام سے بلند آواز ميں فرمايا_
لوگو ميرى نصيحت اور وصيت يہ ہے كہ ايك خدا پر ايمان لاؤ اور بت پرستى چھوڑوو_ ظالموں اور طاقتوروں كى اطاعت نہ كرو صرف خدا كى پرستش كرو اس كے فرمان كو قبول كرو بڑے بچارى نے حضرت ابراہيم (ع) كى بات كاٹ دى اور بہت غصّہ كے عالم ميں كہنے لگا_
اے ابراہيم تم اب بھى ان باتوں سے دست بردار نہيں ہوتے ابھى تم جلاديئے جاؤگے_ اس كے بعد حكم ديا كہ حضرت ابراہيم عليہ السلام كو آگ ميں پھينك دو
حضرت ابراہيم عليہ السلام كو آگ ميں پھينك ديا گيا جاہلوں نے

96

نعرہ لگايا بت زندہ باد_ ابراہيم (ع) بت شكن مردہ باد_ حضرت ابراہيم (ع) كہ جن كا دل عشق الہى سے پرتھا آسمان اور زمين كے وسط ميں دعا كرتے تھے اور فرماتے تھے اے ميرے واحد پروردگار_ اے مہربان پروردگار اے ميرى پناہ، اے وہ ذات كہ جس كا كوئي فرزند نہيں اور تو كسى كا فرزند نہيں، اے بے مثل خدا ميں فتح اور كامرانى كے لئے تجھ سے مدد چاہتا ہوں_
حضرت ابراہيم عليہ السلام اس طريقہ سے آگ ميں ڈالے گئے اور بڑے بچارى نے لوگوں سے كہا اے بابل كے شہريوں ديكھا ہم نے كس طرح حضرت ابراہيم(ع) كو جلاديا تمہيں معلوم ہونا چاہيئے كہ بت محترم اور ہر ايك كو بتوں كى پرستش كرنى چاہيئے اور نمرود كے حكم كى اطاعت كرنى چاہيئے_
اب نمرود كے حكم سے آگ كے بلند شعلے ابراہيم عليہ السلام كو راكھ كرديں گے ليكن اسے علم نہ تھا كہ اللہ نے حضرت ابراہيم عليہ السلام كى مدد كى اور نمرود كى آگ اللہ كے حكم سے حضرت ابراہيم (ع) پر ٹھنڈى ہوگئي اور ان كے لئے سلامتى كا گہوارہ بن گئي كافى وقت گذر گيا لوگوں نے حيرت كے عالم ميں ايك طرف اشارہ كيا اور كہا كہ حضرت ابراہيم (ع) آگ ميں چل پھر رہے ہيں انہيں آگ نے نہيں جلايا_ ابراہيم عليہ السلام زندہ باد بڑا بچارى متحيّر ادھر ادھر دوڑتا تھا اور فرياد كرتا تھا اور نمرود بھى غصّہ اور تعجب سے فرياد كرتا تھا اور زمين پر پاؤں مارتا تھا_
حضرت ابراہيم (ع) جن كا دل ايمان سے پرتھا آہستہ آہستہ نيم جلي

97

لكڑيوں اور آگ كے معمولى شعلوں پر پاؤں ركھتے ہوئے باہر آرہے تھے لوگ تعجب اور وحشت كے عالم ميں آپ كى طرف دوڑے اور آپ كو ديكھنے لگے حضرت ابراہيم عليہ السلام كافى دير چپ كھڑے رہے اس كے بعد ہاتھ اٹھا كر ان كى طرف اشارہ كيا اور فرمايا تم نے اللہ تعالى كى قدرت كوديكھا اور اس كے ارادے كامشاہدہ كيا اب سمجھ لو كہ كوئي بھى اللہ تعالى كى قدرت سے مقابلہ نہيں كرسكتا كوئي بھى ارادہ سوائے ذات الہى كے ارادے كے غالب اور فتح ياب نہيں ہوسكتا ضعيف اور نادان بتوں كى عبادت سے ہاتھ اٹھا لو بت نہ پوجو، صرف خدائے وحدہ، لا شريك كى عبادت كرو"

غور كيجئے اور جواب ديجئے
1)___ حضرت ابراہيم (ع) لوگوں كے ساتھ بيابان كيوں نہ گئے تھے؟
2)___ بتوں كو كيوں توڑا تھا اور بڑے بت كو سالم كيوں رہنے ديا تھا؟
3)___ حضرت ابراہيم (ع) نے كسطرح ثابت كيا تھا كہ بت قابل پرستش نہيں ہيں؟
4)___ حضرت ابراہيم (ع) نے نمرود كى عدالت ميں كس طرح بت پرستوں كو مغلوب كيا؟
5)___ حضرت ابراہيم (ع) كى آخرى بات نمرود كى عدالت ميں كيا تھي؟
6)___ حضرت ابراہيم (ع) كى نصيحت كيا تھي؟

98

7)___ حضرت ابراہيم (ع) كے بت توڑنے اور عدالت ميں گفتگو كرنے كى كيا غرض تھى اور اس سے كيا نتيجہ ليا؟
8)___ حضرت ابراہيم (ع) كو آگ ميں انہوں نے كيوں ڈالا اور كيا وہ اپنى غرض كو پہنچے؟

9)___ جب حضرت ابراہیم (ع) کو آگ میں پھینکا گیا تو آپ نے اللہ تعالی سے کیا کہا؟
10)___ جب آپ آگ سے باہر نکلے تو لوگوں سے کیا پوچھا اور ا ن سے کیا فرمایا؟
11)___ کیا صرف حضرت ابراہیم (ع) کا مقصد تھا کہ نمرود اور بت پرستی کا مقابلہ کریں؟ یا ہر آگاہ ا نسان کا یہی مقصد حیات ہے؟
12)___ کیا آپ بھی حضرت ابراہیم (ع) کی طرح بت پرستی کے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں؟
13)___ کیا ہمارے زمانے میں بت پرستوں کا وجود ہے اور کس طرح؟
14)___ حضرت ابراہیم (ع) کی داستاں سے کیا درس آپ نے حاصل کیا ہے؟ اور کس طرح آپ اسے عملی طور سے انجام دیں گے اور اس بزرگ پیغمبر کے کردار پر کیسے عمل کریں گے؟

دسواں سبق

حضرت موسی (ع) خدا کے پیغمبر تھے

پہلے زمانے میں ایک ظالم انسان مصر پر حکومت کرتاتھا کہ جسے فرعون کہا جاتا ہے فرعون ایک خودپسند اور مغرور انسان تھا لوگوں سے جھوٹ کہتا تھا کہ میں تمہارا بڑا خدا اورپروردگار ہوں تمہاری زندگی اورموت میرے ہاتھ میں ہے مصر کی وسیع زمین اور یہ نہریں سب میری ہیں تم بیغر سوچے سمجھے اور بیغر چوں و چرا کئے میری اطاعت کرو_ مصر کے نادان لوگ اس کے محکوم تھے اور اس کے حکم کو بغیر چوں و چرا کے قبول کرتے تھے اور اس کے سامنے زمین پر گرتے تھے صرف حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد جو مصر میں رہتی تھی او رخداپرست تھی فرعون کے سامنے زمین پر نہیں گرتی تھی یعنی اسے سجدہ نہیں کرتی تھی اسی لئے فرعون انہیں بہت سخت کاموں پر مامور کرتا اور یعقوب کی اولاد

مجبور تھی کہ بغیر کوئي مزدوری لئے فرعون اور فرعونیوں کے لئے زراع کریں، کام کریں ان کے بہترین محل بنائیں لیکن اس تمام محنت اور کام کرنے کے باوجود بھی فرعون ان پر رحم نہیں کیا کرتا تھا ان کے ہاتھ پاؤں کاٹتا اور پھانسی پر لٹکاتا تھا ایسے زمانے میں خداوند عالم نے حضرت موسی (ع) کو پیغمبری کے لئے چنا_ خداوند عالم حضرت موسی علیہ السلام کے ساتھ کلام کرتاتھا اور جناب موسی (ع) اللہ تعالی کا کلام سنتے تھے اے موسی (ع) میننے تمہیں لوگوں میں سے پیغام پہنچانے کے لئے چنا ہے میری بات کو سنو میں تیرا پروردگار ہوں، میرے سوا کوئي اور خدا نہیں، نماز پڑھو اور مجھے اپنی نماز میں یاد کرو اس کے بعد اللہ تعالی نے جب حضرت موسی علیہ السلام سے پوچھا یہ کیا ہے جو تو نے ہاتھ میں لے رکھا ہے_
حضرت موسی علیہ السلام نے جواب میں کہا یہ میرا عصا ہے جب تھک جاتا ہوں اس کا سہارا لے کر آرام کرتا ہوں بھیڑ بکریوں کو ہاکتا ہوں اور دوسرے فوائد بھی میرے اس میں موجود ہیں اللہ تعالی نے حکم دیا کہ اسے اپنے ہاتھ سے پھینکو حضرت موسی نے اپنے عصا کو زمین پر ڈالا بہت زیادہ تعجب سے دیکھا کہ عصا ایک بپھرا ہوا سانپ بن گیا ہے اور منہ کھول رکھا ہے اور آگے بڑھ رہا ہے حضرت موسی علیہ السلام ڈرے اللہ کا حکم ہوا کہ اسے پکڑو اور نہ ڈرو ہم اسے اپنی پہلی حالت میں لوٹا دیں گے اور پھر یہ عصا بن جائے گا حضرت موسی علیہ السلام نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور اسے پکڑا وہ دوبارہ بن گیا خداوند عالم نے حکم دیا اے موسی (ع) اپنے ہاتھ کو اپنے گریبان

101

میں ڈالو_ حضرت موسی علیہ السلام نے اپنا ہاتھ گریبان میں ڈالا اور جب اسے باہر نکالا تو آپ کا ہاتھ ایك انڈے کی طرح سفید تھا اور چمك رہا تھا اللہ تعالی کی طرف سے حکم ہوا کہ اے موسی ان دو نشانیوں او رگمراہوں سے (یعنی ان دو معجزوں کے ساتھ) فرعون کی طرف جاؤ اور اسے دعوت دو کیوں کہ وہ بہت مغرور اور سرکش ہوگیا ہے پہلے اسے نرمی اور ملائمت کے ساتھ دعوت دنیا شاید نصیحت قبول کرلے یا ہمارے عذاب سے ڈرجائے اگر کوئي نشانی یا معجزہ طلب کرے تو اپنے عصا کو زمین پر ڈالو اور اپنے ہاتھ کو گریبان میں ڈال کر اسے دکھلاؤ_

حضرت موسی (ع) فرعون کے قصر میں

فرعون اور اہلیان مصر قصر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت موسی (ع) وارد ہوئے فرعون جناب موسی علیہ السلام کو پہلے سے پہچانتا تھا ان کی طرف تھوڑی دیر متوجہ رہا پھر پوچھا کہ تم موسی (ع) ہو_ حضرت موسی علیہ السلام نے فرمایا ہاں: میں موسی ہوں میں خدا کی طرف سے آیا ہوں تا کہ تمہیں ہدایت خواہی اور سرکشی کو ترک کرو اللہ تعالی کے فرمان کی اطاعت کرو تا کہ سعادتمند بن جاؤ اللہ تعالی نے مجھے حکم دیا ہے کہ بنی اسرائیل کو ذلّت و خواری سے نجاد دلاؤں_

102

فرعون نے غصّہ اور تکبّر سے کہا اے موسی آخر تمہارا خدا کون ہے حضرت موسی علیہ السلام نے فرمایا کہ میرا خدا وہ ہے کہ جس نے زمین اور آسمان کوپیدا کیا ہے تجھے اور تیرے باپ دادا کو پیدا کیا ہے تمام موجودات کو پیدا کیا ہے وہی سب کو روزی دینے والا اور ہدایت کرنے والا ہے فرعون حضرت موسی (ع) کی بات کو اچھی طرح سمجھتا تھا اپنے آپ کو نادانی میں ڈالا بجائے اس کے کہ حضرت موسی علیہ السلام کو جواب دیتا قصر میں بیٹھے لوگوں کی طرف رخ کر کے کہا_

کیا مصر کی بڑی سلطنت میری نہیں، کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں کیا تمہاری زندگی اورموت میرے ہاتھ میں نہیں کیا میں تمہیں روزی دینے والا نہیں ہوں اپنے سواء تمہارے لئے میں کوئي پروردگار نہیں جانتا ہمیں حضرت موسی کے خدا کی کیا ضرورت ہے؟

حضرت موسی علیہ السلام نے بڑے اطمینان سے کہا اے لوگو تم اس دنیا کے بعد ایك اور دنیا کی طرف جاؤ گے وہاں ایك اوردنیا کی طرف جاؤ گے وہاں ایك اور زندگی ہے تمہیں چاہیے کہ ایسے کام کرو کہ جس سے آخرت میں بھی سعادتمند رہو اللہ تعالی کے علاوہ آخرت اور اس دنیا کی بدبختی اور سعادت کے اسباب کو کوئي نہیں جانتا وہ دنیا اور آخرت کا پیدا کرنے والا ہے میں اسی کی طرف سے آیا ہوں اور اسی کا پیغام لایا ہوں، میں اللہ کا رسول ہوں میں اسی لئے آیا ہوں تا کہ تمہیں زندگی کا بہترین دستور دوں اور تم دنیا وآخرت میں اچھی زندگی بسر کرو اور سعادتمند ہوجاؤ_

فرعون نے بے اعتنائي او رتکبّر سے کہا_ کیاتم اپنی پیغمبری پر کوئي

103

گواہ بھی رکھتے ہو کوئي معجزہ ہے تمہارے پاس؟

حضرت موسی علیہ السلام نے فرمایا ہاں اس وقت آپ نے اپنا عصا فرعون کے سامنے ڈالا فرعون اور فرعونیوں نے اچانك اپنے سامنے ایك بپھرا ہوا سانپ دیکھا کہ ان کی طرف آرہا ہے فریاد کرنے لگے حضرت موسی علیہ السلام جھکے اور اس بپھرے ہوئے سانپ کو پکڑ لیا اور وہ دوبارہ عصا ہوگیا حضرت موسی علیہ السلام سے انہوں نے مہلت مانگي_

آخری فیصلہ

حضرت موسی علیہ السلام بہت کوشش کے باوجود فرعون اور فرعونیوں کے ایمان لانے سے نا امید ہوگئے اور اللہ کے حکم سے آخری فیصلہ کیا کہ جیسے بھی ہو بنی اسرائیل کو فرعون اور فرعونیوں کے ظلم و ستم سے نجات دلائیں اور پھر بنی اسرائیل کو خفیہ طور پر حکم دیا کہ اپنے اموال کو جمع کریں اور بھاگ جائیں بنی اسرائیل ایك تاریك رات میں حضرت موسی (ع) کے ساتھ مصر سے بھاگ گئے صبح اس کی خبر فرعون کو ملی وہ غضبناك ہوا اور ایك بہت بڑا لشکر بنی اسرائیل کے پیچھے بھیجا تا کہ انہیں گرفتار کر کے تمام کو قتل اور نیست و نابود کردے بنی اسرائیل نے حضرت موسی علیہ السلام کے حکم سے ایك راستہ اختیار کیا اور جلدی سے آگے بڑھنے لگے چلتے چلتے دریا تك پہنچ گئے جب انہوں

نے راستہ بند

104

دیکھا کہ آگے دریا ہے اور پیچھے فرعون کا لشکر، تو بہت پریشان ہوئے اور حضرت موسی علیہ السلام پر اعتراض کرنے لگے ہمیں کیوں اس دن کے لئے لے آئے ہو کیوں ہمیں مصر سے باہر نکالا ہے ابھی فرعون کا لشکر پہنچ جائے گا او رہمیں قتل کردے گا چوں کہ حضرت موسی کو اللہ تعالی کے حکم پر مکمل یقین تھا اس لئے فرمایا ہمیں کوئي قتل نہیں کرے گا خدا ہمارے ساتھ ہے ہماری رہنمائي کرے گا اور نجات دے گا_

فرعون کا لشکر بہت نزدیك پہنچ گیا تھا اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام پر وحی کی کہ اے موسی (ع) اپنے عصا کو دریا پر مارو حضرت موسی علیہ السلام نے اللہ تعالی کے حکم سے اپنا عصا بلند کیا اور پانی پر مارا اللہ کے حکم سے پانی دو پاٹ ہوگیا اور دریا کی تہہ ظاہر ہوگئي بنی اسرائیل خوشی خوشی دریا میں داخل ہوگئے اور اس کی تھوڑی دیر بعد فرعون اور اس کا لشکر بھی آپہنچا بہت زیادہ تعجب سے دیکھا کہ اولاد یعقوب زمین پر جا رہی ہے تھوڑی دیر دریا کے کنارے ٹھہرے اور اس عجیب منظر کو دیکھتے رہے پھر وہ بھی دریا میں داخل ہوگئے_

جب بنی اسرائیل کا آخری فرد دریا سے نکل رہا تھا تو فرعون کی فوج دریا میں داخل ہوچکی تھی دونوں طرف کا پانی بہت مہیب آواز سے ایك دوسرے پر پڑا اور فرعون اور اس کے پیروکار دریا میں ڈوب گئے اور دریا نے اللہ تعالی کے فرمان کے مطابق تمام سرکشی اور ظلم کا خاتمہ کردیا وہ اپنے پروردگار کی طرف لوٹ گئے تا کہ آخرت میں اپنے ظلم و ستم کی سزا پائیں اور اپنے برے اعمال کی وجہ سے عذاب مینمبتلا کر

105

دیئےائیں "ظالموں کا انجام یہی ہوتا ہے"

حضرت موسی (ع) اور تمام پیغمبر خدا کی طر ف سے آئے ہیں تا کہ لوگوں کو خدائے وحدہ، لاشریك کی طرف دعوت دیں اور آخرت سے آگاہ کریں پیغمبر لوگوں کی آزادی اور عدالت کو برقرار رکھنے کی کوشش کرتے ہیں اور ظلم و ستم کا مقابلہ کرتے ہیں_

سوالات

1)___ حضرت موسی (ع) کا آخری فیصلہ کیا تھا؟

2)___ اولاد یعقوب نے کیوں حضرت موسی (ع) پر اعتراض کیا تھا اور کیا کہا تھا؟ اور کیا ان کا اعتراض درست تھا؟

3)___ کیا حضرت موسی (ع) بھی اولاد یعقوب کی طرح پریشان ہوئے تھے؟

4)___ حضرت موسی (ع) نے اولاد یعقوب (ع) کے اعتراض کے جواب میں کیا کہا تھا؟

5)___ سمندر کس کے ارادے اور کس کی قدرت سے دوپاٹ ہوگیا تھا اور کس کے حکم اور قدرت سے دوبارہ مل گیا تھا دنیا کا مالك اور اس کا انتظام کس کے ہاتھ میں ہے؟

6)___ فرعون اور اس کے پیروکار کس کی طرف گئے اور آخرت میں کس طرح زندگی بسر کریں گے؟

106

7)___ حضرت موسی علیہ السلام اور دوسرے پیغمبروں کی غرض اور ہدف کیا تھا؟

8)___ اس غرض او رہدف پر آپ کس طرح عمل کریں گے؟

آموزش دین" بہ زبان سادہ "حصہ دوم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

گیارہواں سبق

پیغمبر اسلام (ص) قریش کے قافلے میں

حضرت محمدمصطفی (ص) آٹھ سال کے بچّے ہی تھے کہ آپ(ص) کے دادا جناب عبدالمطلب (ع) دنیا سے رخصت ہوگئے جناب عبدالمطلب نے اپنی وفات کے وقت اپنے بیٹے جناب ابوطالب (ع) سے وصیت کی کہ پیغمبر اسلام(ص) کی حفاظت اور حمایت کریں اور ان سے کہا کہ محمد(ص) یتیم ہے یہ اپنے ماں باپ کی نعمت سے محروم ہے اسے تمہرارے سپرد کرتا ہوں تا کہ تم اس کی خوب حفاظت اور حمایت کرو اس کا مستقبل روشن ہے اور یہ بہت بڑے مقام پر پہنچے گا_
حضرت ابوطالب (ع) نے اپنے باپ کی وصیت کو قبول کیا اور پیغمبر اسلام(ص) کی سرپرستی اپنے ذمہ لے لی اور مہربان باپ کی طرح آپ(ص) کی حفاظت کرتے رہے_ پیغمبر اسلام (ص) تقریباً بارہ سال کے تھے کہ

108

اپنے چچا جناب ابوطالب (ع) کے ساتھ قریش کے تجارتی قافلہ کے ساتھ شام کا سفر کیا یہ سفر بارہ سال کے لڑکے جناب مصطفی (ص) کے لئے بہت مشکل اور دشوار تھا لیکن قدرتی مناظر پہاڑوں اور بیابانوں کا دیکھنا راستے کی سختی اور سفر کی تھکان کو کم کر رہا تھا آپ(ص) کے لئے وسیع بیابانوں اور اونچے اونچے شہروں اور دیہاتوں کا دیکھنا لذت بخش تھا_
کاروان بصرہ شہر کے نزدیك پہنچا وہاں قدیم زمانے سے ایك عبادت گاہ بنائي گئي تھی اور ہمیشہ عیسائي علماء میں سے کوئي ایك عالم اس عبادت گاہ میں عبادت میں مشغول رہتا تھا کیوں کہ حضرت عیسی اور دوسرے سابقہ انبیاء نے آخری پیغمبر (ص) کے آنے اور ان کی مخصوص علامتوں اور نشانیوں کی خبر دی تھی اس عبادتگاہ کا نام دیر تھا اس زمانے میں بحیرانا می پادری اس دیر میں رہتا تھا اور اس میں عبادت کرتا تھا_
جب قریش کا قافلہ دور سے کھائي دیا تو بحیرا دیر سے باہر آیا اور ایك تعجب انگیز چیز دیکھی قافلے نے آرام کرنے کے لئے اپنا سامان وہاں اتارا کا رواں والوں نے ادھر ادھر آگ جلائي اور کھانا پکانے میں مشغول ہوگئے بحیرا بڑی دقیق نگاہ سے کاروان کے افراد کو دیکھ رہا تھا_ تعجب انگیز چیز نے اس کی توجّہ کو مکمل جذب کرلیا تھا_ سابقہ روش کے خلاف کہ وہ کبھی بھی کسی قافلے کی پرواہ نہیں کرتا تھا اس دفعہ قافلہ والوں کی دعوت کی جب قافلے والے دیر میں داخل ہو رہے تھے تو وہ ہر ایك کو خوش آمدید کہہ رہا تھا اور غور سے ہر ایك کے چہرے کو دیکھتا تھا کہ گویا کسی گم شدہ کی تلاش میں ہے اچانك بلند آواز سے کہا بیٹا آگے آو تا کہ میں

109

تجھے اچھی طرح دیکھ سکوں، آگے آؤ آگے آؤ، چھوٹے بچے نے اس کی توجّہ کو اپنی طرف مبذول کرلیا اسے اپنے سامنے کھڑا کیا اور جھکا اپنا ہاتھ اس کے کندھے پر رکھا اور کافی دیر تك نزدیك سے آپ(ص) کے چہرے کو دیکھتا رہا، آپ(ص) کا نام پوچھا تو کہا گیا، محمد(ص) کافی دیر خاموش کھڑا رہا اور ترچھی آنکھوں سے آپ(ص) کو بار بار دیکھتا رہا اس کے بعد بہت احترا سے جناب محمد مصطفی (ص) کے سامنے بیٹھا اور آپ کا ہاتھ پکڑا اور کئي ایك سوال کئے اچھی طرح تحقیق اور جستجو کی آپ(ص) کے چچا سے بات کی اور دوسروں سے بھی کئي ایك سوال کئے، اس نے اپنی گمشدہ چیز کو حاصل کرلیا تھا وہ بہت خوش دکھائي دیتا تھا
ابوطالب (ع) کی طرف متوجہ ہوا اور کہا یہ بچّہ روشن مستقبل رکھتا ہے اور بہت بڑے رتبے پر پہنچے گا یہ بچّہ وہی پیغمبر (ص) ہے جس کی سابقہ انبیاء نے آنے کی خبر دی ہے میں نے کتابوں میں اس کی نشانیاں پڑھی ہیں اور یہ اللہ کا آخری پیغمبر ہے بہت جلد پیغمبری کے لئے مبعوث ہوگا اور اس کا دین تمام عالم پر پھیل جائے گا اس بچّے کی قدر کرنا اور اس کی حفاظت اور نگہداشت میں احتیاط کرنا_
قافلہ والوں نے آرام کرنے کے بعد اپنے اسباب کو باندھا اور وہ چل پڑے بحیرا دیر کے باہر کھڑا تھا اور جناب محمد مصطفی (ص) کو دیکھ رہا تھا اور اشك بہا رہا تھا تھوڑی دیر بعد قافلہ آنکھوں سے غائب ہوگیا بحیرا اپنے کمرے میں واپس لوٹا اور اکیلے بیٹھے غور و فکر میں ڈوب گیا_

سوالات

1)___ جناب ابوطالب (ع) کا حضرت محمد مصطفی (ص) سے کیا رشتہ تھا اور جناب عبدالمطلب (ع) کے بعد کون سی ذمہ داری انہوں نے سنبھالی تھي؟
2)___ جناب عبدالمطلب(ع) نے وفات کے وقت اپنے بیٹے ابوطالب (ع) سے کیا کہا؟ اور ان سے کیا وصیت کي؟
3)__ _ بحیرا کس کا منتظر تھا؟ کس شخص کو دیکھنا چاہتا تھا؟ کہاں سے وہ آپ(ص) کو پہچانتا تھا؟
4)___ بحیرا نے قافلے کی کیوں دعوت کي؟
5)___ بحیرا پیغمبر اسلام(ص) کو کیوں دوست رکھتا تھا جب وہ تنہا ہوا تو کیا فکر کر رہا تھا؟

بارہواں سبق

مظلوموں کی حمایت کا معاہدہ

ايك دن قریش کے سردار مسجد الحرام میں اکٹھے تھے اتنے میں ایك آدمی مسجد میں داخل ہوا اور فریاد کی اے لوگو اے جوانو، اے سردارو، تمام چپ ہوگئے تا کہ اس مسافر کی بات کو اچھی طرح سن سکیں اس نے کہا_ اے مکّہ کے لوگو کیاتم میں کوئي جواں مرد نہیں؟ کیوں میری فریاد کو کوئي بھی نہیں آتا؟ کیوں کوئي میری مدد نہیں کرتا_
میں دور سے تمہارے شہر مین جنس لایا ہوں تا کہ اسے فروخت کر کے اس کے پیسے سے اپنے خاندان کی زندگی کے وسائل اور خوراك مہیّا کروں میری اولاد میرے انتظار میں ہے تا کہ ان کے لئے لباس اور خوراك لے جاؤں کل تمہارے سرداروں میں سے ایك کی اولاد نے مجھ سے نجس خریدی میں نے جنس اس کے گھر لے جا کر اس کی تحویل میں دي

جب جنس کے پیسے کا مطالبہ کیا تو اس نے جواب دیا چپ رہو اور بات نہ کرو_
میں اس شہر کے سرداورں میں سے ہوں اگر تو چاہتا ہے کہ اس شہر میں آمد و رفت رکھے اور امن سے رہے تو مجھ سے اس کے پیسے نہ لے میں نے جب اصرار کیا تو اس نے مجھے گالیاں دیں اور مارا پیٹا کیا یہ درست ہے کہ طاقتور کمزوروں کا حق پائمال کرے_ کیا یہ درست ہے کہ ایك طاقتور آدمی میری محنت کی حاصل کردہ کمائي کو لے لے اور میری اولاد کو بھوکا رکھے میری فریاد رسی کوئي نہیں کرتا؟
کسی میں جرات نہ تھی کہ اس مسافر کی مدد کرسکے کیونکہ طاقتور اسے بھی مارتے پیٹے تھے اور اس زمانے میں مکّہ کسی حکومت کے ماتحت بھی نہ تھا بلکہ ہر ایك اپنے قبیلے کی حمایت اور دفاع کیا کرتا تھا لہذا مسافروں کی حفاظت کرنے والا کوئي نہ تھا ظالم اور طاقتور ان پر ظلم کرتے اور ان کے حق کو پامال کیا کرتے تھے_
اس قریش کے اجتماع میں سے پیغمبر اسلام (ص) کے چچا زبیر اٹھے اور اس مظلوم کی بات کی حمایت کی اور کہا کہ ہمیں مظلوموں کے لئے کوئي فکر کرنی چاہیئے اور ان کی مدد کے لئے کھڑا ہونا چاہیے ہر آدمی اس حالت سے بیزار ہے اور چاہتا ہے کہ کمزور اور بے سہارا لوگوں کی مدد کرے آج عصر کے وقت عبداللہ کے گھر اکھٹے ہوں_
اس دن وقت عصر لوگوں کا ایك گروہ جو انصاف پسند اور سمجھدار تھے عبداللہ کے گھر اکٹھے ہوگئے انہوں نے طاقتوروں کے ظلم کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

113

بارے میں بات چیت کی او رظلم و ستم کے روکنے کے لئے ایك معاہدہ طے کیا تا کہ ایك دوسرے کی مدد سے کمزور اور بے سہارا لوگوں کی حمایت کریں معاہدہ لکھا گیا اور تمام نے دستخط کئے اس کے بعد تمام کے تمام اس طاقتور سردار کے گھر گئے اور اس سے اس مسافر کی جنس کی قیمت وصول کی اور اسے دے دی وہ آدمی خوشحال ہوگیا اور اپنے اہل و عیال کے لئے لباس اور خوراك خریدی اور اپنے گھر واپس لوٹ گیا ہمارے پیغمبر اسلام(ص) ان افراد میں سے ایك موثر اور فعال رکن تھے کہ جنہوں نے وہ معاہدہ طے کیاتھا اور آخر عمر تك اس معاہدے کے وفادار رہے پیغمبر اسلام (ص) اس معاہدے کی تعریف کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ میں نے مظلوموں کی حمایت کے معاہدے میں شرکت کی تھی اور جب تك زندہ ہوں گا اس کا وفادار رہوں گے بہت قیمتی اور روزنی معاہدہ تھا میں اسے بہت دوست رکھتا ہوں اور اس معاہدہ کی اہمیت کو مال و زر سے زیادہ قیمتی جانتا ہوں اور اس معاہدے کو وسیع و عریض میدان سے پر قیمتی اونٹوں کے عوض بھی توڑنے کے لئے تیار نہیں ہوں ہمارے پیغمبر اس وقت بیس سال کے جوان تھے اور ابھی تك اعلان رسالت نہیں کیا تھا_

غور کیجئے اور جواب دیجئے

1)___ مظلوموں کی حمایت کا معاہدہ کس کی تحریك پر تشکیل پایا

2)___ اس سردار زادہ نے کون سا ظلم کیا تھا جنس کے فروخت

114

کرنے والے نے اپنا روپیہ وصول کرنے کے لئے کیا طریقہ اختیار کیا؟

3)___ طاقت کا کیا مطلب ہے اگر کوئي آپ پر ظلم کرے تو آپ کیا کریں گے کوئي مثال یاد ہو تو بیان کریں؟

4)___ کبھی آپ نے کسی مظلوم کی حمایت کی ہے؟

5)___ ہمارے پیغمبر اسلام(ص) کی عمر اس وقت کتنی تھی اور اس معاہدے کے متعلق کیا فرمایا کرتے تھے؟

6)___ اگر کسی بچّے پر ظلم ہوتے دیکھیں تو آپ کیا کریں گے اور کس طرح اس کی مدد کریں گے؟

7)___ اگر دیکھیں کہ بچّے کسی حیوان کو تکلیف دے رہے ہیں تو کیا کریں گے اور اس حیوان کی کس طرح مدد کریں گے؟

9)___ اس واقعہ سے کیا درس ملتا ہے ہم پیغمبر اسلام (ص) کی کس طرح پیروی کریں؟

115

تیرہواں سبق

پیغمبر اسلام (ص) کی بعثت

شہر مکّہ کے نزدیك ایك بلند اور خوبصورت پہاڑ ہے جس کا نام حراء ہے حراء میں ایك چھوٹا غار ہے جو اس بلند پہاڑ کی چوٹی پر واقع ہے_
پیغمبر اسلام(ص) اعلان رسالت سے قبل کبھی کبھی اس غار میں جاتے تھے اور اس پر سکون جگہ پر خلوت میں عبادت اور غور و فکر کیا کرتے تھے رات کو غار کے نزدیك ایك چٹان پر کھڑے ہوجاتے اور بہت دیر تك مکّہ کے صاف آسمان اور خوبصورت ستاروں کے جھر مٹ کو دیکھتے رہتے اور ان مخلوقات کی عظمت و جلالت کا تماشا کیا کرتے اس کے بعد غار میں جاتے اور اس وسیع کائنات کے خالق کے ساتھ راز و نیاز کیا کرتے تھے اور کہتے تھے پروردگارا اس وسیع کائنات اور سورج اور خوبصورت ستاروں کو تونے بلاوجہ پیدا نہیں کیا ان کی خلقت سے کسی غرض و غایت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

116

کو نظر میں رکھا ہے_

ایك دن بہت سہانا سحری کا وقت تھا پیغمبر اسلام (ص) اس غار میں عبادت کر رہے تھے کہ پیغمبر کی عظمت کو اپنے تمام کمال کے ساتھ مشاہدہ کیا اللہ کا فرشتہ جبرائیل آپ(ص) کی خدمت مینحاضر ہوئے اور کہا

اے محمد(ص) آپ(ص) اللہ کے پیغمبر (ص) ہیں میرے اللہ نے حکم دیا ہے کہ لوگوں کو شرك اور بت پرستی اور ذلت و خواری سے نجات دیں اور ان کو آزادی اور خداپرستی کی عظمت او رتوحید کی دعوت دیں اے محمد(ص) آپ(ص) خدا کے پیغمبر ہیں لوگوں کودین اسلام کی طرف بلائیں_

حضرت محمد مصطفی (ص) نے جناب جبرائیل کو دیکھا او رجو اللہ تعالی کی طرف سے پیغام آیا تھا اسے قبول کیا_

اس کے بعد ایمان سے لبریز دل کے ساتھ کو ہ حراء سے نیچے اترے او راپنے گھر روانہ ہوئے آپ کی شفیق اور مہربان بیوی جناب خدیجہ (ص) خندہ پیشانی سے آپ(ص) کے نورانی اور ہشّاش بشّاش چہرے کو دیکھ کر خوشحال ہوگئیں

حضرت محمد مصطفی (ص) خدا کے پیغمبر ہوچکے تھے اپنی رفیقہ حیات سے فرمایا

میں کوہ حراء پر تھا وہاں خدا کا عظیم فرشتہ جبرائیل کو دیکھا ہے کہ وہ آسمانی صدا میں مجھ سے کہہ رہے تھے اے محمد(ص) تو اللہ کا پیغمبر ہے اللہ نے تجھے حکم دیا ہے کہ لوگوں کو شرك اور بت پرستی اور ذلت و خواری سے نجات دے اوران کو آزادی اور یگانہ پرستی اور توحید کی دعوت دے_

117

جناب خدیجہ سلام اللہ علیہا نے اپنے سچے اور امین شوہر سے کہا مجھے اس سے پہلے علم تھا کہ آپ(ص) اللہ تعالی کے پیغمبر ہیں اور میں اس عظیم دن کے انتظار میں تھی حضرت عیسی علیہ السلام نے آپ(ص) کی پیغمبری کی بشارت دی ہے ٹھیك ہے اللہ تعالی نے آپ کے ذمّہ بہت اہم ذمّہ داری دی ہے میں اللہ تعالی کی وحدانیت کی گواہی دیتی ہوں اور آپ(ص) کی پیغمبری پر ایمان لاتی ہوں اور تمام حالات میں آپ(ص) کی مددگار اور حامی رہوں گي

حضرت علی (ع) جو ایك ذہین نوجوان تھے انہوں نے پیغمبر اسلام(ص) کی پیغمبری پر ایمان کا اظہار کیا اور یہ پہلے شخص تھے کہ جنہوں نے اسلام اور ایمان کا اظہار کیا_ ایك مدّت تك مسلمانوں کی تعداد ان تین افراد سے زیادہ نہ تھی لیکن ان تینوں افراد نے جو بلند ہمّت اور آہنی ارادے کے مالك تھے پورے بت پرستی اور بے دینی کے ماحول سے مقابلہ کیا ابتدائي دور میں صرف یہی تینوں افراد نماز کے لئے کھڑے ہوتے اور لوگوں کی حیرت زدہ آنکھوں کے سامنے خدائے وحدہ لا شریك سے گفتگو اور راز و نیاز کیا کرتے تھے_

ایك شخص کہتا ہے کہ ایك دن میں مسجد الحرام میں بیٹھا تھا میں نے دیکھا کہ ایك خوبصورت انسان مسجد میں وارد ہوا اس نے آسمان کی طرف نگاہ کی اور کھڑا ہوگیا ایك نوجوان اس کے دائیں طرف کھڑا ہوگیا اور اس کے بعد ایك عورت آئي اور اس کی پشت پر کھڑی ہوگئي کچھ دیر کھڑے رہے اور کچھ کلمات کہتے

118

رہے اس کے بعد جھکے اور پھر کھڑے ہوگئے اور پھر بیٹھ گئے اور اپنے سرزمین کی طرف نیچے گئے رہے میں نے بہت تعجب کیا اور اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے شخص سے پوچھا، عباس، یہ کون ہیں؟ اور کیا کر رہے ہیں_

عباس نے کہا کہ وہ خوبصورت انسان جو آگے کھڑا ہے محمد(ص) میرے بھائي کا لڑکا ہے وہ عورت خدیجہ (ص) اس کی باوفا بیوی ہے اور وہ نوجوان علی (ع) ہیں جو میرے دوسرے بھائي کا لڑکا ہے محمد(ص) کہتا ہے کہ خدا نے اسے پیغمبری کے لئے چنا ہے یہ عورت اور وہ نوجوان اس پر ایمان لے آئے ہیں اور اس کے دین کو قبول کرلیا ہے ان تین آدمیوں کے علاوہ اس کے دین پر اور کوئي نہیں ہے محمد کہتا ہے کہ دین اسلام تمام جہان کے لوگوں کے لئے ہے اور بہت جلدی لوگ اس دین کو قبول کرلیں گے اور بہت سارے لوگ مسلمان ہوجائیں گے ہمارے پیغمبر اسلام(ص) ستائس رجب کو پیغمبری کے لئے مبعوث ہوئے اس دن کو مبعث کا دن کہا جاتا ہے ہمارے پیغمبر اسلام(ص) کی عمر اس وقت چالیس سال کی تھي_

غور کیجئے اور جواب دیجئے

1)___ ہمارے پیغمبر اسلام(ص) مبعوث ہونے سے پہلے عبادت اورغور و فکر کے لئے کہاں جایا کرتے تھے؟ اور کن چیزوں کو دیکھا کرتے تھے اور خدا سے کیا کہا کرتے تھے؟

119

2)___ كبھی آپ نے ستاروں سے پرے آسمان كو دیكھا ہے اور پھر كیا غور فكر كیا ہے؟
3)___ جو فرشتہ پیغمبر اسلام(ص) كے لئے پیغام لایا تھا اس كا كیا نام تھا؟
4)___ پیغمبر اسلام (ص) كس حالت میں حراء پہاڑی سے نیچے اترے اور اپنی رفیقہ حیات جناب خدیجہ سے كیا كہا؟
5)___ آپ (ص) كی بیوی نے آپ (ص) كی بات سننے كے بعد كیا كہا؟
6)___ پیغمبر اسلام (ص) كس عمر میں پیغمبری كے لئے چنے گئے تھے_
7)___ مبعث كا دن كا نسا دن ہے كیا آپ نے اس عظیم دن كو كبھی جشن منایا ہے اس كی مناسب سے كسی جشن میں شریك ہوئے ہیں؟

120

چودہواں سبق

اپنے رشتہ داروں كو اسلام كی دعوت

جب پیغمبر اسلام (ص) حضرت محمد بن عبداللہ صل اللہ علیہ و آلہ وسلم پیغمبری كے لئے مبعوث ہوئے تو تین سال تك مخفی طور سے دین اسلام كی دعوت دیتے رہے آپ اطراف مكہ مسجدالحرام كے گوشہ و كنار میں بعض لوگوں سے اسلام كی گفتگو فرماتے اور انہیں دین اسلام سمجھاتے اور اس كی تبلیغ كرتے رہتے تھے جہاں بھی كسی لائق اور سمجھ دار آدمی كو دیكھتے اس كے سامنے اپنی پیغمبری كا اظہار كرتے اور اسے بت پرستی اور ظلم و ستم كرنے سے روكتے اور ظالموں كے ظلم و ستم كی برائي ان سے بیان كرتے آپ محروم اور پسماندہ لوگوں كے لئے دلسوزی اور چارہ جوئي كرتے آپ لوگوں سے فرماتے تھے_
میں خدا كا آخری پیغمبر ہوں مجھے اللہ تعالی نے حكم دیا ہے كہ

121

تمہاری راہنمائي كروں اور اس ناگوار حالات سے تمہیں نجات دلواؤں اور تمہیں آزادی اور خداپرستی اور توحید كی طرف دعوت دوں اور تمہاری رہبری كروں تم اس عظیم مقصد میں میری مدد كرو،
پیغمبر اسلام(ص) كیاس تین سال كی كوشش سے مكہ كے لوگوں میں سے بعض لوگوں نے دین اسلام كو قبول كیا اور مخفی طور سے مسلمان ہوگئے اس كے بعد اللہ تعالی سے آپ(ص) كو حكم ملا كہ اب آپ اپنے نزدیكی رشتہ داروں كو دین اسلام كی دعوت دیں پیغمبر اسلام (ص) نے اللہ تعالی كے اس فرمان كے مطابق اپنے قریبی رشتہ داروں كو جو تقریباً چالیس ادمی تھے اپنے گھر بالایا اس معین دن میں تمام مہمان آپ(ص) كے گھر آئے_
آنحضرت (ص) نے خندہ پیشانی سے انہیں خوش آمدید كہا اور بہت محبت سے ان كی پذیرائي كی كھانا كھانے كے بعد پیغمبر اسلام (ص) چاہتے تھے كہ كوئي بات كریں لیكن ابولہب نے مہلت نہ دی اور لوگوں سے كہا ہوشیار رہنا كہیں محمد(ص) تمہیں فریب نے دے دے یہ كہا اور اپنی جگہ سے اٹھ كھڑا ہوا تمام لوگ بھی كھڑے ہوگئے اور اس سے مجلس كا شیرازہ بكھر گیا جب مہمان آپ(ص) كے گھر سے باہر نكلے تو ایك دوسرے كو كہہ رہے تھے دیكھا محمد(ص) نے كس طرح ہماری مہمان نوازی كی بہت عجیب تھا كہ تھوڑی خوراك بنائي تھی لیكن اس معمولی غذا سے ہم تمام سیر ہوگئے واقعی كتنا بہترین اور خوش مزہ كھانا بنایا تھا ایك كہتا كہ كیسے اس معمولی خوراك سے ہم تمام سیر ہو گئے دوسرا ابولہب سے غصّے كے عالم میں كہتا كہ كیوں تم نے مجلس كا شیرازہ بكھیر دیا كیوں تو نے محمد(ص) كی بات نہ سننے دی اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کیوں غذا کھانے کے

122
فوراً بعد اٹھ کھڑے ہوئے اور حضرت محمد(ص) کے گھر سے باہر نکل آئے_
دوسرے دن پیغمبر اسلام (ص) نے حضرت علی (ع) سے فرمایا کہ اس دن مجھے بات کرنے کا موقع نہیں دیا گیا تا کہ میں اللہ کا پیغام سناؤں تم دوبارہ غذا بناؤ اور تمام رشتہ داروں کو مہمانی کے لئے بلاؤ شاید اللہ کا پیغام ان تك پہنچا سکوں اور آزادی و سعادت مندی کی طرف ان کی رہبری کرسکوں_ مہمانی کا دوسرا دن آپہنچا مہمان پہنچ گئے پیغمبر اسلام (ص) نے پہلے دن کی طرح انہیں مہربانی اور محبت سے خوش آمدید کہا اور خوش روئي سے ان کی پذیرائي کی کھانا کھانے کے بعد پیغمبر اسلام(ص) نے مہمانوں سے اصرار کے ساتھ تقاضہ کیا کہ بیٹھے رہیں اور میری بات کو سنیں ایك گروہ آرام سے بیٹھ رہا لیکن دوسرا گروہ (جیسے ابولہب و غیرہ) نے شور و غل شروع کردیا پیغمبر اسلام (ص) نے ان سے فرمایا توجہ کرو اللہ تعالی کی طرف سے میں اللہ کا آخری پیغمبر ہوں اللہ تعالی کی طرف سے تمہارے اور پوری دنیا کے لئے پیغام لایا ہوں آزادی کا پیغام سعادتمندی کا پیغام ، اے میرے رشتہ دارو تم آخرت میں اچھے کاموں کے عوض جزاء پاؤگے اور برے کاموں کے عوض سزا پاؤ گے خوبصورت بہشت نیك لوگوں کے لئے ہمیشہ کے لئے ہے اور برے لوگوں کے لئے ابدی جہنّم کا عذاب ہے اے میرے رشتہ داروں میں دنیا اور آخرت کی تمام خوبیوں کو تمہارے لئے لایا ہوں کوئي بھی اس سے بہتر پیغام تمہارے لئے نہیں لایا کون ہے کہ میری اس راستے میںمدد کرے تا کہ میرا بھائي ، وصي، وزیر اور میرا جانشین و خلیفہ قرار پائے_

123
تمام مہمان چپ بیٹھے تھے کسی نے بھی اس آسمانی دعوت کو جواب نہیں دیا: صرف حضرت علی (ع) کہ جن کی عمر تقریباً چودہ سال کی تھی اٹھے اور کہا اے خدا کے رسول(ص) : میں حاضر ہوں کہ آپ(ص) کی نصرت و مدد کروں_ پیغمبر اسلام (ص) نے محبت کے انداز میں حضرت علی علیہ السلام کو دیکھا اور پھر اپنی گفتگو کو دوبارہ حاضرین کے لئے دہرایا اور آخر میں دوبارہ پوچھا کون میرے اس کام میں مدد کرنے کے لئے تیار ہے تا کہ میرا بھائي اور وزیر اور وصی او رجانشین اور خلیفہ ہو؟ اس دفعہ بھی پیغمبر اسلام (ص) کی آسمانی دعوت کا کسی نے جواب نہیں دیا تمام چپ بیٹھے رہے_
حضرت علی علیہ السلام نے اس سکوت کوتوڑتے ہوئے محکم ارادے اور جذبے بھرے انداز میں کہا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں کہ آپ(ص) کی مدد کروں میں حاضر ہوں کہ آپ(ص) کی اعانت کروں پیغمبر اسلام (ص) نے محبت بھری نگاہ اس فداکار نوجوان پر ڈالی اور اپنی بات کا تیسری بار پھر تکرار کیا اور کہا_ اے میرے رشتہ دارو میں دنیا اور آخرت کی تمام بھلائیاں تمہارے لئے لایا ہوں مجھے محکم ہوا ہے کہ تمہیں خداپرستی اور توحید کی دعوت دوں کون ہے کہ اس کام میں میری مدد کرے تا کہ وہ میرا بھائي اور وزیر، وصي، اور جانشین و خلیفہ ہو اس دفعہ بھی تمام خاموش تھے فقط حضرت علی علیہ السلام ان کے درمیان سے اٹھے اور محکم ارادے سے کہا یا رسول اللہ(ص) میں حاضر ہوں کہ آپ(ص) کی مدد کروں میں آپ(ص) کے تمام کاموں میں مدد کروں گا اس وقت مہمانوں کی حیرت زدگی کے عالم میں پیغمبر اسلام (ص) نے حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا

124
اور ان کے مدد کے معاہدہ اور پیمان کو قبول فرمایا اور مہمانوں میں اعلان کیا_ کہ یہ نوجوان میرا بھائي میرا وزیر میرا وصی اور میرا خلیفہ ہے اس کی بات کو سنو اور اس پر عمل کرو بہت سے مہمان ناراض ہوئے وہ وہاں سے اٹھے اور پیغمبر اسلام(ص) کی باتوں کا مزاق اڑانے لگے اور ابوطالب (ع) سے کہنے لگے کہ آج سے علی علیہ السلام تمہارا حاکم ہوگیا ہے_ محمد(ص) نے حکم دیا ہے کہ تم اپنے بیٹے کی باتوں کو سنوں اور اس پر عمل کرو اور اس کی پیروی کرو_

سوالات
1)___ پیغمبر اسلام(ص) لوگوں کو ابتداء میں اسلام کے لئے کیسے مدعو کرتے تھے اور کتنے عرصہ تك ایسا کرتے رہے؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

2)___ پیغمبر اسلام(ص) لوگوں کو کس غرض اور ہدف کی طرف دعوت دیتے تھے اور ان سے کیا چاہتے تھے؟
3)___ تین سال کے بعد اللہ تعالی کا آپ(ص) کو کیا حکم ملا؟
4)___ پیغمبر اسلام (ص) نے حکم کی تعمیل کے لئے کیا کیا ؟
5)___ جب مہمان گھر سے باہر نکلتے تھے تو ایك دوسرے سے کیا کہتے تھے نیز انہوں نے ابولہب سے کیا کہا؟
6)___ دوسرے دن کی مجلس میں پیغمبر (ص) نے اپنے رشتہ داروں سے کیا فرمایا تھا اور ان سے کس چیز کا مطالبہ کیا تھا ؟

125

7)___ کس نے پیغمبر اسلام(ص) کی دعو کا مثبت جواب دیا اور کیا کہا؟
8)___ پیغمبر اسلام (ص) نے حضرت علی (ع) کا تعارف کس عنوان سے کرایا؟
9)___ مہمانوں نے حضرت رسول (ص) کی بات کا کیا مطلب سمجھا اور اسے جناب ابوطالب (ع) سے کس انداز میں کہنا شروع کیا؟

اپنے دوستوں کو بلایئےہ واقعہ کو سنایئےور اس موضوع پر ان سے گفتگو کیجئے تا کہ اس پیغام کے پہنچانے میں آپ اپنی ذمہ داری کو ادا کرسکیں؟

126

پندرہواں سبق

صبر و استقامت

ابتدائے اسلام میں مسلمانوں کی تعداد بہت کم تھی اور جو تھے بھی ان کی اکثریت فقیر، کا رکن اور مزدور قسم کے لوگوں کی تھی لیکن اللہ اور اس کے پیغمبر(ص) پر صحیح اور پختہ ایمان لاچکے تھے_ اللہ پر ایمان کو قیمتی سرمایہ جانتے تھے دین اسلام کی عظمت کے قائل تھے اور اس عظیم دین اسلام کی حفاظت کے لئے کوشش کرتے تھے اور اسلام کی ترقی کے لئے جان کی قربانی تك پیش کردیتے اور استقامت دکھلاتے تھے وہ صحیح بامراد، مستقل مزاج اور فدا ہونے والے انسان تھے_

مکّہ کے طاقتور اور بت پرست نئے نئے مسلمان ہونے والوں کا مذاق اڑاتے اور گالیاں دیتے اور ناروا کلمات کہتے تھے ان کو بہت سخت کاموں پر لگاتے اور انہیں تکلیفیں پہنچاتے تا کہ دین اسلام

127

سے دست بردار اور کافر ہوجائیں_ لوہے کی زرہ ان کے بدن پر پہناتے اور پہاڑ اور میدان کے درمیان تپتے سورج کے سامنے کھڑا کئے رکھتے زرہ گرم ہوجاتی اور ان کے جسم کو جلا ڈالتی پھر ان کو اسی حالت میں پتھروں اور گرم ریت پر گھیسٹتے اور کہتے کہ دین اسلام کو چھوڑ دو اور محمد(ص) کو ناروا اور ناسزا کلمات کہو تا کہ ہم تمہیں ایسے شکنجہ میں نہ ڈالیں لیکن وہ فداکار مسلمان تھے لہذا وہ سخت شکنجوں کو برداشت کرتے تھے اور اللہ پر ایمان اور حضرت محمد(ص) کی پیروی سے دست بردار نہ ہوتے تھے اور اللہ پر ایمان اور حضرت محمد(ص) کی پیروی سے دست بردار نہ ہوتے تھے انہوں نے اتنا صبر اور استقامت کا ثبوت دیا کہ مکّہ کے بہانہ باز بت پرست تھك گئے اور اپنی کمزوری اور پریشانی کا اظہار کیا ان بہادر مسلمانوں کا ایمان اور ان کی استقامت تھی کہ جس نے اسلام کو نابود ہونے سے محفوظ رکھا
عمّار ایسے ہی بہادر مسلمانوں میں ایك تھے ظالم بت پرست انہیں اور ان کے باپ یاسر اور ان کی ماں سمیّہ کو پکڑ کر

شہر سے باہر لے جاتے اور گرم و جلا دینے والی ریت پر مکّہ کے اطراف میں دوپہر کے وقت مختلف اذیتیں دیتے عمّار کی ماں کہ جس پر ہمارے بہت درود و سلام ہوں پہلی عورت ہیں جو اسلام کے راستے میں شہید ہوئیں جب پیغمبر(ص) ان کی دردناك اذیتوں سے مطلع ہوتے اور ان فداکار مسلمانوں کا دفاع نہ کرسکتے تھے تو ان کی حوصلہ افزائي کرتے اور فرماتے کہ صبر و استقامت سے کام لو اپنے ایمان اور عقیدہ کو محفوظ رکھو کیونکہ سب کو آخرت ہی کی طرف لوٹنا ہے اور تمہارے لئے اللہ کا وعدہ بہشت بریں ہے یہ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے آخر کار تم ہی کامیاب

ہوگے بلال بھی ان بہادر اور فداکار مسلمانوں میں سے ایك تھے وہ دین اسلام کو اپی جان سے زیادہ عزیز سمجھتے تھے ظالم انسان انھیں دوپہر کے وقت جلتی دھوپ میں ریت پر لٹاتے اور بہت بڑا پتھر ان کے سینے پر رکھ دیتے تھے اور ان سے مطالبہ کرتے تھے کہ وہ دین اسلام سے پھر جائیں اور خدا و پیغمبر اسلام (ص) کو ناسزا کلمات کہیں اور بتوں کی عظمت بیان کریں لیکن وہ بجائے اس کے کہ اسلام کا انکار کرتے اور بتوں کی تعریف کرتے ہمیشہ یہی کہتے تھے، احد، احد، یعنی ایك خدا، ایك خدا، صمد، صمد، یعنی بے نیاز اور محتاجوں کی پناہ گاہ خدا_
اسلام کے فدائیوں نے تکلیفیں اٹھائیں اور مصیبتیں برداشت کیں اور اس طرح دین اسلام کی حفاظت کی اور اسے ہم تك پہنچایا_ اب دین اسلام کے راستے میں ہماری فداکاری اور جہاد کاوقت ہے دیکھیں کس طرح ہم اتنی بڑی ذمہ داری سے عہدہ براء ہوتے ہیں_

غور کیجئے اور جواب دیجئے
1)___ وہ مسلمانوں جو صحیح ایمان لائے تھے ان کی صفات کیسی تھیں؟
2)___ بت پرست مسلمانوں کو کیوں تکلیفیں اور اذیتیں پہنچاتے تھے؟

3)___ صبر کا کیا مطلب ہے ان سچّے مسلمانوں کا دین کے راستے میں صبر کس طرح تھا؟
4)___ اسلام میں پہلے شہدی کا نام کیا ہے اور وہ کس طرح شہید ہوا؟
4)___ ہمارے پیغمبر(ص) نے ان فداکار مسلمانوں سے کیا فرمایا اور ان کی کیسے دلجوئي کي؟
5)___ بلال کون تھے بت پرست ان سے کیا چاہتے تھے اور وہ جواب میں کیا کہتے تھے؟
7)___ دین اسلام کو صحیح مسلمانوں نے کس طرح حفاظت کي؟
8)___ اسلام کے قوانین کی حفاظت اور اس کے دفاع کے بارے میں ہماری کیا ذمّہ داری ہے؟

سولہواں سبق

دین اسلام کا تعارف

ابتدائے اسلام میں مسلمانوں کی تعداد بہت تھوڑی تھی مکّہ کے بت پرست ان مسلمانوں سے دشمنی اور مخالفت کرتے تھے اور انھیں تکلیف پہنچاتے تھے مسلمانوں کے پاس چونکہ قدرت اور طاقت نہ تھی وہ ان بت پرستوں کا مقابلہ نہیں کرسکتے تھے انہونیہی بہتر سمجھا کہ حبشہ کی طرف ہجرت کرجائیں تا کہ ملك میں دین اسلام پر آزادانہ عمل کرسکیں اسی نظریہ کے تحت گروہ در گروہ کشتی پر سوار ہوتے اور مخفی طور پر حبشہ کی طرف ہجرت کرجاتے_
حبشہ کا بادشاہ نجّاشی تھا (نجّاشی حبشہ کے چند ایك بادشاہوں کا لقب تھا) یہ عیسائي تھا مسلمانوں کے وہاں پہنچنے سے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

باخبر ہوا تو ان کو مہربانی اور خوش اخلاقی سے پناہ دي_ جب مكّہ كے بت پرستوں كو

131
مسلمانوں كے ہجرت كرجانے كى اطلاع ملى تو بہت ناراض اور غضبناك ہوئے دو آدميوں كو بہت قيمتى تحائف دے كر حبشہ روانہ كيا تا كہ مسلمانوں كو وہاں سے پكڑ كر مكّہ واپس لے آئيں_ وہ دو آدمى حبشہ آئے اور نجاشى كے پاس گئے اور اس كى تعظيم بجالائے اور اسے تحائف پيش كئے نجّاشى نے پوچھا كہاں سے آئے ہو اور كيا كام ہے انہوں نے كہا كہ ہم آپ كے ديدار كے لئے شہر مكّہ سے آئے ہيں ہمارے نادان جوانوں ميں سے ايك تعداد ہمارے دين سے خارج ہوگئي ہے اور ہمارے بتوں كى پرستش سے ہاتھ اٹھايا ہے يہ آپ كے ملك ميں بھاگ كر آگئے ہيںمكّہ كے اشراف اور سردار آپ سے تقاضہ كرتے ہيں كہ ان كو پكڑ كر ہمارے حوالے كرديں تا كہ ان كو ہم اپنے شہر لے جائيں اور انہيں سزا و تنبيہ كريں، نجّاشى نے ان دونوں سے كہا كہ مجھے تحقيق كرنى ہوگى اس كے بعد نجّاشى نے مسلمانوں كو اپنے محل ميں دعوت دى اور عيسائي علماء كے سامنے ان سے سوالات كئے نجّاشى نے مسلمانوں سے پوچھا كہ تمہارا اس سے پہلے كيا دين تھا اب تمہارا كيا دين ہے كيوں ہمارے ملك ميں ہجرت كى ہے جناب جعفر ابن ابى طالب (ع) نے جو ايك فداكار او رمومن جو ان تھے جواب ديا كہ ہمارے شہر ميں طاقت ور كمزوروں پر ظلم كرتے ہيں وہاں كے لوگ بت پرست ہيں مردار گوشت كھاتے ہيں برے اور ناپسنديدہ كام انجام ديتے ہيں اپنوں كے ساتھ باوفا اور مہربان نہيں ہيں_ ہمسايوں كو تكليف ديتے ہيں ان حالات ميں اللہ تعالى نے ہمارے لئے ايك پيغمبر جو ہمارے در ميان سچائي اور امانت ميں مشہور ہے بھيجا ہے وہ ہمارے لئے

132
اللہ تعالى كى طرف سے دين اسلام لايا ہے، دين اسلام ... اس وقت نجّاشى نے اپنى جگہ س حركت اور تھوڑاسا آگے بڑھا تا كہ غور سے سنے كہ دين اسلام كيا ہے اور كيا كہتا ہے_
جناب جعفر تھوڑى دير كے لئے چپ ہوگئے اور ايك نگاہ عيسائي علماء كى طرف كى اور كہا كہ دين اسلام ہميں كہتا ہے كہ بت پرستى نہ كرو اور ايك خدا كى عبادت كرو اور صرف اسى كے حكم كو قبول كرو دين اسلام ہميں كہتا ہے: سچّے بنو_ امانت دار بنو وفادار ہوجاؤ رشتہ داروں كے ساتھ مہربانى كرو_ ہمسايوں سے اچھائي كرو_ كسى كا رشتہ داروں كے ساتھ مہربانى كرو_ ہمسايوں سے اچھائي نہ كرو، كسى كو گالياں نہ دو، لغو اور بيہودہ كلام نہ كرو، يتيم كا مال ظلم سے نہ كھاؤ نماز پڑھو، اور اپنے مال كا كچھ حصّہ اچھے كاموں ميں خرچ كرو نجاشى اور عيسائي علماء خوب غور سے سن رہے تھے اور آپ كى گفتگو سے لذّت حاصل كر رہے تھے ليكن وہ دو آدمى غصّے سے اپنے ہونٹوں كو چبا رہے تھے اور غصّے كے عالم ميں مسلمانوں كو ديكھ رہے تھے_
جناب جعفر نے اپنى گفتگو كو جارى ركھتے ہوئے كہا_ اے حبشہ كے بادشاہ دين اسلام كو حضرت محمد(ص) اللہ كى طرف سے لائے ہيں ہم نے اسے قبول كيا ہے اور خدا و اس كے پيغمبر(ص) پر ايمان لائے ہيں اور مسلمان ہوگئے ہيں مكّہ كے بت پرست اس سے ناراض ہوئے اور جتنا ہوسكتا تھا انہوں نے ہميں تكليف پہنچائي اور اذيتيں ديں_ ہم مجبور ہوئے كہ اپنے شہر سے ہجرت كر كے اس ملك ميں پناہ ليں تا

133
كہ اللہ تعالى كى عبادت كرسكيں اور اپنے مذہب كے اعمال اور عبادات كو آزادنہ طور پر بجالاسكيں_
نجاشى حضرت جعفر كى گفتگو سن كر خوش ہوا اور كہا كہ تمہارے پيغمبر(ص) كے كلام اور جناب عيسى عليہ السلام كے كلام كا سرچشمہ ايك ہے دونوں اللہ كے كلام ہيں تم اس ملك ميں آزاد ہو تو اپنے دين كے اعمال كو اور عبادت كو آزادانہ طور سے انجام دے سكتے ہو اور دين اسلام پر باقى رہو واقعى كتنا اچھا دين ہے_
اس كے بعد ان دو بت پرستوں كو آوازدى اور كہا كہ ميں رشوت نہيں ليتا جو چيزيں تم لائے تھے انہيں اٹھا لو اور جلدى يہاں سے چلے جاؤ_
يقين جانو كہ ميں مسلمانوں كو تمہارے حوالہ نہيں كروں گا جتنا جلدى ہو مكّہ لوٹ جاؤ_
وہ دو آدمى تحائف كو ليكر شرمندہ باہر نكلے اور مكّہ كى طرف چلے گئے_

سوالات
1)___ ہجرت كے كيا معنى ہيں مسلمانوں نے كيوں ہجرت كي_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

2)___ حبشہ کے بادشاہ کیا دین تھا اور مسلمانوں کو کیوں واپس نہ کیا؟

134

3)___ جعفر کون تھے انہوں نے عیسائي علماء کے سامنے پیغمبر(ص) اور دین اسلام کے متعلق کیا گفتگو کي؟
4)___ اگر آپ سے دین اسلام اور پیغمبر(ص) کے بارے میں سوال کیا جائے تو کیا جواب دیں گے؟ اسلام اور پیغمبر(ص) کا کیسے تعارف کروائیں گے؟
5)___ نجّاشی نے جناب جعفر کی گفتگو سننے کے بعد کیا کہا_ بت پرستوں کے ساتھ کیا سلوك کیا اور کیا ان کے تحائف کو قبول کرلیا_ اور کیوں؟

135

سترہواں سبق

مظلوم کا دفاع

ایك بوڑھا آدمی کسی بیابان میں رہتا تھا اونٹوں کی پرورش اور نگہبانی کرتا تھا اونٹوں کو شہروں میں لے جا کر بیجتا اور اس سے اپنے گھر بار اور بچّوں کی ضروریات خریدتا تھا ایك دفعہ اونٹوں کو لیکر مکہ گیا_ لوگ اس کے اردگرد جمع تھے اور اونٹوں کی قیمت کے متعلق گفتگو کر رہے تھے اچانك ابوجہل آیا اور دوسروں کی پرواہ کئے بغیر اس بوڑھے آدمی سے کہا کہ اونٹ صرف مجھے فروخت کرنا صرف مجھے سمجھ گئے دوسروں نے جب ابوجہل کی سخت لہجے میں بات سنی تو سب وہاں سے چلے گئے اور اسے اس بوڑھے اونٹ فروش کے ساتھ تنہا چھوڑ دیا ابوجہل نے کہا کہ اونٹ میرے گھر لے آؤ اس بوڑھے آدمی نے اس کے حکم کی تعمیل کی اور اونٹ اس کے گھر پہنچا دیئےور روپیہ کا تقاضہ کیا ابوجہل نے بلند آواز سے

136

کہا کون سا روپیہ میں اس شہر کا سردار ہوں اگر چاہتے ہو پھر مکّہ آؤ اور اونٹ فروخت کرو تو پھر تمہیں چاہیے کہ اونٹوں کا روپیہ مجھ سے نہ لو سمجھ گئے بوڑھے آدمی نے کہا کہ یہی اونٹ میرا سارا سرمایہ ہے میں نے اس کی پرورش اور حفاظت میں بہت مصیبتیں اٹھائي ہیں اس سرمایہ سے چاہتا تھا کہ اپنے اور اپنے گھر والوں کے لئے روزی مہیّا کروں اس لئے تمہیں زیب نہیں دیتا کہ میں خالی ہاتھ لوٹ جاؤں اور تمام زندگی اور کام سے رہ جاؤں چونکہ ابوجہل ایك ظالم اورخودپسند آدمی تھا بجائے اس کے کہ اس کا حق ادا کرتا غضبناك ہو کر کہا کہ تم نے وہ نہیں سنا جو میں نے کہا ہے بہت جلدی یہاں سے دفع ہوجاؤ ورنہ کوڑوں سے تیرا جواب دوں گا سمجھ گئے اس بوڑھے آدمی نے دیکھا کہ اگر تھوڑی دیر اور بیٹھتا ہوں تو ممکن ہے کہ مار بھی کھاؤں مجبور ہوکر وہ اس ظالم بے رحم کے گھر سے اٹھ کر چلا گیا راستے میں اپنے واقعہ کو چند گزرنے والوں سے بیان کیا اور ان سے مدد مانگی لیکن کوئي بھی اس کی مدد کرنے کو تیار نہ ہوا بلکہ وہ جواب دیتے کہ ابوجہل ہمارا شہری ہے وہ قریش میں سے طاقت ور آدمی ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے اسے کوئي بھی روك نہیں سکتا وہ بوڑھا آدمی گلی کوچہ میں سرگردان جارہا تھا کہ مسجد الحرام تك پہنچ گیا وہاں قریش کی عمومی مجلس میں ابوجہل کی شکایت کی دو آدمیوں نے از راہ مذاق اس بوڑھے آدمی سے کہا اس آدمی کو دیکھو_ یہ محمد(ص) ہے اس نے کہنا شروع کیا ہے کہ میں خدا کا آخری پیغمبر ہوں وہ ابوجہل کا دوست ہے وہ تیرا حق ابوجہل سے لے سکتا ہے جاؤ اس کے پاس وہ جھوٹ

137

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بول رہے تھے ہمارے پیغمبر(ص) ابوجہل کے دوست نہ تھے بلکہ اس کے اور اس کے کاموں کے دشمن تھے خدا نے حضرت محمد(ص) کو پیغمبری کے لئے چنا تھا تا کہ وہ ظالموں کے دشمن رہیں اور ان کے ساتھ مقابلہ کریں اور بہادر نیك لوگوں کی مدد سے ظالموں اور خودپسندوں کو ختم کریں خدا نے حضرت محمد(ص) کو لوگوں کی رہبری کے لئے بھیجا تھا تا کہ اجتماع میں عدل اور انصاف کو برقرار رکھیں اور لوگ آزادانہ خدا کی پرستش کریں وہ جھوٹ بول رہے تھے لیکن بوڑھا مظلوم انسان ان کی باتوں کو صحیح خیال کر رہا تھا وہ سمجھتا تھا کہ واقعی حضرت محمد(ص) ابوجہل کے دوست ہیں لہذا وہ بوڑھا آدمی حضرت محمد(ص) کے پاس آیا تا کہ آپ(ص) سے مدد کرنے کی درخواست کرے جو لوگ قریش کی عمومی مجلس میں بیٹھے ہوے تھے ہنس رہے تھے اور مذاق کر رہے تھے اور کہتے تھے کون ہے جو ابوجہل سے بات کرسکتا ہے وہ قریش کا طاقتور انسان ہے کسی میں جرات نہیںکہ اس کی مخالفت کرے ابوجہل محمد(ص) کو بھی مارے گا اور وہ شرمندہ واپس لوٹیں گے وہ بوڑھا آدمی حضرت محمد(ص) کے پاس پہنچا اور اپنی سرگزست بیان کی اور آپ سے مدد چاہی حضرت محمد(ص) نے اس کی شکایت کو غور سے سنا اور فرمایا کہ میرے ساتھ آو وہ بوڑھا آدمی پیغمبر اسلام(ص) کے ساتھ ابوجہل کے گھر پہنچا کچھ آڈمی تھوڑے فاصلے پر ان کے پیچھے ہولئے تا کہ دیکھیں کہ اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے ابوجہل کے گھر پہنچے اونٹوں کی آواز اوبجہل کے گھر سے سنائي دے رہی تھی پیغمبر اسلام (ص) نے دروازہ کھٹکھٹایا ابوجہل نے سخت لہجے میں کہا کہ

138

کون ہے دروازہ کھولو محمد(ص) ہوں: بوڑھے آدمی نے جب ابوجہل کی سخت آواز سنی تو چند قدم پیچھے ہٹ کر علیحدہ کھڑا ہوگیا ابوجہل نے دروازہ کھولا_ حضرت محمد صل اللہ علیہ و آلہ و سلم نے ایك جائزہ لیا اور پھر تیز نگاہ سے اسے دیکھا اور سخت غصّے کی حالت میں فرمایا اے ابوجہل کیوں کیوں کھڑے ہو جلدی کرو اس کے پیسے دو ابوجہل گھر گیا جو لوگ دور کھڑے تھے انہوں نے گمان کیا کہ ابوجہل اندر گیا ہے تا کہ چابك یا تلوار اٹھالائے گا لیکن ان کی امید کے برعکس وہ پریشان حالت میں گھر سے باہر آیا اور لرزتے ہاتھ سے اشرفیوں کی ایك تھیلی بوڑھے آدمی کو دے دی بوڑھے آدمی نے وہ تھیلی لے لي_ پیغمبر اسلام(ص) نے اس سے فرمایا کہ تھیلی کو کھولو اور روپیہ گن کر دیکھو کہیں کم نہ ہوں اس بوڑھے آدمی نے روپیہ گنا اور کہا کہ پورے ہیں اس نے پیغمبر اسلام(ص) کا شکریہ ادا کیا جو لوگ دور سے اس واقعہ کا مشاہدہ کر رہے تھے انہوں نے تعجب کیا اس کے بعد جب ابوجہل کو دیکھا تو اسے ملامت کی اور کہا کہ محمد(ص) سے ڈرگیا تھا کتنا ڈرپوك ہے تو ابوجہل نے جواب میں کہا وہ جب میرے گھر آئے اور غصّے سے مجھے دیکھ کر روپیہ دینے کے لئے کہا تو اس قدر خوف اور اضطراب مجھ پر طاری ہوا کہ میں مجبور ہوگیا کہ ان کے حکم پر عمل کروں اور اونٹوں کی قیمت ادا کروں اگر تم میری جگہ ہوتے تو اس کے سوا کوئي چارہ تمہارے لئے بھی نہ ہوتا_
اس دن کے بعد جب بھی ابوجہل اور اشراف مکّہ اکٹھے مل کر

139

بیٹھتے اور حضرت محمد(ص) اور آپ کے اصحاب کے متعلق گفتگو کرتے تو کہتے کہ محمد(ص) کے پیروکاروں کو اتنی تکلیفیں دیں گے وہ محمد(ص) کو تنہا چھوڑدینگے اور دین اسلام سے دست پردار ہوجائیں گے محمد(ص) کو اتنا تنگ کریں گے کہ پھر وہ ہم سے مقابلہ نہ کرسکیں گے اور کمزوروں کا حق ہم سے وصول نہ کرسکیں گے آپ کی سمجھے ہیں کیا تکلیف دینے اور اذیتیں پہنچانے سے سچے مسلمانوں نے دین اسلام کو چھوڑ دیا تھا؟
کیا آپ سمجھتے ہیں کہ پیغمبر اسلام(ص) نے ان سے مقابلہ کرنا چھوڑ دیا تھا کہ آپ سمجھتے ہیں کہ پھر پیغمبر اسلام(ص) نے مظلوموں کی مدد نہیں کي ...؟

غور کیجئے اور جواب دیجئے

1)___ کیاہمارے پیغمبر(ص) ابوجہل کے دوست تھے خدا نے آپ(ص) کو کس غرض کے لئے پیغمبری کے لئے چنا تھا؟
2)___ لوگوں نے اس بوڑھے آدمی کی مدد کیوں نہ کي؟
3)___ جب وہ آدمی لوگوں سے مدد مانگتا تھا تو اس کو کیا جواب ملتا تھا اور کیا ان کا جواب درست تھا اور اگر درست نہیں تھا تو کیوں؟
4)___ اگر کوئي تم سے مدد طلب کرے تو اسے کیا جواب دوگے؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

5)___ تم نے آج تك كسی مظلوم كی مدد كی ہے اور كسی طرح بیان كیجئے؟

6)___ ہمارے پیغمبر(ص) ابوجہل سے كیسے پیش آئے اور اس سے كیا فرمایا؟
7)___ پیغمبر اسلام(ص) كے اس كردار سے آپ كیا درس لیتے ہیں اور كس طرح پیغمبر(ص) كے اس كردار كی آپ پیروری كریں گے؟
8)___ بت پرستوں نے كیوں مسلمانوں كو اذیتیں پہنچانے كا ارادہ كیا تھا؟

اٹھارہواں سبق

خدا كا آخری پیغمبر حضرت محمد(ص)

اللہ تعالی نے جب سے محمد مصطفی (ص) كو پیغمبری كے لئے چنا ہے انہیں اپنا آخری پیغمبر قرار دیا ہے ہمارے پیغمبر گرامی قدر نے اس ابتدائي دعوت كے وقت سے اللہ تعالی كے حكم سے خود كو آخری نبی ہونے كا اعلان كردیا تھا یعنی اعلان كیا تھا كہ میں اللہ كا آخری پیغمبر ہوں میرے بعد كوئي پیغمبر نہیں آئے گا تمام وہ لوگ جو ابتداء اسلام میں
آنحضرت(ص) پر ایمان لائے تھے اور مسلمان ہوئے تھے جانتے تھے كہ آپ خدا كے آخری پیغمبر ہیں قرآن كریم نے بھی جو اللہ كا كلام اور پیغمبر اسلام(ص) كا دائمی معجزہ ہے_
حضرت محمد مصطفی (ص) كو آخری پیغمبر بتلایا ہے قرآن فرماتا ہے كہ محمد(ص) رسول خدا اور خاتم النبین ہیں لہذا جو مسلمان ہیں اور قرآن كو اللہ كی كتاب مانتے ہیں حضرت محمد(ص) كو اللہ كا آخری پیغمبر تسلیم كرتے ہیں_

ہمارا یہ ایمان ہے كہ اسلام كا آئین اتنا دقیق اور كامل ہے كہ حق طلب انسانوں كو ہمیشہ اور ہر وقت سعادت اور كمال تك پہنچاتا ہے وہ خدا جو تمام انسانوں كی ضروریات كو تمام زبانوں میں جانتا تھا قرآن كے تربیتی پروگرام كو اس طرح دقیق اور كامل و منظّم كیا ہے كہ انسان كے كمال كی ضروریات مہیّا كردی ہیں اسی لئے جتنا بھی انسان ترقی كرجائے اور اس كے علم و كمال میں زیادتی ہوجائے پھر بھی قرآن كا جو اللہ كا كلام اور اس كی طرف سے ہدایت ہے اسی طرح محتاج ہے جس طرح اللہ كی دوسری مخلوقات جیسے پانی، سورج، ہوا، و غیرہ ہمیشہ او رہر حالت میں محتاج ہیں_
انسان كی اسلامی تربیت كا آئین قرآن میں ہے اور قرآن آسمانی كتابوں كی آخری كتاب ہے اور دین اسلام كی ہمیشہ رہنے والی كتاب ہے كہ جس كی خداوند عالم نے فداكار مسلمانوں كی مدد سے محافظت كی ہے اور ہم تك پہنچایا ہے یہ عظیم كتاب انسان كی تربیت كا كامل ترین آئین ہے اسی لئے اللہ تعالی نے دین اسلام كو آخری آسمانی دین اور ہمارے پیغمبر(ص) كو آخری پیغام لے آنے والا بتلایا ہے_

ان مطالب كو دیكھتے ہوئے مندرجہ ذیل جملے مكمل كیجئے
1)___ اللہ تعالی نے جب سے حضرت محمد(ص) كو پیغمبری كے لئے چنا ہے انہیں___ دیا ہے

2)___ ہمارے پیغمبر گرامی قدر نے اس كا ابتدائي___ اعلان كردیا تھا_
3)___ قرآن كریم نے بھی جو اللہ كا كلام اور پیغمبر كا دائمی معجزہ _____ بتلایا ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

4)___ لہذا ہم جو مسلمان ہيں___ شمار كرتے ہيں
نيچے ديئےوئے سوالوں كو پڑھئے اور اس درست كے مطالب كو توجہ سے پڑھنے كے بعد ان كا جواب ديجئے_
1)___ كيا كوئي ايسى كتاب ہے كہ جو رہنمائي اور ہدايت كا تمام انسانوں كے لئے تمام زبانوں ميں آئين ركھتى ہو؟ اور كس طرح؟ اس كا جواب ہاں ميں ہوگا؟ كيوں_
خدا جو تمام انسانوں كى تمام زبانوں ميں ضروريات كو جانتا ہے قرآن كو____ ؟
2)___ كيا لوگ ہميشہ كے لئے قرآن كى راہنمائي اور ہدايت كے محتاج ہيں؟
جواب ہاں ميں ہے كيوں كہ قرآن كے ہم اسى طرح ____ ؟
3)___ پيغمبر گرامى قدر(ص) نے ابتدائے اسلام سے اپنے آپ كو كس طرح پہنچوايا_

144

جواب: خود كو آخرى پيغمبر ہونا بتلاتے تھے اور فرماتے تھے كہ ميں اللہ كا آخرى پيغمبر ہوں ميرے_____
4)___ اللہ تعالى نے دين اسلام كو آخرى دين اور پيغمبر گرامى قدر كو آخرى پيغمبر كيوں بتلايا ؟
جواب: كيوں كہ قرآن دين اسلام كى ہميشہ رہنے والى كتاب ہے_

145

انيسواں سبق

قرآن اللہ كا كلام ہے

اگر آپ بھى وہاں ہوتے تو ديكھتے كہ ايك دانشمند خانہ كعبہ كے نزديك كھڑا تھا اور تھوڑى سى روئي ہاتھ ميں لے كر كان ميں دے رہا تھا اور پھر اسے دباتا تھا وہ مكّہ ميں نو وارد تھا اس كے دوست اس كى ملاقات كے لیئے گئے اور مكّہ كى تازہ خبر ناراضگى اور اضطراب كے ساتھ اسے بتائي گئي تھى اور اس سے كہا كہ محمد(ص) امين كو پہچانتے ہو؟
وہ كہتا ہے كہ ميں اللہ كا پيغمبر ہوں اور اللہ تعالى كى طرف سے پيغام لايا ہوں محمد(ص) كہتا ہے كہ بتوں ميں تو كوئي قدرت ہى نہيں كہ جنہيں تم پوجتے ہو بتوں كى پرستش كو چھوڑ دو اور ظالموں كے سامنے نہ جھكو اور عاجزى كا اظہار نہ كرو وہ كہتا ہے كہ تم اپنے آپ كو دوسروں كے اختيار ميں قرار نہ دو صاحب قدرت اور ظالم لوگ تم پر كوئي فضيلت نہيں ركھتے آنكھ بند

146

كر كے ان كى اطاعت كيوں كرتے ہو اور كيوں كى غير معقول باتوں كو سنتے اور مانتے ہو_
يہى وجہ ہے كہ اب غلام ہمارے حكم كو نہيں مانتے اور ہمارى اطاعت نہيں كرتے اور كہتے ہيں كہ ہم مسلمان ہوگئے ہيں اور حضرت محمد(ص) كے پيروكار ہيں اور ظلم و ستم كے سامنے نہيں جھكيں گے_
اے عقلمند اور دانشمند انسان تم ہرگز اس سے بات نہ كرنا اور اس كى گفتگو نہ سننا ہميں ڈر ہے كہ تجھے بھى گمراہ نہ كردے يہ روئي لو اور اپنے كانوں ميں ڈال لو اور اس كے بعد مسجد الحرام ميں جانا_ ازدى قبيلہ كے اس عالم اور دانشمند نے روئي لى اور خانہ كعبہ كى زيارت كے لئے مسجد الحرام كى طرف چل پڑا خانہ كعبہ كے نزديك پہنچا و روئي اپنے كانوں ميں ركھى اور طواف كرنے ميں مشغول ہوگيا وہ كہتا ہے كہ طواف كى حالت ميں محمد(ص) امين كو ديكھا كہ كچھ پڑھ رہے ہيں ان كے لبوں كى حركت كو ميں ديكھ رہا تھا ليكن ان كى آواز كو نہيں سن رہا تھا ميں ان كے ذرا نزديك ہوا آپ كے پاك اور زيبا چہرے كو ديكھا آپ جو كچھ پڑھ رہے تھے اس كى بھنبھناہٹ ميرے كان تك پہنچى ميں آپ كا مجذوب ہوگيا كہ كيوں محمد(ص) كى باتوں كو نہ سنوں كتنا اچھا ہے كہ روئي كو كانوں سے نكال دوں اور آپ كى باتوں كو سنوں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اگر ٹھیك ہوئیں قبول كرلوں گا اور اگر ٹھیك نہ ہوئیں تو چھوڑدوں گا میں نے روئي كانوں سے نكالی جو كچھ محمد(ص) پڑھ رہے تھے كان دھرے عمده كلمات او رخوش آواز كو سننے سے متزلزل ہوا جو كچھ پڑھ رہے تھے

147
وه كلام ختم ہوگیا آپ اپنی جگہ سے اٹھے اور مسجدالحرام سے باہر نكل پڑے میں بھی آپ كے ساتھ مسجد الحرام سے باہر آیا راستے میں آپ(ص) سے بات كی یہاں تك كہ آپ(ص) كے گھر پہنچ گیا گھر كے اندر آیا آپ كا ایك ساده كمره تھا وہاں بیٹھ كر گفتگو میں مشغول ہوا میں نے كہا اے محمد(ص) میں نے ان كلمات كی جو آپ(ص) پڑھ رہے تھے بھنبھناہٹ تو سنی تھی لیكن میرا دل چاہتا تھا كہ اس میں سے كچھ حصّہ میرے سامنے پڑھیں واقعی كتنا اچھا كلام آپ پڑھ رہے تھے محمد(ص) امین نے جو میری بات كو غور سے سن رہے تھے مسكرائے اور كہا وه كلام میرا نہ تھا بلكہ میرے خدا كا ہے تم بت پرست مجھے اچھی طرح جانتے ہو كہ میں نے چالیس سال تم میں گزارے ہیں اور میں امانت داری اور سچائي میں معروف تھا تم سب جانتے ہو كہ میں نے كسی سے درس نہیں پڑھا اب اس قسم كے زیبا كلمات اور پر معنی كلام تمہارے لئے لایا ہوں كیا وه علماء اور دانشمند جنہوں نے سالہا سال درس پڑھا ہے اس قسم كا كلام لاسكتے ہیں؟ كیا تم خود اس قسم كا كلام بنا سكتے ہو اگر تھوڑا سا غور كرو تو سمجھ جاؤگے كہ یہ كلام میرا نہیں ہے بلكہ میرے خدا كا ہے كہ جس نے مجھے پیغمبری كے لئے چنا ہے یہ عمده اور پر مطلب كلام اللہ كا پیغام ہے اور میں صرف اس پیغام كا لانے والا ہوں تمہارے اور تمام انسانوں كے لئے یہ آزادی كا پیغام ہے اور سعادت كو خوشخبری ہے اب تم اللہ كے پیغام كو سنو محمد(ص) امین نے ان ہی عمده اور پر مطلب كلمات میں سے كچھ میرے لئے پڑھے عجیب كلام تھا میں نے اس قسم كا كلام ہرگز نہیں سنا تھا تھوڑا سا میں

148
نے فكر كی اور میں سمجھا كہ اس كلام كو محمد(ص) نے نہیں گڑھا اور كوئي بھی انسان اس قسم كا عمده اور پر مغز كلام نہیں كہہ سكتا میں نے یقین كے ساتھ سمجھا كہ حضرت محمد(ص) خدا كے پیغمبر(ص) ہیں میں ان پر ایمان لایا ہوں اوردین اسلام كو قبول كرلیا اور اللہ تعالی كے فرمان كو تسلیم كرلیا_
جانتے ہو كہ جب مسلمان ہوگیا تو میرے دوستوں نے مجھ سے كیا كہا اور مجھ سے كیا پوچھا اور مجھ سے كیا سلوك كیا_

149

بیسواں سبق

قرآن پیغمبر اسلام(ص) كا دائمی معجزه ہے

ہمارے پیغمبر(ص) كا دائمی معجزه قرآن ہے سمجھ دار انسان قرآنی آیات كو سنكر یہ سمجھ سكتا ہے كہ قرآن كی آیات خود پیغمبر اسلام (ص) كا كلام نہیں بلكہ اللہ كا كلام ہے سمجھدار اور حق طلب لوگ قرآن كے سننے اور اس كی آیات میں غور كرنے سے یہ سمجھ لیتے ہیں كہ قرآن اللہ كا كلام ہے حضرت محمد(ص) اللہ تعالی سے ایك خاص ربط كی وجہ سے اس قسم كا عمده اور پر مغز كلام لائے ہیں خداوند عالم قرآن میں فرماتا ہے اگر اس قرآن میں جو ہم نے اپنے بنده پر نازل كیا ہے تمہیں شك ہو یعنی یہ گمان ہو كہ یہ اللہ كا نہیں ہے اور ایك معمولی انسان كا كلام ہے تو اس قسم كا ایك سوره قرآن كی سورتوں كی طرح بنالاؤ ایك اور جگہ خدا قرآن میں فرماتا ہے اگر تمام مخلوق كٹھی ہوجائے اور ایك دوسرے كی مدد كرے كہ قرآن جیسي

150
كوئي كتاب بنائیں تو ہرگز ایسا نہیں كرسكیں گی كیونكہ كوئي بھی مخلوق كتنی ہی ترقی كرجائے پھر بھی ہے تو اس كی مخلوق كہ جسے ان مخصوص كاموں كی قدرت نہیں ہوسكتی كہ انہیں اللہ تعالی انجام دیتا ہے اسی لئے آج تك كوئي بھی قرآن كی مانند كوئي كتاب نہیں لاسكا اور نہ ہی آئنده لاسكے گا اب جب كہ اتنا بڑا معجزه پیغمبر خدا حضرت محمد(ص) كا ہمارے پاس ہے ہمیں اس كی قدر و منزلت پہچاننی چاہیئے اور اس كی قدر كرنی چاہیے اسے پڑھیں اور اس كے مطالب

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سے آشنا ہوں اور اس کی راہنمائي کو قبول کریں اور اس آسمانی کتاب کو اپنی زندگی کا راہنما قرار دیں تا کہ دنیا اور آخرت میں سعادتمند زندگی بسر کرسکیں_

سوالات

1)___ وہ دانشمند انسان کیوں اپنے کان میں روئي ڈالتا تھا اس کے دوستوں نے اسے کیا کہا تھا؟

2)___ اپنے آپ سے اس نے کیا کہا کہ جس کے بعد اس نے اپنے کانوں سے روئي نکال ڈالي؟

3)___ وہ آدمی کیوں پیغمبر اسلام(ص) کے ساتھ چل پڑا؟

4)___ پیغمبر اسلام (ص) نے اسے اپنے گھر کیا فرمایا کس طرح اس کے سامنے وضاحت کی کہ قرآن خدا کا کلام ہے؟

5)___ اس آدمی نے کیسے سمجھا کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اس کے

متعلق اس نے کیا فکر کي؟

6)___ جب اس نے جان لیا کہ قرآن اللہ کا کلام ہے تو اس نے کیا کیا؟

غور کیجئے اور جواب دیجئے

1)___ قرآن پیغمبر کا دائمی معجزہ ہے اس کا کیا مطلب ہے؟

2)___ حق طلب لوگوں نے قرآن کی آیات میں فکر کرنے سے کیا سمجھا؟

3)___ انہوں نے کس طرح سمجھا کہ قرآن کا لانے والا خدا کا پیغمبر ہے؟

4)___ خداوند عالم قرآن کے معجزہ ہونے میں کیا فرماتا ہے؟

5)___ خدا کس طرح واضح کرتا ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے؟

6)___ کیا لوگ قرآن جیسی کتاب بناسکتے ہیں؟

7)___ قرآن کی قدر کرنے سے کیا مراد ہے قرآن کا کس طرح احترام کریں؟

اکیسواں سبق

سبق آموز کہانی دو بھائي

ایك نیك اور مہربان دوسرا مغرور، خودپسند اور بدکردار ایك دولت مند انسان دنیا سے انتقال کر گیا اس کی وافر دولت اس کے دو لڑکوں کو ملی ان میں سے ایك دین دار اور عاقل جوان تھا وہ دانا اور عاقبت اندیش تھا دنیا کو آخرت کی کھیتی سمجھتا تھا اپنی دولت سے آخرت کے لئے فائدہ حاصل کرتا اپنے مال کے واجب حقوق دیا کرتا اور فقیروں اور غریبوں کی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مدد کرتا ان کو سرمایہ اور کام مہیّا کیا کرتا تھا اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کی اپنی دولت سے مدد کرتا نیک کاموں میں سبقت لیجاتا مسجد بناتا_
اسپتال او رمدرسہ بناتا طالب علموں کو تحصیل علم کے لئے مال دیتا اور علماء کی زندگی کے مصارف برداشت کرتا تھا اور کہتا تھا کہ میں یہ کام اللہ تعالی کی رضا اور خوشنودی کے لئے انجام دیتا ہوں یہ کام میرے آخرت کے لئے

ذخیرہ ہیں دوسرا لڑکا نادان اور حریص تھا جو کچھ ہوتا تھا اس کو اپنے لئے ہی رکھتا باغ اور کھیتی بناتا بہترین مکان بناتا لیکن اپنے نادار رشتہ داروں کی کبھی دعوت نہ کرتا اور ان سے میل جول نہ رکھتا اپنے مال کے واجب حقیق ادا نہ کرتا_
غریبوں کے سلام کا جواب نہ دیتا نیک کاموں میں شریك نہ ہوتا اور کہتا کہ مجھے کام ہے میرے پاس وقت نہیں ہے اس مغرور انسان کے دو بہت بڑے باغ تھے جو خرمہ اور انگور اور دوسرے میوے دار درختوں سے پرتھے پانی کی نہریں اس کے باغ کے کنارے سے گزرتی تھیں_
ان باغوں کے درمیان بڑی سرسبز کیھتی تھی کہ جس میں مختلف قسم کی سبزیاں بوئي ہوئي تھیں جب یہ دولت مند بھائي اپنے دوسرے بھائي کے ساتھ اپنے باغ میں جاتا تو سر سبز میروے سے لدے ہوئے بلند درختوں کو دیکھ کر خوش ہوتا اونچی آواز میں ہنستا اور اپنے نیك بھائي کا مذاق اڑاتا اور کہتا کہ تو غلطی کرتا ہے کہ اپنی دولت دوسروں کو دے دیتا ہے لیکن میں اپنی دولت کسی کوم نہیں دیتا جس کے نتیجے میں ان باغات اور زیادہ دولت کا مالك ہوں واقعی کتنا بڑا یہ باغ اور کتنی زیادہ دولت: کیا کہنا میں ہمیشہ اچھی زندگی گزارتا ہوں یہ دولت تو ختم ہونے والی نہیں جو میرے پاس ہے_
مجھے گمان نہیں کہ قیامت بھی ہے اور جہان آخرت بھي اور اگر قیامت ہو بھی تو بھی خدا مجھے اس سے بہتر دے گا اس کا نیك بھائي اسے کہتا کہ آخرت کی نعمتیں کسی کو مفت نہیں ملتیں چاہیئے کہ اعمال صالحہ

اور کار خیر بجالائے تا کہ آخرت میں استفادہ کر کے نجات پاسکو زیادہ دولت نے تجھے خدا سے غافل کردیا ہے میرے بھائي تکبّر نہ کر غریبوں کے سلام کا جواب دیاکر فقیروں کی دستگیری کیا کر اتنی بڑی دولت سے آخرت کے لئے فائدہ اٹھا نیك کاموں میں شریك ہوا کر یہ نہ کہا کہ میرے پاس وقت نہیں ہے نہیں کرسکتا: مجھے کام ہے: گناہ اور مستی نہ کیا کر اللہ کے غضب سے ڈر ممکن ہے خدا کوئي عذاب بھیجے اور یہ تمام دولت اور نعمت تجھ سے لے لے اس وقت پشیمان ہوگا لیکن اس وقت کی پشیمانی فائدہ مند نہ ہوگي_
لیکن اس کا وہ مغرور بھائي اس غافل اور نیك بھائي کی نصیحت نہ سنتا اور اپنے ناروا کاموں میں مشغول رہتا ایك دن وہ مغرور شخص اپنے باغ میں گیا جب وہاں پہنچا تو بہت دیر ساکت کھڑا رہا اور گھور گھور کردیکھتا رہا ایك چیخ ماری اور گر پڑا جی ہاں خدا کا عذاب نازل ہوچکا تھا اور باغ کو ویران کر گیا تھا باغ کی دیواریں گرچکی تھیں انچے درخت اور اس کی شاخیں اور میوے جل چکے تھے اور ...
جب ہوش میں آیا تو گریہ و زاری کی اور افسوس کیا اورکہنے لگا کاش کہ میں اپنے بھائي کی باتوں کو سنتا: کاش میں اپنی دولت خدا کی راہ میں خرچ کرتا کاش کہ میں نیك کاموں میں شریك ہوتا اور واجب حقوق ادا کرتا میرے ہاتھ سے دولت نکل گئي اب نہ دنیا میں میرے پاس کوئي چیز ہے اور نہ آخرت میں یہ ہے اس دولت کا انجام جو خدا کی راہ میں اور اسکے نیك بندوں پر خرچ نہ ہو یہ سب میرے تکبّر اور نادانی کا نتیجہ ہے_

ایك تربیتی کہاني ظالم حریص قارون

قارون حضرت موسی علیہ السلام کے رشتہ داروں میں سے تھا اور بظاہر اس نے آپ کا دین بھی قبول کرلیا تھا نماز پڑھتا تھا تورات پڑھتا لیکن ریا کار اور کمزور عقیدہ کا انسان تھا مکمل ایمان نہیں رکھتا تھا چاہتا تھا کہ لوگ اس سے خوش فہمی رکھیں تا کہ انہیں فریب دے سکے قارون فصلوں کو پیشگی سستا خرید لیتا اور بعد میں انہیں مہنگے داموں پر فروخت کرتا تھا معاملات میں کم تولتا دھوگا اور بے انصافی کرتا سود کھاتا اور جتنا ہوسکتا تھا لوگوں پر ظلم کیا کرتا اسی قسم کے کاموں سے بہت زیادہ دولت اکٹھی کرلی تھی اور اسے ہر چیز سے زیادہ عزیز رکھتا تھا قارون خدا پرست نہ تھا بلکہ دولت

پرست تھا اپنی دولت عیش و عشرت میں خرچ کرتا تھا بہت عمدہ محل بنایا اور ان کے در و دیوار کو سونے اور مختلف

قسم کے جواہرات سے مزیّن کیا حتّی کہ اپنے گھوڑوں اور اونٹوں کو سونے اور جواہرات سے مزّین کیا قارون کے پاس سینکڑوں غلام اور کنیزیں تھیں اور ان کے ساتھ برا سلوك کرتا اور انہیں مجبور کرتا کہ اس کے سامنے زمین پر گرپڑیں اور اس کے پاؤں کو بوسہ دیں_

بعض عقلمند مومن اسے نصیحت کرتے اور کہتے کہ اسے قارون یہ تمام باغ اور ثروت کس لئے یہ سب دولت اور مال کس لئے ذخیرہ کر رکھا ہے؟ کیوں لوگوں پر اتنے ظلم ڈھاتے ہو؟ خدا کا کیا جواب دو گے؟ لوگوں کا حق کیوں پامال کرتا ہے؟ غریبوں او رناداروں کی کیوں مدد نہیں کرتا؟ نیك کاموں میں کیوں قدم نہیں اٹھاتا؟ قارون غرور و تکبّر میں جواب دیتا کہ کسی کو ان باتوں کا حق نہیں پہنچتا میں اپنی دولت خرچ کرتا ہوں؟ مومن اسے وعظ کرتے اور کہتے کہ اتنی بڑی دولت حلال سے اکٹھی نہیں ہوتی اگر تو نے بے انصافی نہ کی ہوتی اگر تونے سود نہ کھایا ہوتا تو اتنا بڑا سرمایہ نہ رکھتا بلکہ تو بھی دوسروں کی طرح ہوتا اور ان سے کوئي خاص فرق نہ رکھتا_

قارون جواب میں کہتا نہیں میں دوسروں کی طرح نہیں میں چالاك اور محنتی ہوں میں نے کام کیا ہے او ردولت مند ہوا ہوں دوسرے بھی جائیں کام کریں زحمت اٹھائیں تا کہ وہ بھی دولت مند ہوجائیں میں کس لئے غریبوں کی مدد کروں لیکن مومن اس کی راہنمائي کے لئے پھر بھی کہتے کہ تم لوگوں کے حقوق ادا نہیں کرتے جب ہی اتنے دولت مند ہوئے ہو اگر تم مزدوروں کے حق دیتے تو اتنے ثروت مند نہ ہوتے

اور وہ اتنے فقیر اور خالی ہاتھ نہ ہوتے اب بھی اگر چاہتے ہو کہ سعادتمند اور عاقبت بخیر ہوجاؤ تو اپنی دولت کو مخلوق خدا کی آسائشے اور ترقی میں خرچ کرو دولت کا انبار لگالینا اچھا نہیں دولت کو ان راستوں میں کہ جسے خداپسند کرتا ہے خرچ کرو لیکن قارون مومنین کا مذاق اڑاتا اور ان کی باتوں پر ہنستا اور غرور اور بے اعتنائي سے انہیں کہتا کہ بے فائدہ مجھے نصیحت نہ کرو میں تم سے بہتر ہوں اور اللہ پر زیادہ ایمان رکھتا ہوں جاؤ اپنا کام کرو اور اپنی فکر کرو

خوشبختی اور سعادت کس چیز میں ہے

ایك دن قارون نے بہت عمدہ لباس پہنا اور بہت عمدہ گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنے محل سے باہر نکلا بہت زیادہ نوکر چاکر بھی اس کے ساتھ باہر آئے لوگ قارون کی عظمت و شکوہ کو دیکھنے کے لئے راستے میں کھڑے تھے اور اس قدر سونے او رجواہرا کے دیکھنے پر حسرت کر رہے تھے بعض نادان اس کے سامنے جھکتے اور زمین پر گرپڑتے اور کہتے کتنا خوش نصیب ہے قارون کتنی ثروت کا مالك اور کتنی سعادت رکھتا ہے خوش حال قارون کتنی اچھی زندگی گزارتا ہے کتنا سعادتمند اور خوشبخت ہے کاش ہم بھی قارون کی طرح ہوتے؟

لیکن سمجھدار مومنین کا دل ان لوگوں کی حالت پر جلتا وہ انہیں سمجھاتے اور کہتے کہ سعادت اور خوش بختی زیادہ دولت میں نہیں ہوا کرتی کیوں اس کے سامنے زمین پر گرپڑتے ہو؟ ایك ظالم انسان کا اتنا احترام کیوں کرتے ہو وہ احترام کے لائق نہیں: اس نے یہ ساری دولت گراں فروشی اور بے انصافی سے کمائي ہے وہ سعادتمند نہیں سعادتمند وہ انسان ہے جو خدا پر واقعی ایمان رکھتا ہو اور اللہ کی مخلوق کی مدد کرتا ہو اور لوگوں کے حقوق سے تجاوز نہ کرتا ہو ایك دن اللہ تعالی کی طرف سے حضرت موسی (ع) کو حکم ہوا کہ دولت مندوں سے کہو کہ وہ زکاۃ دیں_

حضرت موسی علیہ السلام نے اللہ کا حکم دولت مندوں کو سنایا اور قارون کو بھی اطلاع دی کہ دوسروں کی طرح اپنے مال کی زکوۃ دے اس سے قارون بہت ناراض ہوا اور سخت لہجے میں حضرت موسی (ع) سے کہا زکوۃ کیا ہے کس دلیل سے اپنی دولت دوسروں کو دوں وہ بھی جائیں اور کام کریں اور محنت کریں تا کہ دولت کمالیں_

حضرت موسی علیہ السلام نے فرمایا زکوۃ یعنی اتنی بڑی دولت کا ایك حصّہ غریبوں اور ناداروں کو دے تا کہ وہ بھی زندگی گذارسکیں چونکہ تم شہر میں رہتے ہو اور معاشرے کی فرد ہو اور ان کی مدد سے اتنی کثیر دولت اکٹھی کی ہے اگر وہ تیری مدد نہ کرتے تو تو ہرگز اتنی دولت نہیں کماسکتا تھا مثلا اگر تو بیابان کے وسط میں تنہا زندگی بسر کرتا تو ہرگز اتنا بڑا محل نہ بنا سکتا اور باغ آباد نہ کرسکتا یہ دولت جو تونے حاصل کی ہے

159

ان لوگوں کی مدد سے حاصل کی ہے پس تیری دولت کا کچھ حصّہ بھی انہیں نہیں دے رہا بلکہ ان کے اپنے حق اور مال کو زکات کے نام سے انہیں واپس کر رہا ہے_

لیکن قارون نے موسی علیہ السلام کی دلیل کی طرف توجہ نہ کی اور کہا اے موسی (ع) یہ کیسی بات ہے کہ تم کہہ رہے ہو زکات کیا ہے ہم نے برا کام کیا کہ تم پر ایمان لے آئے ہیں کیا ہم نے گناہ کیا ہے کہ نماز پڑھتے ہیں اب آپ کو خراج بھی دیں_

حضرت موسی علیہ السلام نے قارون کی تندروی کو برداشت کیا اور نرمی سے اسے کہا کہ اے قارون زکات کوئي میں اپنے لئے تولے نہیں رہا ہوں بلکہ اجتماعی خدمات اور غریبوں کی مدد کے لئے چاہتا ہوں یہ اللہ کاحکم ہے کہ مالدار غریبوں اور ناداروں کا حق ادا کریں یعنی زکوۃ دیں تا کہ وہ بھی محتاج اور فقیر نہ رہیں اگر تو واقعی خدا پر ایمان رکھتا اور مجھے خدا کا پیغمبر مانتا ہے تو پھر اللہ کے حکم کے سامنے سرتسلیم خم کردے اگر نماز پڑھتا ہے تو زکوت بھی دے کیونکہ نماز بغیر زکات کے فائدہ مند نہیں ہے تورات کا پڑھنا سمجھنے اور عمل کرنے کے لئے ہے لیکن قارون حضرت موسی علیہ السلام اور مومنین کی نصیحت اور موعظہ کی کوئي پرواہ نہ کی بلکہ اس کے علاوہ مومنین کواذیّت بھی پہنچانے لگا اور حضرت موسی علیہ السلام کے ساتھ دشمنی کرنے لگا یہاں تك تہمت لگانے سے بھی دریغ نہیں کرتا تھا حضرت موسی علیہ السلام قارون کی گستاخی اور سخت دلی سے بہت ناراض ہوئے اور آپ کا دل ٹوٹا اور خداوند عالم سے درخواست

160

کی کہ اس حریص اور ظالم انسان کو اس کے اعمال کی سزا دے_

حضرت موسی (ع) کی دعا قبول ہوئي

اللہ کے حکم سے زمین لرزی اور ایك شدید زلزلہ آیا اور ایك لحظہ میں قارون کا محل ویران اور زمین بوس ہوگیا اور قارون کو قصر سمیت زمین نگل گئي اور اس حریص کے ظلم کا خاتمہ کردیا قارون خالی ہاتھ آخرت کی طرف روانہ ہواتا کہ وہ اپنے برے کاموں کی سزا کو دیکھے اور اسے عذاب دیا جائے کہ آخرت کا عذاب سخت اور دائمی ہے اس وقت وہ لوگ جو قارون کو سعادتمند سمجھتے تھے اور اس کی دولت کی آرزو کرتے تھے اپنی غلطی کی طرف متوجہ ہوئے اور توبہ کی اور کہا کتنی بری عاقبت اور برا انجام ہے یہ قارون نے اپنے مال کو ہاتھ سے نہ دیا اور خالی ہاتھ اور گناہ گار آخرت کی طرف روانہ ہوا تا کہ اپنے کئے کا عذاب چکھے اب ہم نے سمجھا کہ تنہا مال اور دولت کسی کو خوش بخت نہیں کرتی بلکہ خوش بختی خدا پر ایمان اور اللہ کے احکام پر عمل کرنے میں ہے_

غور کیجئے اور جواب دیجئے

1)___ قارون نے دولت کس طریقہ سے اکٹھی کی تھي؟

161

2)___ قارون اپنی دولت کو کہاں خرچ کرتا تھا؟

3)___ مومن اس سے کیا کہتے تھے اور کس طرح اسے نصیحت کرتے تھے؟

4)___ زکات سے کیا مراد ہے کس دلیل کی بنا پر اپنی دولت دوسروں کو دی جائے حضرت موسی (ع) نے قارون کے دو سوالوں کا کیا جواب دیا تھا؟

5)___ کس دلیل سے مال کا کچھ حصّہ فقراء سے تعلق رکھتا ہے؟

6)___ جب نادان لوگوں نے قارون کا ظاہری جاہ و جلال دیکھا تو کیا کہتے تھے اور کیا آرزو کرتے تھے؟

7)___ حضرت موسی (ع) زکات کو کن جگہوں پر خرچ کرتے تھے؟

8)___ کیا قارون واقعاً سعادتمند تھا اور اس کا انجام کیا ہوا؟

9)___ اپنے ظلم کی کامل سزا کہاں پائے گا؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

10)___ جو لوگ اسے سعادتمند سمجھتے تھے وہ اپنی غلطی سے کیسے مطلع ہوئے اور انہوں نے کیا کہا؟
اس داستان کو اپنے خاندان کے افراد کے سامنے بیان کیجئے اور اس کے متعلق بحث اور گفتگو کیجئے_

162 چوتھا حصّہ

امامت

163

پہلا سبق

پیغمبر کا خلیفہ اور جانشین کون ہوسکتا ہے

ہوائي جہاز پر مسافر سوار ہوچکے تھے لیکن ابھی ہوائي جہاز کا پائلٹ نہیں آیا تھا اور وہ آبھی نہیں سکا تھا کسی آدمی کو اس کی جگہ لایا جائے گا کہ جو مسافر وں کو ان کی منزل تك پہنچادے کیا انہیں مسافروں میں سے کسی ایك کوا ہوائي جہاز میں کسی کام کرنے والے کو کسی راہ گیر کو آیا اسے جو ہوائي جہاز چلانے میں مہارت اور آگاہی نہ رکھتا ہو ہوائی جہا زچلانے کے لئے اس پائلٹ کی جگہ بھیج دیا جائے گا؟ کیا اس پر مسافر اعتماد کرسکیں گے اور کیا وہ ہوائي جہاز اڑاسکے گا کون آدمی ایك پائلٹ کا جانشین ہوسکتا ہے؟ یقینا وہ آدمی جو ہوائي جہاز چلانے میں مہارت رکھتا ہو اور اس فن میں کافی معلومات اور آگاہی رکھتا ہو اور خود پائلٹ ہو اس مثال کو دیکھتے ہوئے آپ یہ کہہ سکتے

164

ہیں کہ کو آدمی پیغمبر(ص) کا جانشین او رخلیفہ ہوسکتا ہے؟

پیغمبر(ص) کا جانشین کیسا ہونا چاہیئے
آیا وہ آدمی جو لوگوں کی ہدایت اہلیّت اور اس کے متعلق کامل علم نہ رکھتا ہو وہ پیغمبر کا جانشین ہوسکتا ہے آیا وہ آدمی جو دین اسلام کے قوانین نہ جانتا ہو اور ان میں غلطیاں کرتا اور گناہ کرتا ہو پیغمبر اسلام(ص) کا جانشین اور خلیفہ ہوسکتا ہے اور اس منصب کے لائق ہوسکتا ہے_
کون بہتر جانتا ہے کہ پیغمبر اسلام (ص) کی جانشینی کے لئے کون لائق اور سزاوار ہے خدا بہتر جانتا ہے یا لوگ یقینا خدا بہتر جانتا ہے لہذا خدا ہی پیغمبر اسلام(ص) کی جانشینی کے لئے کسی لائق انسان کو معین کرتا ہے اور پیغمبر(ص) کو حك4م دیتا ہے کہ علم الہی کو جو اس کو دیا گیا ہے اسے بھی آگاہ کرے پیغمبر(ص) بھی اللہ کے حکم پر علم الہی کو جو اس کو دیا گیا ہے اسے بھی آگاہ کرے پیغمبر(ص) بھی اللہ کے حکم پر عمل کرتا ہے اور اس کا اپنی جانشینی کے لئے اعلان کرتا ہے پیغمبر(ص) کے جانشین کوامام کہا جاتا ہے_

165

دوسرا سبق

پیغمبر کا جانشین امام معصوم ہوتا ہے

پیغمبر اللہ کے حکم سے ایك ایسے انسان کو جو امین اور معصوم ہوتا ہے اپنی جانشینی کے لئے چنتا ہے تا کہ وہ اس کا خلیفہ ہو اور اس کے کاموں کو انجام دے امام ایك امین اور معصوم انسان ہوتا ہے کہ جسے خدا لوگوں کی رہبری کے لئے انتخاب کرتا ہے اور اللہ کے فرمان اور حکم سے پیغمبر اسے لوگوں کو بتلاتا اور اعلان کرتا ہے تا کہ وہ اپنے کردار اور گفتار سے لوگوں کی اللہ تعالی کی طرف راہنمائي او رہدایت کرے اور لوگ اپنی زندگی میں اسے اپنے لئے نمونہ قرار دیں اور اس کی پیروی کریں پیغمبر(ص) اللہ تعالی کے حکم سے اپنے علم اور آگاہی کو اس کے اختیار میں قرار دیتا ہے تا کہ لوگوں کی راہنمائي اور رہبری کرسکے امام دین کے قانون اور دستور کو جانتا ہے یعنی خدا اور پیغمبر اسے اس کی تعلیم دیتے ہیں اور پھر وہ

اسے لوگوں تك پہنچاتا ہے امام پیغمبر کی طرح دین کا کامل نمونہ ہوتا ہے اور دین کے پورے احکا اور دستور پر عمل کرتا ہے_
امام پیغمبر(ص) کی طرح نگاہ کی نجاست اور قباحت کو دیکھتا ہے اور اسی علم و آگاہی کی وجہ سے ہرگز گناہ نہیں کرتا بلکہ گناہ سے دور رہتا ہے امام پیغمبر کی طرح نگاہ اور غلطی نہیں کرتا لوگ اس پر اعتماد کرتے ہیں اور اس کے اقوال اور اعمال کی پیروی کرتے ہیں_
بارہ امام (ع) تمام کے تمام معصوم ہیں یعنی گناہ نہیں کرتے کامل طور پر امین اور صحیح انسان ہیں دین اسلام کے احکام اور قوانین کو ٹھیك اور کامل لوگوں تك پہنچاتے ہیں یعنی اس میں غلطی اور نسیان نہیں کرتے_

سوالات

1)___کون آدمی پیغمبر کا جانشین ہوسکتا ہے؟
2)___ کیا گناہ اور خطا کار آدمی مسلمانوں کا امام ہوسکتا ہے اور کیوں؟
3)___ دین کا کامل نمونہ ہونے کا کیا مطلب ہے؟
4)___ امام گناہوں سے کیوں دور رہتا ہے؟
5)___ علم اور آگاہی امام کو کون د یتا ہے؟
6)___ معصوم ہونے سے کیا مراد ہے؟
7)___ امام پر اللہ کی کیا ذمہ اری عائد ہوتی ہے؟

تیسرا سبق

عید غدیر

پیغمبر اسلام(ص) اپنی زندگی کے آخری سال حج بجالانے کے لئے تشریف لے گئے اور مسلمانوں کو بھی دعوت دی کہ وہ بھی اس سال حج میں شریك ہوں اس کی بناپر مسلمانوں نے جو بھی حج کے لئے آسکتے تھے پیغمبر کے اس فرمان کو قبول کیا اور تھوڑی مدت میں مسلمانوں کی کافی تعداد مکہ کی طرف روانہ ہوگئي وہاں حج کی باعظمت عبادت میں شرکت کی اور حج کے پورے اعمال پیغمبر اکرم(ص) سے یاد کئے_
جب حج اور خانہ کعبہ کی زیارت کے اعمال ختم ہوگئے تو قافلے واپس لوٹنے کے لئے تیاری کر کے چل پڑے پیغمبر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اسلام(ص) نے بھی قافلوں کے ساتھ مدینہ کی طرف حرکت کی اونٹوں کی گھنٹیوں کی آواز نے میدانوں کی خاموشی کو توڑ دیا تھا موسم بہت گرم تھا اور صحرا آگ برسا

168
رہا تھا کہ راستے میں پیغمبر اسلام(ص) پر اللہ تعالی کی طرف سے وحی نازل ہوئي اور یہ پیغام اللہ تعالی کی طرف سے پیغمبر اسلام (ص) کے لئے آیا_
اے پیغمبر(ص) وہ پیغام جو اللہ تعالی کی طرف سے آپ کی طرف اتارا جاچکا ہے لوگوں تك پہنچا دیجئے اگر اسم میں کوتاہی کی تو آپ(ص) نے کار رسالت ہی انجام نہیں ي_ اللہ آپ(ص) کو دشمنوں سے محفوظ رکھے گا اور کافر اپنے مقصد تك نہیں پہنچیں گے پیغمبر اسلام(ص) وہیں پر فوراً اتر گئے تا کہ اللہ تعالی کے اس حکم پر عمل کریں مسلمانوں کی ایك تعداد کو آواز دی اور فرمایا کہ جتنے قافلے آگے جاچکے ہیں ان کی خبر کرو کہ وہ واپس لوٹ آئیں اور وہ قافلے جو پیچھے رہ گئے ہیں اور ابھی یہاں نہیں پہنچے انہیں کہو کہ جلد وہ یہاں پہنچ جائیں یہ لوگ تیز رفتار اونٹوں پر سوار ہوئے اور تیزی سے ان قافلوں کو جو آگے چلے گئے تھے جا ملے اور انہیں آواز دی ٹھہرو ٹھہرو، واپس لوٹ آؤ، قافلے والوں نے اونٹوں کی مہاریں کھینچیں اور اونٹوں کی گھنٹیاں خاموش ہوگئیں برابر پوچھ رہے تھے کیوں ٹھہریں، کیا خبر ہے، اس گرمی کے عالم میں کیوں رکیں؟ اور واپس لوٹ آئیں"
اونٹ سوار کہتے کہ پیغمبر(ص) نے فرمایا ہے لوٹ آؤ غدیر کے نزدیك میرے پاس اکھٹے ہوجاؤ قافلے واپس لوٹ آئے غدیر کے قریب اپنے سامان کو اتارا اور جو قافلے ابھی تك نہیں پہنچے تھے وہ بھی پہنچ گئے اس طرح ہزاروں مسلمان جو حج سے واپس آرہے تھے اٹھارہ ذی الحجہ کو جمع ہوگئے ظہر کی نماز انہوں نے پیغمبر اسلام(ص) کے ساتھ پڑھی

169
اس کھے بعد اونٹوں کے پالانوں سے منبر بنایا گیا پیغمبر اسلام(ص) اس منبر پر گئے تا کہ اللہ تعالی کے فرمان کو انجام دیں او روہ اہم پیغام لوگوں تك پہنچادیں تمام لوگ چپ اور منتظر بیٹھے تھے کہ پیغمبر اسلام(ص) کا پیغام سنیں اور دیکھیں کہ وہ اہم پیغام کیا ہے؟
پیغمبر اسلام(ص) نے چند مفید کلمات کے بعد آسمانی آواز میں جو سب تك پہنچ رہی تھی لوگوں سے پوچھا لوگو تمہارا پیشوا اور حاکم کون ہے؟ تمہارا رہبر اور صاحب اختیار کون ہے؟ کیا میں تمہارا رہبر اور پیشوا نہیں ہوں کیا میں تمہارا رہبر اور صاحب اختیار نہیں ہوں سب نے کہا یا رسول اللہ: آپ ہمارے رہبر اور صاحب اختیار ہیں آپ(ص) ہمارے پیشوا ہیں اس کے بعد پیغمبر اکرم(ص) نے حضرت علی (ع) کو آواز دی اور اپنے پہلو میں بیٹھایا اور ان کا ہاتھ پکڑا اور انہیں بلند کیا اور لوگوں کو دکھلایا اور بلند آواز میں فرمایا کہ "جس کا میں پیشوا اور صاحب اختیار ہوں میرے بعد علی "علیہ السلام" اس کے پیشوا اور صاحب اختیار ہیں_ اے لوگو اے مسلمانو میرے بعد تمہارے علی (ع) پیشوا اور رہبر ہیں اس کے بعد اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کئے اور فرمایا پروردگار علی (ع) کے دوستوں سے دوستی رکھ اور علی (ع) کے دشمنوں سے دشمن رکھ، پروردگار علی (ع) کے دوستوں سے دوستی رکھ اور علی (ع) کے بدخواہوں کو ذلیل و خوار کر "
اس کے بعد آپ(ص) منبر سے نیچے اترے اپنی پیشانی سے پسینے کو صاف کیا اور ایك آہ بھری اور تھوڑی دیر آرام سے ٹھہرے

170
اور اس کے بعد مسلمانوں کو حکم دیا کہ میرے بھائي اور جانشین علی (ع) کے ہاتھ پر بیعت کریں او راس منصب الہی کی انہیں مبارك باد دیں وہ پیشوا اور امیرالمومنین ہیں_
مسلمان گروہ در گروہ آئے اور حضرت علی (ع) سے ہاتھ ملا کر ان کو مومنین کے منصب رہبری کی مبارك باد دی اور آپ کو امیرالمومنین (ع) کہہ کر پکارا اس لحاظ سے حضرت علی علیہ السلام اٹھارہ ذی الحجہ کو رہبری اور امامت کے لئے چند گئے رہبری اور امامت کا مقام دین اسلام کا جزء ہے رہبر اور امام کے معیّن کردینے سے دین اسلام کامل طور جاودانی ہوگیا ہے ہم ہر سال اس مبارك دن کو عید مناتے ہیں اور حضرت علی علیہ السلام کی امامت اور پیشوائي پر خوش ہوتے ہیں اور حضرت علی علیہ السلام کو مسلمانوں کا رہبر اور امام سمجھتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ آپ کی گفتار

اور کردار کی پیروی کریں_

سوالات

1)___ بیعت کا کیا مطلب ہے مسلمانوں نے حضرت علی (ع) کی کیوں بیعت کی تھی اور کیوں آپ(ع) کو مبارك باد دی تھي؟

2)__ _ ہمارے پیغمبر (ص) نے حضرت علی (ع) کو لوگوں کے لئے امام معین کرنے سے پہلے ان سے کیا پوچھا تھا اور ان سوالوں کا حضرت علی (ع) کے تعارف اور تعیّن سے کیا تعلق تھا؟

3)___ وہ اہم پیغام کیا تھا کہ جس کے پہنچانے کے لئے اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر کو حکم دیا؟

4)___ پیغمبر اسلام(ص) نے اللہ کی وحی سننے کے بعد کیا کیا اور مسلمانوں سے کیا فرمایا؟

5)___ پیغمبر اسلام(ص) نے حضرت علی (ع) کا لوگوں سے کس طرح تعارف کرایا اور آپ(ع) کے حق میں کیا فرمایا ؟

6)___ غدیر کی عید کون سے دن ہوتی ہے اس عید کے جشن میں ہم کیا کرتے ہیں اور کس چیز کی کوشش کرتے ہیں اس سال غدیر کی عید کس موسم میں آئے گی اور کس مہینے میں_ یاد رکھئے گا اس دن جشن بنائیں اور اپنے دوستوں کو اس جشن میں دعوت دیں_

چوتھا سبق

شیعہ

حضرت علی علیہ السلام پہلے مسلمان ہیں اور بعد پیغمبر اسلام(ص) سب سے افضل ہیں پیغمبر اسلام(ص) کے فرمان کو اچھی طرح سنتے تھے اور پیغمبر(ص) کے احکامات کے کامل مطیع تھے ہر جگہ پیغمبر(ص) کی مدد اور اعانت کرتے تھے دینداری میں کوشش اور جہاد کرتے تھے_

پیغمبر کے زمانے میں ايك گروہ حضرت علی علیہ السلام کا دوست تھا حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ اسلام کی پیش رفت میں کوشش اور جہاد کرتا تھا یہ گروہ تمام حالات میں حضرت علی علیہ السلام کی گفتار، رفتار اور اخلاق میں پیروی کیا کرتا تھا یہ حضرت علی علیہ السلام کی طرح پیغمبر اسلام(ص) کی اطاعت کرتا تھا پیغمبر اسلام(ص) حضرت علی علیہ السلام اور اس ممتاز گروہ کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ اے علی (ع) آپ(ع) اور

آپ (ع) کے شیعہ روئے زمین پر بہترین انسان ہین اور جب حضرت علی (ع) کو اپنے دوستوں کے ساتھ دیکھتے تو ان کی طرف اشارہ کر کے فرماتے کہ یہ نوجوان اور اس کے شیعہ نجات پائے ہوئے ہیں پیغمبر اکرم(ص) اس ممتاز گروہ کہ جو مکمل ایمان لے آیا تھا شیعہ کے نام سے پکارتے تھے اسی دن سے جو مسلمان رفتار، گفتار اور کردار میں ممتاز تھے اور دینداری میں حضرت علی علیہ السلام کی پیروی کرتے تھے شیعہ کہلاتے تھے یعنی پیروکار_

پیغمبر اسلام(ص) کی وفات کے بعد مسلمانوں کا وہ ممتاز گروہ جو واقعی ایمان لایاتھا اور پیغمبر اسلام(ص) کے فرمان کا مطیع تھا انہوں نے مکمل طور پر پیغمبر کے فرمان پر عمل کیا اور حضرت علی علیہ السلام کو پیشوائي اور رہبری اور امامت کے لئے قبول کیا اور ان کی مدد اور حمایت کی البتہ مسلمانوں کے ايك گروہ نے پیغمبر اسلام(ص) کے فرمان کو قبول نہ کیا اور حضرت ابوبکر کو پیغمبر اسلام(ص) کا جانشین شمار کیا اور اس کے بعد حضرت عمر کو دوسرا اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضرت عثمان کو تیسرا خلیفہ اور حضرت علی علیہ السلام کو چوتھا خلیفہ جانا اس گروہ کو اہلسنّت کہا جاتا ہے یہ دونوں گروہ مسلمان ہیں خدا اور پیغمبر اکرم(ص) اور قرآن کو قبول کرتے ہیں اور ایك دوسرے سے محبت اور مہربانی کرتے ہیں اور قرآن کی تعلیم اور پیغمبر اسلام(ص) نے فرمایا ہے عقیدہ رکھتے ہیں کہ پیغمبر اسلام(ص) کے بعد یکے بعد دیگرے بارہ امام اور رہبر ہیں پہلے امام حضرت علی علیہ السلام ہیں اور بارہویں امام حضرت مہدی علیہ السلام ہیں

174

کیونکہ پیغمبر اسلام(ص) کے حکم کے مطابق آپ کے خلیفہ اورجانشین بارہ ہوں گے_
مذہب شیعہ کو جعفری مذہب بھی کہاجاتا ہے_

غور کیجئے اور جواب دیجئے

1)___ شیعہ کہا کیا مطلب ہے شیعہ اسلام اور دین داری میں کسکی پیروی کرتے ہیں؟
2)___ مسلمانوں کے کس ممتاز گروہ کا نام شیعہ ہے اور پیغمبر(ص) نے ان کے م تعلق کیا فرمایا ہے؟
3)___ پیغمبر اسلام(ص) کی وفات کے بعد کن لوگوں نے پیغمبر(ص) کی تعلیمات پر عمل کیا اور کس طرح؟
4)___ مسلمانوں کے دوسرے گروہ کو کیا کہاجاتا ہے وہ پیغمبر اکرم(ص) کی وفات کے بعد کس کو ان کا جانشین مانتے ہیں؟
5)___ یہ دونوں گروہ آپس میں کیسے تعلقات رکھتے ہیں اور کن مسائل کی شناخت میں ایك دوسرے کی مدد کرتے ہیں
6)___ ہمارا عقیدہ پیغمبر(ص) کے جانشینوں کے متعلق کیا ہے؟ ایران کا رسمی مذہب کو ن سا ہے_

اس قسم کے دوسرے سوال بنائیےور ان کے جواب دوستوں سے پوچھئے_

175

پانچواں سبق

آٹھویں امام حضرت امام رضا علیہ السلام

امام رضا علیہ السلام ایك سواڑ تالیس ہجری گیارہ ذیعقدہ مدینہ منورہ میں متولد ہوئے آپ کے والد حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام تھے اور آپ(ع) کا نام علی (ع) ہے اور رضا کے لقب سے معروف ہوئے اور آپ(ع) کی والدہ ماجدہ کا نام نجمہ تھا_
حضرت موسی علیہ السلام نے اللہ کے حکم اور پیغمبر اسلام(ص) کی وصیت کے مطابق اپنے بعد آپ کو لوگوں کا امام معیّن کیا اور اس سے لوگوں کو آگاہ کیا امام رضا علیہ السلام کا علم دوسرے اماموں کی طرح آسمانی اور الہی تھا اسی لئے تمام لوگوں کے علم پر آپ(ع) کے علم کو برتری حاصل تھی طالبان علم اور علماء اور دانشمند آپ(ع) سے علم حاصل کرنے کے لئے آپ (ع) کی خدمت میں آتے اور علوم سے بہرہ مند ہوتے تھے

176

عیسائي اور یہودی اور دوسرے ادیان کے علماء آپ (ع) کے پاس آتے اور امام علیہ السلام ان سے گفتگو اور بحث و مباحثہ کیا کرتے اور ان مشکل سوالوں کا جواب دیا کرتے تھے اور ان کی راہنمائي اور ہدایت فرمایا کرتے کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آپ (ع) نے کسی کے سوالوں کا جواب نہ دیا ہو یا جواب صحیح نہ دیا ہو آپ (ع) کو اللہ تعالی کے دیئے ہوئے کثیر علم وجہ سے عالم آل محمد(ص) کہا جاتا تھا آپ کے بہت سے قیمتی ارشادات ہمارے لئے آج بھی مشعل راہ ہیں_
امام رضا علیہ السلام کی امامت کے زمانے میں مامون مسلمانوں کا حاکم اور خلیفہ تھا اور چونکہ وہ لوگوں کو امام رضا

عليہ السلام سے دور ركھنا چاہتا تھا امام كو جو مدينہ منورہ ميں زندگى بسر كرتے تھے شہر طوس ميں بلوايا اور امام عليہ السلام كے سامنے ولى عہد اور خلاقت كے عہدے كى پيش كش كى ليكن امام رضا عليہ السلام نے جو مامون كے مكر و فريب اور منافقت سے آگاہ تھے مامون كى اس پيش كش كو قبول نہ كيا مامون نے بہت زيادہ اصرار كيا امام رضا عليہ السلام چاہتے تھے كہ ولى عہدى كو قبول نہ كريں ليكن مامون كے بہت زيادہ اصرار كے بعد آپ (ع) نے بظاہر ولى عہدى كو قبول كرليا ليكن شرطر لگادى كہ آپ (ع) حكومت كے كسى كام ميں دخل نہيں ديں گے بالآخر مامون نے جو امام كى شخصيت سے سخت خائف تھا اور آپ (ع) كى صلاحيتوں كى وجہ سے خطرے كا احساس ركھتا تھا آپ كو زہر دے كر شہيد كرديا_

حضرت امام رضا عليہ السلام نے صفر كى آخرى تاريخ كو 203 ھ ميں طوس ميں شہادت پائي اور آپ (ع) كے جسم مبارك كو اسى شہر كے نزديك كہ جو آج مشہد مقدس كے نام سے مشہور ہے_ دفن كرديا گيا آپ (ع) كى قبر مبارك آج كے دور ميں سارے مسلمانوں كے لئے زيارت گاہ ہے_

چھٹا سبق

اسراف كيوں؟

امام رضا عليہ السلام نے ديكھا كہ ايك آدھا كھايا ہوا پھل زمين پر پڑا ہے آپ (ع) كے خادموں ميں سے كسى نے پھل كا كچھ حصّہ كھايا تھا اور باقى كو زمين پر پھينك ديا تھا حضرت امام رضا عليہ السلام اس سے ناراض ہوئے اور اس كے خادم كو بلايا اور اس سے فرمايا كہ كيوں اسراف كرتے ہو؟ اللہ كى نعمت كے ساتھ كيوں بے پروا ہى كرتے ہو كيا تمہيں علم نہيں كہ اللہ اسراف كرنے والے انسان كو دوست نہيں ركھتا كيا تم نہيں جانتے خدا اسراف كرنے والے انسان كودوست نہيں ركھتا كيا تم نہيں جانتے خدا اسراف كرنے والے كو سخت سزا دے گا اگر تمہيں كسى چيز كى حاجت نہيں تو اسے ضائع نہ كرو اور فضول خرچ نہ كرو بلكہ وہ ان كو دے دو جو اس كے محتاج ہيں_
امام رضا عليہ السلام كے فرمان سے آپ كيا سمجھتے ہيں كہ خدا

كيوں اسراف كرنے والوں كو دوست نہيں ركھتا___؟
_____ اور كيوں اسراف نہ كرنا برا ناپسنديدہ فعل ہے___؟
ان دو سوالوں كے جواب دينے كے لئے يہ سوچئے كہ ايك سيب كو تيار ہونے كے لئے كتنى قوت اورتوانائي خرچ ہوتى ہے اور كتنے كام انجام پاتے ہيں تب جاكر ايك سيب بنتا ہے مثلا سوچئے كہ سيب كے پودے كوپڑھنے كے لئے سورج كى كتنى توانائي ضرورى ہے كتنى مقدار ميں پاني، ہوا معدنى اجزاء خرچ ہوں گے اور كتنے لوگ محنت كريں گے تب جاكر سيب كا ايك دانہ آپ كے ہاتھ تك پہنچے گا سوچئے اس قدر كام او رتوانائي كى قيمتى ہے___؟ جب سيب كا كچھ حصّہ پھينك ديتے ہيں يا كسى اور اللہ كى نعمتوں ميں سے كسى نعمت كو بيجا خرچ كرتے ہيں تو در حقيقت اس تمام توانائي اور محنت كو ضائع كرتے ہيں اور اس كے علاوہ ايك دوسرے انسان كو بھى خدا كى نعمتوں سے محروم كرتے ہيں اور اس كے حق كو ضائع كرتے ہيں كيا اسراف كرنا اللہ كى نعمتوں كى حرمت كى منافى نہيں___؟
كيا اسراف كرنا اللہ كى ناشكرى نہيں ہے___؟
كيوں اللہ كى نعمتوں كو معمولى شمار كرتے ہيں اور ان كو بيجا خرچ كرتے ہيں___؟
كيا آپ راضى ہيں كہ ايك بچّہ بھوكا سوئے اور آپ اپنى غذا سے تھوڑى مقدار ضائع كرديں يا نيم ميوہ كو بغير كھائے گندگى ميں ڈال ديں___؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کیا آپ راضی ہیں کہ بچّہ جس کے پاس کاغذ اور قلم ہے تحصیل علم سے محروم رہے اور آپ اپنی کاپیاں اور کاغذ بلا وجہ پھاڑ ڈالیں یا انہیں لکھے بغیر ہی ضائع کردیں___؟
کیا یہ درست ہے کہ آپ ضرورت سے زیادہ بجلی صرف کریں اور دوسرے بقدر ضرورت بجلی اور روشنی نہ رکھتے ہوں حالانکہ خدا نے پانی سورج مٹی ہوا اور دوسری نعمتیں تمام انسانوں کے لئے پیدا کی ہیں اور ہر انسان کو حق پہنچتا ہے کہ اللہ کی ان نعمتوں سے استفادہ کرے____؟
اب جب کہ آپ سمجھ چکے ہیں کہ اسراف کرنا گناہ ہے اور بہت برا اور ناپسندیدہ کام ہے تو اس کے بعد اسراف مت کیجئے
اب جب کہ آپ جان چکے ہیں کہ خداوند عالم اسراف کرنے والوں کودوست نہیں رکھتا اور سخت سزا دیتا ہے تو اس کے بعد کسی چیز کو فضول اور بیجا خرچ نہ کریں، کسی چیز کو ضائع نہ کریں اور اعتدال کے ساتھ خرچ کریں اس طریقے سے وہ روپیہ جو فضول اور بے فائدہ چیزوں پر خرچ کرتے ہیں بچا کر اپنے دوستوں کے لئے تحفے خرید سکتے ہیں یا اپنے ہمسایوں اور واقف کاروں کی اس سے مدد کرسکتے ہیں جس کے نتیجہ میں خدا آپ کے اس کام سے خوش ہوگا اور آپ کو اچھی جزاء عنایت کرے گا اور لوگ بھی آپ کو زیادہ دوست رکھیں گے اور آپ کی زیادہ مدد کریں گے

غور کیجئے اور جواب دیجئے

1)___ امام رضا (ع) اور دوسرے ائمہ کا علم کیسا ہوتا ہے اور کیوں تمام لوگوں کے علم پر برتری رکھتا ہے؟
2)___ عالم آل محمد(ص) کسے کہا جاتا تھا اور کیوں ؟
3)___ امام رضا (ع) خلفاء عباسی کے کس خلیفہ کے ہم عصر تھے؟
4)___ مامون نے کیوں امام رضا (ع) کو طوس بلوایا اور امام (ع) سے کیا پیش کش کي؟
5)___ امام رضا (ع) نے ولی عہدی کو کس شرط پر قبول کیا اور کیوں؟
6)___ ماموں نے امام (ع) کو کیوں شہید کیا؟
7)___ امام رضا (ع) کی شہادت کس سال او رکس دن ہوئي؟
8)___ اسراف سے کیا مراد ہے امام رضا (ع) نے اسراف کے متعلق کیا فرمایا؟
9)___ اسراف کیوں نہ کریں اعتدال برتنے سے کون سے کام انجام دے سکتے ہیں؟

ساتواں سبق

نویں امام "حضرت امام محمد تقی علیہ السلام

ہمارے نویں امام حضرت امام محمد تقی علیہ السلام حضرت امام رضا علیہ السلام کے فرزند ہیں آپ (ع) ایک سوپچا نوے 195 ہجری ماہ رمضان میں مدینہ منورہ میں متولد ہوئے آپ (ع) کے والد حضرت امام رضا علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے اور پیغمبر اسلام (ص) کی وصیت کے تحت آپ (ع) کو اپنے بعد لوگوں کا امام معیّن فرمایا اس سے لوگوں کو آگاہ کیا امام محمد تقی علیہ السلام امام جواد کے نام سے بھی مشہور ہیں آپ (ع) بچپن ہی سے اللہ تعالی کے ساتھ خصوصی ربط رکھتے تھے اور اسی سن میں لوگوں کی دینی مشکلات کو حل کرتے تھے اور ان کی راہنمائي اور رہبری فرماتے تھے بہت بڑے بڑے علماء آپ (ع) کی خدمت میں آتے اور بہت سخت اور مشکل دینی اور عملی مسائل آپ (ع) سے پوچھتے امام جواد علیہ السلام ان کے تمام مشکل

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

183

سوالوں کا آسانی کے ساتھ جواب دیتے تھے بعض لوگ جو آپ (ع) کے اللہ کے ساتھ خاص تعلق سے مطلع نہ تھے آپ (ع) کے علمی پایہ سے تعجب کرتے اور کہتے تھے کہ اس کمسن بچّے نے کہاں سے اتنا زیادہ علم حاصل کرلیا ہے اس بچے کا علم کیسے تمام بزرگ علماء کے علم پر برتری حاصل کرگیا ہے انہیں علم نہ تھا کہ امام کو علم کسی سے پڑھ کر حاصل نہیں ہوا کرتا بلکہ امام (ع) کا علم اللہ کی طرف سے آسمانی ہوا کرتا ہے انہیں علم نہیں تھا کہ خدا جس کی روح کو چاہے اپنے سے مرتبط کردیتا ہے خواہ بچہ ہو یا بڑا اور اسے تمام لوگوں سے زیادہ علم دے دیتا ہے امام محمد تقی علیہ السلام بچپن ہی سے بہترین صفات انسانی کے مالك تھے

تقي یعنی زیادہ پرہیزگار تھے

جواد: یعنی زیادہ سخاوت اور عطاء کرنے والے تھے مطلع اور روشن فکر تھے اور لوگوں کے لئے تحصیل علم کی کوشش کرتے تھے_

معتصم عباسی ظالم خلیفہ تھا اور آپ (ع) کی روشن فکری کو اپنی قوت کے خاتمے کا سبب جانتا تھا لوگوں کے بیدار ہوجانے اور حقائق سے مطلع ہوجانے سے ڈرتا تھا اور امام جواد علیہ السلام کی سخاوت تقوی اور پرہیزگاری سے خائف تھا اسی لئے حضرت امام جواد کو شہر مدینہ سے اپنے دارالخلافہ بغداد بلایا اور چند مہینوں کے بعد شہید کردیا_

امام جواد علیہ السلام کی عمر شہادت کے وقت پچیس سال سے زیادہ نہ تھی آپکے جسم مبارك کو بغداد شہر کے نزدیك جو آج کاظمین کے نام سے مشہور ہے آپ کے جد مبارك حضرت موسی علیہ السلام

184

کے پہلو میںدفن کیاگیا_

آپ (ع) کی ذات پر سلام اور درود ہو"

185

آٹھواں سبق

گورنر کے نام خط

حج کی باعظمت عبادت کو میں امام جواد علیہ السلام کے ساتھ بجالایا اور جب حج کے اعمال اور مناسك ختم ہوگئے تو میں الوداع کے لئے امام (ع) عالی مقام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ حکومت نے مجھ پر بہت زیادہ ٹیکس دیا ہے میں اس کی ادائے گی کی طاقت نہیں رکھتا آپ سے خواہاں ہوں کہ ایك خط آپ (ع) شہر کے حاکم کے نام لکھ دیجئے اور سفارش فرمایئےہ وہ مجھ سے نرمی اور خوش اسلوبی سے پیش آئے میں نے عرض کی کہ ہمارے شہر کا حاکم آپ (ع) کے دوستوں اور شیعوں سے ہے_ یقینا آپ (ع) کی سفارش اس پر اثر کرے گی امام جواد علیہ السلام نے کاغذ اور قلم لیا اور اس مضمون کا خط لکھا_

بسم اللہ الرحمن الرحیم سلام ہو تو پر اور اللہ کے لائق بندوں

186

پرا‌ے سیستان کے حاکم قدرت اور حکومت اللہ کی طرف سے ایك امانت ہے جو تیرے اختیار میں دی گئي ہے تا کہ تو خدا کے بندوں کا خدمت گزار ہو تو اس قدرت اور توانائي سے اپنے دینی بھائیوں کی مدد کر جو چیز تیرے لئے تنہا باقی رہے گی وہ تیری نیکی اور مدد ہوگی جو تو اپنے بھائیوں اور ہم مذہبوں کے لئے کرے گا____ یاد رکھو کہ خدا قیامت کے دن تم سے تمام کاموں کا حساب لے گا اور معمولی کام بھی اللہ سے مخفی نہیں ہے

محمد بن علی الجواد (ع)

میں نے آپ (ع) سے خط لیا اور خداحافظ کہتے ہوئے اپنے شہر کی طرف لوٹ آیا اس پر عظمت خط کی اطلاع پہلے ہی سے اس حاکم کو ہوچکی تھی وہ میرے استقبال کے لئے آیا اور میں نے وہ خط اسے دیا اس نے خط لیا اور اسے چوما اور کھولا اور غور سے پڑھا میرے معاملہ میں اس نے تحقیق کی جس طرح میں چاہتا تھا اس نے میرے ساتھ نیکی اور نرمی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

برتی اس کے بعد اس نے تمام لوگوں سے عدل اور انصاف برتنا شروع کردیا_

غو رکیجئے اور جواب دیجئے
1)___ حضرت محمد تقی (ع) کس سال اور کس مہینے میں پیدا ہوئے؟
2)___ لوگوں کو کس بات پر تعجب ہوتا تھا اور کیا کہتے تھے؟

3)___ وہ کس چیز سے مطلع نہ تھے کہ اس طرح کا تعجب کرتے تھے؟
4)___ تقی اور جواد کے معنی بیان کیجئے؟
5)___ معتصم خلیفہ نے حضرت جواد (ع) کو بغداد کیوں بلایا؟
6)___ حضرت امام محمد تقی (ع) نے کس عمر میں وفات پائي؟
7)___ آپ (ع) کے جسم مبارک کو کہاں دفن کیا گیا؟
8)___ امام جواد (ع) نے سیستان کے حاکم کو کیا لکھا اور کس طرح آپ (ع) نے اسے نصیحت کي؟
9)___ حاکم نے امام (ع) کے خط کے احترام میں کیا کیا؟
10)___ آپ نے امام (ع) کے خط سے کیا سبق لیا ہے اور اس واقعہ سے کیا درس لیا ہے؟

نواں سبق

دسویں امام حضرت امام علی نقی علیہ السلام

حضرت امام علی نقی علیہ السلام امام محمدتقی علیہ السلام کے فرزند ہیں پندرہ ذی الحجہ دو سو بارہ ہجری مینمدینہ کے نزدیک ایک دیہات میں متولد ہوئے حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے اللہ کے حکم اور پیغمبر (ص) کی وصیت کے مطابق آپ (ع) کو اپنی شہادت کے بعد لوگوں کے لئے امام اور رہبر معیّن کیا امام علی نقی علیہ السلام امام ہادی (ع) کے نام سے بھی مشہور تھے اپنے والد کی طرح آپ (ع) بھی بچپن ہی سے خداوند عالم کے ساتھ خاص تعلق رکھتے تھے آپ (ع) کم عمر ہونے کے باوجود منصب امامت پر فائز ہوئے اور لوگوں کو اس مقام سے راہنمائي اور رہبری فرماتے تھے_
امام علی نقی علیہ السلام اسی چھوٹی عمر سے ایک ایسے انسان

تھے جو لوگوں کے لئے نمونہ تھے ہر قسم کے عیب اور نقص سے پاک تھے اور آپ (ع) انسانی صفات حسنہ سے مزیّن تھے اسی لئے آپ (ع) کو نقی یعنی پاک او رہادی یعنی ہدایت کرنے والا بھی کہاجاتا ہے امام علی نقی (ع) محنت اور بہت کوشش سے لوگوں کی ہدایت اوررہنمائي فرماتے تھے اور زندگی کے احکام انہیں بتلایا کرتے لوگ بھی آپ (ع) سے بہت زیادہ محبت کیا کرتے تھے اور آپ (ع) کی رہنمائي اور علم و بینش سے استفادہ کیا کرتے تھے متوکل عباسی ظالم اور خونخوار خلیفہ تھا وہ امام علی نقی علیہ السلام سے حسد کرتا تھا اور امام علیہ السلام کی قدرت اور مقبولیت سے خائف تھا اسی لئے آپ (ع) کو مدینہ منورہ سے سامرہ شہر کی طرف بلوایا اور ایک فوجی مرکز میں آپ (ع) کو نظر بند کردیا امام علی نقی علیہ السلام نے اس دنیا میں بیالیس سال عمر گزاری اور اس مدت میں ظالم عبّاسی خلیفہ کا ظلم و ستم آپ (ع) پر ہمیشہ رہا اور آپ (ع) اس کے ظلم و ستم کا مقابلہ کرتے رہے آخر کار تیسری رجب دوسو چوّن ہجری کو سامرہ میں شہید

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کردیئےئے آپ کے جسم مبارک کو اسی شہر سامرہ میں دفن کردیا گیا_

190

دسواں سبق

نصیحت امام (ع)

متوکل شراب خوار و ظالم حاکم تھادین اسلام اور قرآن کے قوانین پر عمل نہیں کیا کرتا اپنے اقتدار اور خلاقت کی حفاظت کے لئے ہر قسم کا ظلم کا ارتکاب کرتا تھا لوگوں کی بہت زیادہ عقیدت جو امام علی نقی علیہ السلام سے تھی اس سے وہ رنج و تکلیف میں رہتا اور امام (ع) پاک کے نفوذ اور قدرت سے ڈرتا رہتا تھا ایک دفعہ آدھی رات کو اپنے خوبصورت تخت پر بیٹھا تھا اور اپنے ہم نشینوں کے ساتھ مستی اور عیش و نوش میں مشغول تھا گانے والے اس کے لئے شعر پڑھ رہے تھے اور آلات غنا سے خاص راگ بجا رہے تھے اس کے محل کی دیواریں طلائي چراغوں سے مزیّن تھیں اور محل کے اردگرد مسلح افراد کو پہرہ پر لگا رکھا تھا اچانک مستی کے عالم میں سوچا کہ کیا ممکن ہے کہ یہ تمام قدرت اور با عظمت زندگی میرے

191

ہاتھ سے لے لی جائے؟
آیا کوئي ایسا آدمی موجود ہے کہ یہ تمام عیش و نوش اور زیبا زندگی کو میرے ہاتھ سے لے لے پھر اپنے آپ کو خود ہی جواب دیا کہ ہاں حضرت امام علی نقی علیہ السلام کو حبشے شیعہ اپنا امام مانتے ہیں وہ ایک ہے جو ایسا کرسکتا ہے کیونکہ لوگ اسے بہت زیادہ دوست رکھتے ہیں اس فکر سے پریشان ہوا اور چیخا کہ فوراً علی بن محمد(ص) کو گرفتار کر کے یہاں لے آؤ ایک گروہ جو اس کے حکم کے اجراء کے لئے معیّن تھا یعنی وہ لوگ جنہوں نے اپنی آزادی اور انسانیت کو فراموش کر رکھا تھا امام علی بن محمد علیہ السلام کے گھر ہجوم کر کرے آئے اور انہوں نے دیکھا کہ امام علی نقی (ع) رو بقبلہ بیٹھے آسمانی زمزمہ کے ساتھ قرآن پڑھ رہے ہیں آپ کو انہوں نے گرفتار کیا اور اس کے قصر میں لے گئے امام ہادی علیہ السلام قصر میں آہستہ سے داخل ہوئے اس وقت آپ کے چہرہ مبارک سے نور پھوٹ رہا تھا اور اپ آرام و سکون سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ رہے تھے متوکل نے خون آلود نگاہوں سے غصّے کے عالم میں امام ہادی علیہ السلام کے چہرہ مبارک پر نگاہ ڈالی اور اس سابقہ فکر کا امام علیہ السلام کے متعلق اعادہ کیا اور گویا چاہتا تھا کہ اسی وقت امام علیہ السلام کو قتل کردے مگر اس نے سوچا کہ امام علیہ السلام کو خاص مہمانوں اور ہم نشینوں کی آنکھوں میں معمولی قرار دے لہذا بے ادبی سے کہا اے علی بن محمد (ص) ہماری مجلس کو گرماؤ اور ہمارے لئے کچھ شعر پرہو ہم چاہتے ہیں کہ تمہاری شعر خوانی کی آواز سے خوش اور شادمان ہوں_

192

امام ہادی علیہ السلام ساکت رہے اور کچھ جواب نہ دیا متوکل نے دوبارہ مذاق اور مسخرہ کے لہجے میں کہا کہ اے علی (ع) بن محمد(ص) ہماری مجلس کو گرم کرو اور ہمارے لئے اشعار پڑھو امام علی نقی علیہ السلام نے اپنا سر نیچے کیا اور متوکل کی بے حیاء آنکھوں کی طرف نہیں دیکھا اور خاموش رہے متوکل نے کہ جس میں مستی اور غصّہ آپس میں ملے ہوئے تھے بے ادبی اور بے شرمی سے پھر اسی سابقہ جملے کی تکرار کی اور آخر میں کہا کہ لازمی طور پر آپ (ع) ہمارے لئے پڑھیں اس وقت امام علیہ السلام نے ایک تند نگاہ اس ظالم ناپاک مست کے چہرے پر ڈالی اور فرمایا اب جب کہ میں مجبور ہوں کہ شعر پڑھوں تو سن اس کے بعد آپ (ع) نے عربی کے چند اشعار پڑھے کہ بعض شعروں کا ترجمہ یہ ہے_
کتنے اقتدار کے مالکوں نے اس جہان میں اپنی راحت کے لئے پہاڑوں یا میدانوں کے دامن میں محل تعمیر کیئے اور تمام کو آراستہ اور مزین کیا اور قصر کے اطراف میں اپنی جان کے خطرے کے پیش نظر مسلح محافظ اور نگہبان قرار دیئے تا کہ یہ تمام اسباب انہیں موت کے پنیجے سے بچا سکیں لیکن انہیں موت نے اچانک گھیرلیا ان پلید انسانوں کا گریبان پکڑا انہیں ذلت و خواری سے ان کے محلوں سے باہر نکالا اور وہ اپنے اعمال کے ساتھ یہاں سے آخرت کی منزل کی طرف

چلے گئے ان کے ناز پرورده جسم آنکھوں

193
سے اوجھل خاك ميں چلے گئے ليكن ان كى روح
عالم برزخ ميں عذاب ميں مبتلا ہوگئي_
اسى مضمون كے اشعار امام عليہ السلام نے اور بھى پڑھے تمام مہمان خاموش بيٹھے تھے اور ان اشعار كے سننے سے لرز رہے تھے متوكل بھى باوجود سنگ دل اور بے رحمى كے ديوانوں كى طرح كھڑا ہوگيا تھا اور لرز رہا تھا_

غور كيجئے اور جواب ديجئے
1)___ امام على نقى (ع) كس سال اور كس مہينے اور كس دن متولد ہوئے ؟
2)___ آپ (ع) كو كس نے امامت كے لئے معين كيا اور كس كے حكم سے؟
3)___ نقى اور ہادى كے كيا معنى ہيں؟
4)___ آپ (ع) كو متوكل نے كيوں سامره بلوايا؟
5)___ سامره ميں متوكل آپ (ع) سے كيسا سلوك كرتا تھا؟
6)___ امام على نقى (ع) كس سال شہيد ہوئے آپ (ع) كے جسم مبارك كو كہاں دفن كيا گيا؟
7)___ متوكل كس قسم كا حاكم تھا؟
8)___ متوكمل امام ہادى (ع) سے كيوں دشمنى ركھتا تھا اور اس كو كس چيز كا ڈر تھا؟
9)___ متوكل نے امام ہادى عليہ السلام سے كس چيز كا

194
تقاضا كيا تھا؟ اور اس سے اس كى غرض كيا تھي؟
10)___ امام على نقى عليہ السلام نے اشعار كے ذريعہ اس سے كيا كہا؟
11)___ امام عليہ السلام كے اس كردار سے كيا سبق حاصل كرنا چاہيئے؟

195

گيارہواں سبق

گيارہوں امام حضرت امام حسن عسكرى عليہ السلام

حضرت امام حسن عسكرى عليہ السلام آٹھ ربيع الثانى دوسو تبّيس ہجرى ميں مدينہ منوره ميں متولد ہوئے آپ (ع) كے والد امام على نقى عليہ السلام نے اللہ كے حكم اور پيغمبر اسلام (ص) كى وصيّت كے تحت آپ (ع) كو اپنے بعد كے لئے لوگوں كا امام اور پيشوا معيّن كيا امام حسن عسكرى عليہ السلام بھى اپنے آباؤ اجداد كى طرح لوگوں كى رہنمائي اور تربيت كرتے تھے اور ان كو توحيد اور اللہ كى اطاعت كى طرف ہدايت فرمايا كرتے تھے اور شرك اور ظالموں كى اطاعت سے روكتے تھے عباسى ظالم خلفاء امام عليہ السلام كى تربيت كے طريقے كو اپنى خواہشات كے خلاف سمجھتے تھے لوگوں كى آگاہى اور بيدارى سے خوف زده تھے اسى لئے امام عليہ السلام كے سا تھ دشمنى ركھتے تھے اور آپ كو مختلف قسم كے آزار ديا كرتے تھے_ حق

196

پسند لوگوں کو آپ سے نہ ملنے دیتے تھے اور آپ کے علم و فضل اور گراں بہا راہنمائي سے آزادنہ طریقے سے استفادہ کرنے دیتے تھے اور بالآخر آپ کو ظالم عباسی خلیفہ اپنے باپ کی طرح آپ کو سامرہ لے گیا اور وہاں قید کردیا اس نے آپ (ع) کو تکلیف دینے کے لئے بدخصلت اور سخت قسم کے لوگ معین کر رکھتے تھے لیکن امام عسکری علیہ السلام نے اپنے اچھے اخلاق سے ایسے افراد کی بھی تربیت کردی تھی اور ان میں سے بعض مومن اورمہربان انسان بن گئے تھے چونکہ امام علیہ السلام کو ایك فوجی مرکز میں نظر بند کر رکھا تھا اسی لئے آپ کے نام حسن کے ساتھ عسکری کا اضافہ کردیا گیا کیوں کہ عسکر کے مغنی لشکر کے ہیں_

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام اس مدت میں کہ جب لوگوں کی نگاہ سے غائب تھے اور شیعوں کی آپ (ع) سے ملاقات ممنوع قرار دی گئي تھی ان لوگوں کو فراموش نہیں کرتے تھے بلکہ ان کے لئے خطوط لکھا کرتے تھے اور ان کی ذمہ داریاں انہیں یاد دلاتے تھے_

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام اپنی تمام عمر لوگوں کو اللہ تعالی کی طرف ہدایت فرماتے رہے اور توحید پرستی کی طرف دعوت دیتے رہے اور لوگوں کو ظالم کی اطاعت سے روکتے رہے اور آخر کار خونخوار عباسی خلفاء کے ساتھ دشمنی کے نتیجے میں اٹھائیس سال کی عمر میں شہادت کے بلند مرتبہ تك پہنچے آپ کی شہادت آٹھ ربیع الاول دوسو ساٹھ ہجری میں سامرہ کے شہر میں واقع ہوئي اور آپ (ع) کے جسم مبارك کو آپ (ع) کے والد ماجد کے پہلو میں سپرد خاك کردیا گیا بہت زیادہ سلام ہوں آپ (ع) پر اور راہ خدا کے شہیدوں پر_

197

بارہواں سبق

امام حسن عسکری (ع) کا خط

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے قم میں علی بن حسین قمی (ع) کو جو ایك عالم تھے اس طرح کا ایك خط لکھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم اے ہمارے مورد اعتماد عالم فقیہ عالی مقام اے علی بن حسین قمی خداوند عالم تجھے نیك کاموں میں توفیق دے اور تیرے اولاد کو نیك اور لائق بنائے تقوی اور پرہیزگاری کو مت چوڑنا نماز اول وقت بڑھا کرو اور اپنے مال کی زکاۃ دیا کرو کیوں کہ جو اپنے مال کی زکاۃ ادا نہ کرے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی دوسروں کی لغزش اور برائي کو معاف کردیا کہ جب غصّہ آئے تو اپنا غصّہ پی جایا کرو اپنے رشتہ داروں اور

198

قرابتداروں پر احسان کیا کرو اور خوش اخلاقی سے پیش آیا کرو اپنے دینی بھائیوں سے ہمدردی کیا کرو ہر حالت میں لوگوں کے حوائج پورا کرنے کی کوشش کیا کرو لوگوں کی نادانی اور ناشکری پر صبر کیا کرو احکام دین اور قوانین قرآن کے سمجھنے کی کوشش کیا کرو کاموں میں اس کے انجام کو سوچا کرو زندگی میں کبھی بھی قرآن کے دستور سے نہ ہٹنا لوگوں کے ساتھ اچھی طرح پیش آیا کرو اور خوش اخلاقی اختیار کرو لوگوں کو اچھے کاموں کا حکم دیا کرو اور برے اور ناشائستہ کاموں سے روکا کرو اپنے آپ کا گناہ اور برے کاموں میں ملوث نہ کیا کرو تجہد کی نماز کو منت چوڑنا کیونکہ ہمارے پیغمبر اکرم (ص) حضرت علی (ع) سے فرمایا کرتے تھے_

اے علی (ع) کبھی تہجد کی نماز ترك نہ کرنا اے علی بن حسین قمی جو شخص بھی تہجد کی نماز سے لاپواہی کرے وہ اچھے مسلمانوں میں سے نہیں ہے خود تہجد کی نماز کو ترك نہ کرو اور ہمارے شیعوں کو بھی کہنا کہ وہ اس پر عمل کریں دین کے دستور پر عمل کرنے میں صبر کرو اور امید سے پوری کامیابی کے لئے کوشش کرنا ہمارے شیعہ موجودہ دنیا کے حالات سے ناخوش ہیں اور پوری کامیابی کے لئے کوشش کرتے ہیں تا کہ میرا فرزند مہدی (عج) کہ جس

199

کے ظہور کی پیغمبر اسلام (ص) نے خوش خبری دی ہے ظاہر ہوجائے اور دنیا کو لائق مومنین اور پاك شیعوں کی مدد سے عدل و انصاف سے پر کردے آگاہ رہو کہ بالآخر لائق اور پرہیزگار لوگ ہی کامیاب ہوں گے تم پراور تمام شیعوں پر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سلام ہو_
حسن بن علی (ع)

سوالات
1)___ امام حسن عسکری (ع) کس سال اور کس مہینے اور کس دن پیدا ہوئے ہیں؟
2)___ عباسی خلیفہ نے کس لئے آپ (ع) کو سامرہ شہر میں نظر بند کردیا تھا؟
3)___ امام (ع) کی رفتار و گفتار نے حکومت کے عملے پر کیا اثر چھوڑا تھا؟
4)___ عسکر کے کیا معنی ہیں اور گیارہوںامام (ع) کو کیوں عسکری (ع) کہا جاتا ہے؟
5)___ امام حسن عسکری (ع) کی شہادت کہاں واقع ہوئي او رکس سال اور کس مہینے میں؟
6)___ حضرت امام حسن عسکری (ع) نے جو خط علی بن حسین قمّی کو لکھا تھا اس میں نماز اور زکاۃ کے متعلق کیا لکھا تھا؟

7)___ امام (ع) نے رشتہ داروں کے ساتھ کیسے سلوك کا حکم دیا ہے؟ اور آپ اپنے رشتہ داروں سے کیسا سلوك کرتے ہیں؟
8)___ امام حسن عسکری (ع) نے اپنے فرزند حضرت مہدی عج کے متعلق کیا فرمایا ہے؟
9)___ تہجد کی نماز کے پڑھنے کا طریقہ کسی اہل علم سے پوچھئے

تیرہواں سبق

بارہویں امام حضرت حجت امام زمانہ حضرت مہدی (عج)

امام زمانہ (ع) پندرہ شعبان دوسو بچپن ہجری سامرہ شہر میں متولد ہوئے آپ (ع) کی والدہ ماجدہ کا نام نرجس خاتون تھا اور آپ (ع) کے والد امام حسن عسکری علیہ السلام تھے آپ (ع) کے والد نے پیغمبر اسلام(ص) کے نام پر آپ (ع) کا نام محمد (ص) رکھا_
بارہویں امام مہدی (ع) ، قائم، امام زمانہ (عج) کے نام سے مشہور ہیں پیغمبر اکرم (ص) بارہویں امام (ع) کے متعلق اس طرح فرمایا ہے:
امام حسین (ع) کا نواں فرزند میرے ہم نام ہوگا اس کا لقب مہدی ہے اس کے آنے کی میں مسلمانوں کو خوشخبری سناتا ہوں:
ہمارے تمام ائمہ (ع) نے امام مہدی (ع) کے آنے کا مدہ اور خوشخبري

دی ہے اور فرمایا ہے: کہ
امام حسن عسکر ي(علیہ السلام) کا فرزند مہدی (ع) ہے کہ جس کے ظہور اور فتح کی تمہیں خوشخبردی دیتے ہیں
ہمارا امام مہدی (ع) بہت طویل زمانہ تك نظروں سے غائب رہے گا ایك بہت طویل غیبت کے بعد خدا اسے ظاہر کرے گا اور وہ دنیا کو عدل و انصاف سے پر کردے گا:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

امام زمانہ پیدائشے کے وقت سے ہی ظالموں کی نگاہوں سے غائب تھے خدا و پیغمبر اسلام (ص) کے حکم سے علیحدہ زندگی بسر کرتے تھے صرف بعض دوستو کے سامنے جو با اعتماد تھے ظاہر ہوتے تھے اور ان سے گفتگو کرتے تھے حضرت امام حسن عسکری (ع) نے اللہ تعالی کے حکم اور پیغمبر اکرم (ص) کی وصیّت کے تحت آپ (ع) کو اپنے بعد کے لئے لوگوں کا امام معیّن فرمایا:

امام زمانہ (ع) اپنے والد کے بعد منصب امامت پر فائز ہوئے اور بچپن سے ہی اس خاص ارتباط سے جو وہ خدا سے رکھتے اور اللہ نے انہیں علم عنایت فرمایا تھا، لوگوں کی رہنمائي اور فرائض امامت کو انجام دیا کرتے تھے اللہ نے اپنی بے پناہ قدرت سے آپ (ع) کو ایك طویل عمر عنایت فرمائي ہے اور آپ (ع) کو حکم دے دیا ہے کہ غیبت اور پردے میں زندگی گزاریں اور پاك دلوں کی اللہ کی طرف رہنمائي فرمائیں اب حضرت حجت امام زمانہ (عج) نظروں سے غائب اور پوشیدہ ہیں لیکن لوگوں کے درمیان آمد و رفت کرتے ہیں اور لوگوں کی مدد کرتے ہیں اور اجتماعات میں بغیر اس کے کہ کوئي آپ (ع) کو پہچان سکے شرکت

فرماتے ہیں اس لحاظ سے آپ (ع) پر جو اللہ نے ذمہ داری ڈال رکھی ہے اسے انجام دیتے ہیں اور لوگوں کو فیض پہنچاتے ہیں اور لوگ بھی اسی طرح جس طرح سورج میں آجانے کے باوجود اس سے فیض اٹھاتے ہیں آپ (ع) کے وجود گرامی سے با وجودیکہ آپ غیبت میں ہیں فائدہ اٹھاتے ہیں_

غیبت اور امام زمانہ (ع) کا ظہور

امام زمانہ (ع) کی غیبت اس وقت تك باقی رہے گی جب تك دنیا کے حالات حق کی حکومت قبول کرنے کے لئے تیار نہ ہوں اور عالمی اسلامی حکومت کی تاسیس کے لئے مقدمات فراہم نہ ہوجائیں جب اہل دنیا کثرت مصائب اور ظلم و ستم سے تھك جائیں گے اور امام زمانہ (ع) کا ظہور خداوند عالم سے تہہ دل سے چاہیں گے اور آپ (ع) کے ظہور کے مقدمات اور اسباب فراہم کردیں گے اس وقت امام زمانہ (ع) اللہ کے حکم سے ظاہر ہوں گے اور آپ (ع) اس قوت اور طاقت کے سبب سے جو اللہ نے آپ کو دے رکھی ہے ظلم کا خاتمہ کردیں گے اور امن و امان واقعی کو توحید کے نظریہ کی اساس پر دنیا میں رائج کریں گے ہم شیعہ ایسے پر عظمت دن کے انتظار میں ہیں اور اس کی یاد میں جو در حقیقت ایك امام اور رہبر کامل

کی یاد ہے اپنے رشد اور تکامل کے ساتھ تمام عالم کے لئے کوشش کرتے ہیں اور حق پذیر دل سے امام مہدی (ع) کے سعادت بخش دیدار کے متمنّی ہیں اور ایك بہت بڑے الہی ہدف میں کوشاں ہیں اپنی اور عام انسانوں کی اصلاح کی کوشش کرتے ہیں اور آپ کے ظہور اور فتح کے مقدمات فراہم کر ر ہے ہیں_

غور کیجئے اور جواب دیجئے

1)___ بارہویں امام حضرت مہدی (ع) کس مہینے متولد ہوئے؟
2)___ پیغمبر اسلام (ص) نے بارہویں امام (ع) کے متعلق کیا فرمایا ہے؟
3)___ ہمارے دوسرے ائمہ نے امام مہدی (ع) کے متعلق کیا فرمایا ہے؟
4)___ امام زمانہ (ع) کس کے حکم سے غائب ہوئے ہیں؟
5)___ اب لوگ امام زمانہ (ع) کے وجود سے کس طرح مستفید ہو رہے ہیں؟
6)___ امام زمانہ کی غیبت کب تك رہے گي؟
7)___ جب امام زمانہ (ع) اللہ کے حکم سے ظاہر ہوں گے تو کیا کام انجام دیں گے؟
8)___ ہم شیعہ کس دن کے انتظار میں ہیں امام زمانہ (ع) کے ظہور کے مقدمات کیسے فراہم کرسکتے ہیں؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

چودہواں سبق

شیعہ کی پہچان

امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے اصحاب میں سے ایك جابر نامی صحابی سے یہ فرمایا اے جابر کیا صرف اتنا ہی کافی ہے کہ کوئي کہہ دے کہ میں شیعہ ہوں اور اہل بیت (ع) پیغمبر (ص) اور ائمہ (ع) کو دوست رکھتا ہوں صرف یہ دعوی کافی نہیں ہے خدا کی قسم شیعہ وہ ہے جو پرہیزگار ہو اور اللہ کے فرمان کی مکمل اطاعت کرتا ہو اس کے خلاف کوئي دوسرا کام نہیں کرتا اگر چہ کہتا رہے کہ میں علی علیہ السلام کو دوست رکھتا ہوں اور اپنے آپ کو شیعہ سمجھے اے جابر ہمارے شیعہ ان نشانیوں سے پہچانے جاتے ہیں سچے امین با وفا ہمیشہ اللہ کی یاد میں ہوں نماز پڑھیں روزہ رکھیں قرآن پڑھیں ماں باپ سے نیکی کریں ہمسایوں کی مدد کریں یتیموں کی خبر گری کریں اور ان کی دلجوئي کریں لوگوں کے بارے میں سوائے اچھائي

کے اور کچھ نہ کہیں لوگوں کے مورد اعتماد اور امین ہوں_
جابر نے جو امام (ع) کے کلام کو بڑے غور سے سن رہے تھے تعجب کیا اور کہا: اے فرزند پیغمبر خدا (ص) مسلمانوں میں اس قسم کی صفات کے بہت تھوڑے لوگ ہم دیکھتے ہیں امام (ع) محمد باقر علیہ السلام نے اپنی گفتگو جاری رکھی اور فرمایا شاید خیال کرو کہ شیعہ ہونے کے لئے صرف ہماری دوستی کا ادّعا ہی کافی ہے نہیں اس طرح نہیں ہے جو یہ کہتا ہے کہ میں علی علیہ السلام کو دوست رکھتا ہوں لیکن عمل میں ان کی پیروی نہیں کرتا وہ علی (ع) کا شیعہ نہیں ہے بلکہ اگر کوئي کہے کہ میں پیغمبر (ص) کو دوست رکھتا ہوں اور آپ (ص) کی پیروی نہ کرے تو اس کا یہ ادّعا اسے کوئي فائدہ نہ دے گا حالانکہ پیغمبر (ص) علی (ع) سے بہتر ہیں اے جابر ہمارے دوست اور ہمارے شیعہ اللہ کے فرمان کے مطیع ہوتے ہیں جو شخص اللہ کے فرمان پر عمل نہیں کرتا اس نے ہم سے دشمنی کی ہے تمہیں پرہیزگار ہونا چاہیئے اور آخرت کی بہترین نعمتوں کے حاصل کرنے اورآخرت کے ثواب کو پانے کے لئے اچھے اور نیك کام انجام دینے چاہیے سب سے بہتر اوربا عزّت انسان اللہ کے نزدیك وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہو_

غور کیجئے اور جواب دیجئے 1)___ شیعہ کو کیسا ہونا چاہیئے وہ کن علامتوں اور نشانیوں سے پہچانا جاتا ہے؟
2)___ کیا صرف ادّعا کرنا کہ علی علیہ السلام کو دوست

رکھتا ہوں شیعہ ہونے کے کئے کافی ہے؟
3)___ اللہ کے نزدیك سب سے بہتر اور با عزت انسان کون سا ہے؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پندرہواں سبق

اسلام میں رہبري اور ولایت

اسلام کے ابدی اصولوں میں رہبری اور ولایت داخل ہے امت اسلامی کا رہبر اور ولی اور حاکم ہونا ایك الهی منصب ہے خداوند عالم لائق اور شائستہ انسانوں کو اس مقام اور منصب کے لئے معیّن کر کے لوگوں کو بتلایا اور اعلان کرتا ہے پیغمبر (ص) کے زمانے میں امت اسلامی کا رہبر اور ولی خود پیغمبر (ص) کی ذات گرامی تھی اور آپ (ص) ہمیشہ اس منصب کی ذمہ داریوں کو انجام دیتے تھے دین کے قوانین اور دستور کو خداوند عالم سے دریافت کرتے تھے اور لوگوں کو بتلایا کرتے تھے آپ (ص) کو اللہ کی طرف سے حکم تھا کہ سلام کے سیاسی اور اجتماعی قوانین او راحکام مسلمانوں میں نافذ اور جاری کریں اور اللہ کی رہبری سے امت کو کمال تك پہنچائیں امور سیاسی اور اجتماعی کی اسلامی معاشرے میں بجا

آواری پیغمبر اسلام (ص) کے ہاتھ میں تھی دفاع اور جہاد کا حکم خود آپ (ص) دیا کرتے تھے اور فوج کے افسر اور امیر آپ (ص) خود مقرر کیا کرتے تھے اور اس میں خداوند عالم نے آپ(ص) کو کامل اختیار دے رکھا تھا آپ (ص) کے فیصلے کو لوگوں کے فیصلے پر تقدم حاصل تھا کیوں کہ آپ (ص) لوگوں کے فیصلے پر تقدم سے پوری طرح آگاہ تھے اور آپ (ص) لوگوں کی سعادت اور آزادی کی طرف رہبری کرتے تھے رہبری اور ولایت سے یہی مراد ہے اور اس کا یہی معنی ہے خداوند عالم نے یہ مقام اپنے پیغمبر(ص) کے سپرد کیا ہے جیسے خداوند عالم قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ پیغمبر (ص) کو حق پہنچتا ہے کہ تمہارے کاموں کے بارے میں مصمم فیصلہ کریں اس کا ارادہ اور تصمیم تہارے اپنے ارادے اور تصمیم پر مقدم ہے اور تمہیں لازما پیغمبر کی اطاعت کرنا ہوگی رہبری اور ولایت صرف پیغمبر (ص) کے زمانہ کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ ضروری ہے کہ لوگ ہر زمانے میں اللہ کی طرف سے کوئي رہبر اور ولی رکھتے ہوں اسی لئے پیغمبر اکرم (ص) نے حضرت علی علیہ السلام کے حق میں لوگوں کو بتلایا کہ ان کے بعد وہ تمہارے ولی اور رہبر ہوں گے اور غدیر کے عظیم اجتماع میں مسلمانوں کو فرمایا کہ جس نے میری ولایت اور رہبری کو قبول کیا ہے اسے چاہیئے کہ حضرت علی علیہ السلام کی رہبری اور ولایت کو قبول کرے اس ترتیب سے حضرت علی علیہ السلام خدا کے حکم اور پیغمبر اسلام (ص) کے اعلان سے لوگوں کے رہبر اور امام اور خلیفہ ہوئے حضرت علی علیہ السلام نے بھی امت کو رہبر بتائے بغیر نہیں چھوڑا بلکہ خدا کے حکم اور پیغمبر اسلام (ص) کے دستور

کے مطابق امام حسن علیہ السلام کو رہبری کے لئے منتخب کرگئے تھے اور لوگوں میں بھی اعلان کردیا تھا اسی ترتیب سے ہر ایك امام نے اپنے بعد آنے والے امام کی رہبری کو بیان فرمایا اور اس سے لوگوں کو باخبر کیا یہاں تك کہ نوبت بارہویں امام (ع) تك آپہنچی آپ (ع) خدا کے حکم سے غائب ہوگئے بارہویں امام (ع) کی غیبت کے زمانے میں امت اسلامی کی رہبری اور راہنمائي، فقیہ عادل، کے کندھے پر ڈالی گئي ہے_

رہبر فقیہ اسلام شناس پرہیزگار ہونا چاہیئے لوگوں کے سیاسی اور اجتماعی امور اور دوسری ضروریات سے آگاہ اور واقف ہو:

مسلمانوں کو ایسے آدمی کا علم ہوجایا کرتا ہے اور اسے رہبرمان لیتے ہیں اور اس کی اطاعت کرتے ہیں اس قسم کے رہبر کے وجود سے مسلمان ظالوں کے ظلم و ستم سے رہائي پالیتے ہیں جیسے کہ آج کل زمانے میں ایران کے شیعوں نے ایك ایسے رہبر کو مان کر موقع دیا ہے کہ وہ احکام اسلامی کو رائج کرے اور ایران کے مسلمانوں کو بلکہ تمام دنیا کے مسلمانوں کو طاغوتیوں کے ظلم سے نجات دلوائے_

سوالات

1)___ امت اسلامی کی رہبری اور ولایت پیغمبر اسلام (ص) کے زمانے میں کس کے کندھے پر تھي؟

2)___ کون سے کام پیغمبر (ص) خود انجام دیا کرتے تھے؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

211
3)___ خداوند عالم نے پیغمبر کی ولایت کے بارے میں قرآن میں کیا فرمایا ہے؟
4)___ پیغمبر اسلام (ص) نے اپنے بعد کس شخص کو امت اسلامی کی رہبری کے لئے معیّن کیا تھا؟
5)___ جب آپ (ص) اس کا اعلان کر رہے تھے تو کیا فرمایا تھا؟
6)___ بارہویں امام (ع) کے غیبت کے زمانے میں امت اسلامی کی رہبری اور ولایت کس کے ذمّہ ہوتی ہے؟
7)___ رہبر اور ولی مسلمین کو کن صفات کا حامل ہوچاہیئے؟
8)___ مسلمان ظلم و ستم سے کس طرح رہائي پاسکتے ہیں؟
9)___ امت اسلامی کی تمام افواج کا حاکم اور فرمانبردار کون ہوتا ہے؟

212 پانچواں حصّہ

فروغ دین

213

پہلا سبق

باپ کا خط اور مبارک بادي بیٹا محسن اور بیٹی فاطمہ:

میں خوش ہوں کہ تم نے بچپن کا زمانہ ختم کرلیا ہے اور جوانی کے زمانے میں داخل ہوگئے ہو جب تم چھوٹے تھے تو میں تمہاری نگہداشت کرتا تھا اور تمہارے کاموں اور کردار کی زیادہ سرپرستی کرتاتھا نماز کے وقت تمہیں نماز یاد دلاتا اور درس کے وقت کام اور محنت کرنے کی تلقین کرتا تھا لیکن اب تم خود ذمہّ دار ہو بیٹا اب تم بڑے ہوگئے ہو اور تمہارے پندرہ سال پورے ہوچکے ہیں بیٹی تمہارے بھی نوسال مکمل ہوچکے ہیں اور اب تم کاملاً رشیدہ ہوچکی ہو اب جب تم اس سن اور رشد کو پہنچ چکے ہو تو خداوند عالم نے تمہیں بالغ قرار دیا ہے اور تمہاری طرف خاص توجّہ فرماتا ہے اور تمہیں ایك مکلف اور ذمّہ دار انسان

214
سمجھتا ہے اور تمہارے لئے خاص فرض اور ذمہ داری معیّن کی ہے اب تمہاری زندگی بچپن سے جوانی اور قوت کی طرف پہنچ چکی ہے قدرت اور طاقت ہمیشہ ذمہ داری بھی ہمراہ رکھتی ہے احکام دین اور قوانین شریعت تمہاری ذمہ داری اور فرض کو معیّن کرتے ہیں تم اپنے تمام کاموں کو ان اسلام قوانین کے مطابق بجالاؤ اور ان پر ٹھیك ٹھیك عمل کرو تم پر واجب ہے کہ نماز صحیح اور وقت پر پڑھو
خبردار ہو کہ ایك رکعت نماز بھی ترك نہ کرو ورنہ گناہ گار ہوجاؤ گے واجب ہے کہ اگر ماہ مبارك کے روزے تمہارے لئے مضر نہ ہوں تو انہیں رکھو اگر تم نے بغیر شرعی عذر کے روزہ نہ رکھا تو تم نے نافرمانی اور گناہ کیا ہے اب تم اس عمر میں یہ کرسکتے ہو کہ دینی عبادات اور اچھے کام بجالا کر ایك اچھے انسان کے مقام اور مرتبے تك پہنچ جاؤ اور اخداوند عالم سے اس اور محبت کرو چونکہ میں سفر میں ہوں تمہیں ابتدائے بلوغت میں مبارك بادی پیش نہیں کرسکا اسی لئے یہ خط لکھا ہے اورمبارك باد کے ساتھ تمہارے لئے دو عدد کتابیں بھی طور تحفہ روانہ کی ہیں _
تمہیں دوست رکھنے والا:

تمہارا والد

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

215

دوسرا سبق

نجس چيزيں

جانتے ہيں ہم بيمار كيوں ہوتے ہيں؟
بہت سى بيمارياں جيسے سل يا بچّوں پر فالج كا گرنا و غيره يہ چھوٹے چھوٹے جراثيموں سے پيدا ہوتى ہيں اور ان جراثيم كا مركز گندى جگہ ہوا كرتا ہے جہاں يہ پيدا ہوتے اور افزائشے نسل پاتے ہيں يہ جراثيم اپنى زندگى كى جگہ تو مفيد كام انجام ديتے ہيں ليكن اگر يہ انسان كے بدن پر منتقل ہوجائيں تو اسے نقصان پہنچاتے ہيں اور بيمار كرديتے ہيں اب شايد آپ بتلاسكيں كہ ہم كيوں بيمار ہوجاتے ہيں اور ان بيماريوں كو روكنے كے لئے كون سے كام پہلے حفظ ما تقدم كے طور پر انجام دينے چاہيئں سب سے بہترين راستہ بيماريوں كو روكنے كا صفائي اور پاكيزگى كا خيال ركھنا اگر ہم چاہيں كہ بيمار نہ ہوں تو ضرورى ہے كہ كثافت اور گندگى كو اپنے سے دور

216

ركھيں اور اپنى كے ماحول كو ہميشہ پاكيزہ ركھيں كيا آپ نجس چيزوں اور ان چيزوں كو جن ميں جراثيم ہوا كرتے ہيں پہچانتے ہيں؟ كيا جانتے ہيں كہ انسان اور حرام گوشت حيوان كا پائخانہ اور گوبر نقصان دہ جراثيم كے اجتماع كامركز ہيں___؟ كيا جانتے ہيں حرام گوشت حيوان كا پيشاب كثيف اور زہرآلودہ ہوتا ہے___؟ كيا جانتے ہيں كہ جب خون بدن سے باہر نكلتا ہے تو اس پربہت زيادہ جراثيم حملہ آور ہوتے ہيں___؟ كيا جانتے ہيں كہ وہ جراثيم جو كتے اور سور كے جسم ميں ہوتے ہيں وہ انسان كے جسم كى سلامتى اور جان كے لئے بہت نقصان دہ ہيں___؟ كيا جانتے ہيں كہ مردار اور حيوانات كى لاشيں جراثيم كى پرورش كا مركز اور اس كے بڑھنے اور افزائشے نسل كى جگہ ہوا كرتى ہيں اسلام كے قوانى بنانے والا ان سارى چيزوں كو جانتا تھا اسى وجہ سے اور بعض دوسرى وجوہات سے ان چيزوں اور دوسرى بعض چيزوں كو نجس بتلايا ہے اور مسلمانوں كو حكم ديا ہے كہ اپنے آپ كو اور اپنے ماحول كو ان چيزوں سے پاك ركھين اور يہ قاعدہ كلى ہے كہ مسلمان مرد ہر اس چيز سے كہ جو جان اور جسم كے لئے بيمارى كا موجب ہو عقل اور فہم كو آلودہ اور نجس كرديتى ہو اس سے دورى اختيار كرتا ہے وہ بعض چيزيں كہ جو اسلام ميں نجس بتلائي گئي ہيں يہ ہيں_
1)___ انسان كاپيشاب اور پائخانہ اور حرام گوشت حيوان كا پيشاب اور پائخانہ_

217

2)___ جس حيوان كا خون دہار مار كر نكلتا ہو اس كا خون اور مردار_
3)___ كتّا اور سور_
4)___ شراب اور جوكى شراب اور ہر وہ مائع جو نشہ آور ہو ايك مسلمان كا بدن اور لباس اور زندگى كا ماحول ان چيزوں سے پاك ہونا چاہيے_ كيا جانتے ہيں كہ ان چيزوں سے بدن اور لباس يا كوئي اور چيز نجس ہوجائے تو اسے پاك كرنے كا طريقہ كيا ہے___؟

غور كيجئے اور جواب ديجئے
1)___ ايك مسلمان كن چيزوں سے دورى اور اجتناب كرتا ہے؟
2)___ بيماريوں سے حفظ ما تقدم كے طور پر كيا كرنا چاہيے
3)___ جو چيزيں اسلام ميں نجس ہيں انھيں بيان كيجئے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

218

تیسرا سبق

نماز کی اہمیت

نماز دین کا ستون ہے اور بہترین عبادت نماز ہے نماز پڑھنے والا اللہ کو بہت زیادہ دوست رکھتا ہے اورنماز میں مہربان خدا سے راز و نیاز او رگفتگو کرتا ہے اور اللہ کی بے حساب نعمتوں کا شکریہ ادا کرتا ہے_ خدا بھی نماز پڑھنے والوں کو اور بالخصوص بچّوں کو بہت زیادہ دوست رکھتا ہے اور ان کو بہت اچھی اور بہترین جزاء دیتا ہے ہر مسلمان نماز سے محبت کرتا ہے نماز پڑھنے اور خدا سے باتیں کرنے کو دوست رکھتا ہے اور اسے بڑا شمار کرتا ہے_ منتظر رہتا ہے کہ نماز کا وقت ہو اور خدا کے ساتھ نماز مینحاجات اور راز و نیاز کرے جب نماز کا وقت ہوجاتا ہے تو سارے کام چھوڑدیتا ہے اور اپنے آپ کو ہر قسم کی نجاست سے پاك کرتا ہے اور وضو کرتا ہے پاك

219

لباس پہنتا ہے خوشبو لگاتا ہے اور اوّل وقت میں نماز میں مشغول ہو جاتا ہے اپنے آپ کوتمام فکروں سے آزاد کرتا ہے اور صرف اپنے خالق سے مانوس ہوجاتا ہے اور اس سے محبت کرتا ہے ادب سے اللہ کے سامنے کھڑا ہوجاتا ہے تکبیر کہتا ہے اور خدا کو بزرگی اور عظمت سے یاد کرتا ہے سورہ الحمد اور دوسری ایك سورہ کو صحیح پڑھتا ہے اور کامل رکوع اور سجود بجالاتا ہے نماز کے تمام اعمال کو آرام اور سکون سے بجالاتا ہے اور نماز کے ختم کرنے میں جلد بازی سے کام نہیں لیتا ایك دن ہمارے پیغمبر اسلام (ص) مسجد میں داخل ہوئے ایك آدمی کو دیکھا کہ بہت جلدی میں نماز پڑھ رہا ہے رکوع اور سجدے کو کامل بجا نہیں لاتا اور نماز کے اعمال کو آرام سے بجا نہیں لاتا آپ نے تعجب کیااور فرمایا کہ یہ آدمی نماز نہیں پڑھ رہا بلکہ ایك مرغ ہے جو اپنی چونچ زمین پر مار رہا ہے سیدھا ٹیرھا ہوتا ہے خدا کی قسم اگر اس قسم کی نماز کے ساتھ اس دنیا سے جائے تو مسلمان بن کر نہیں جائے گا اور آخرت میں عذاب میں مبتلا ہوگا:
بہتر ہے کہ نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں جائیں اور اپنی نماز جماعت کے ساتھ بجالائیں_

نماز کے چند مسئلے
1)___ مرد پر واجب ہے کہ مغرب اور عشاء اور صبح کی پہلی

220

دو رکعت میں الحمد اور سورہ کو بلند آواز سے پڑھے_
2)___ نماز پڑھنے والے کا لباس اور بدن پاك ہونا ضروری ہے_
3)___ ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ جہاں اس کا مالك راضی نہ ہویا ایسے لباس میں نماز پڑھنا کہ جس کا مالك راضی نہ ہو حرام اور باطل ہے_
4)___ سفر میں چار رکعت نماز دو رکعت ہوجاتی ہے یعنی صبح کی طرح دو رکعت نماز پڑھی جائے کیسا سفر ہو اور کتنا سفر ہو کتنے دن کا سفر ہو ان کا جواب توضیح المسائل میں دیکھئے_

221

چوتھا سبق

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نماز آیات

جب سورج یا چاند گرہن لگے تو ایك مسلمان کو اس سے قیامت کے دن کی یاد آجاتی ہے اس قوت کی یاد میں کہ جس وقت تمام جہان زیر و زبر ہوجائے گا اور سورج اور چاند کا چہرہ تاریك ہوجائے گا اور مردے جزاء اور سزا کے لئے زندہ محشور ہوں گے سورج یا چاند گرہن یا زلزلہ کے آنے سے ایك زندہ دل مسلمان قدرت خدا کی نشانیوں میں سے ایك نشانی دیکھتا ہے اور گویا خلقت نظام کی علامت کا مشاہدہ کرتا ہے اور اس کا دل اللہ کی عظمت سے لرزجاتا ہے اور خدائے بے نیاز کی طرف احتیاج کا احساس کرتا ہے اور اللہ کے حکم کے تحت نماز آیات کے لئے کھڑا ہوجاتا ہے اور مہربان خدا سے راز و نیاز کرتا ہے اور اپنے پریشان اور بے آرام دل کو اطمینان دیتا ہے کیونکہ

خدا کی یاد پریشان دل کو آرام دیتی ہے اور تاریك دلوں کو روشنی کا مدہ سناتی ہے لہذا اس سے اس کا دل آرام حاصل کرلیتا ہے اور مشکلات کے مقابلے او رحوادث کے حفظ ما تقدم کے لئے بہتر سوچتا ہے اور زندگی کے ٹھیك راستے کو پالیتا ہے_

نماز آیات کا پڑھنا جب سورج یا چاند گرہن لگے یا زلزلہ آئے ہر مسلمان پر واجب ہے نماز آیات کس طرح پڑھیں نماز آیات صبح کی نماز کی طرح دو رکعت ہوتی ہے صرف فرق یہ ہے کہ ہر ایك رکعت میں پانچ رکوع ہوتے ہیں اور ہر ایك رکوع کے لئے رکوع سے پہلے سورۃ الحمد اور کوئي ایك سورہ پڑھنا ہوتا ہے اور پانچویں رکوع کے بعد کھڑے ہوکر سجدے میں چلاجائے اور اس کے بعد دوسری رکعت پہلی رکعت کی طرح بجالائے اور دو سجدوں کے بعد تشہد اور سلام پڑھے اور نماز کو ختم کرے_

نماز آیات کو دوسرے طریقے سے بھی پڑھا جاسکتا ہے اس کی ترکیب اور باقی مسائل کو توضیح المسائل میندیکھئے

سوالات

1)___ سورج گرہن یا چاند گرہن کے وقت انسان کو کونسی چیز یاد آتی ہے؟

2)___ نماز آیات کس طرح پڑھی جائے؟

3)___ نماز آیات کا پڑھنا کیا فائدہ دیتا ہے؟

4)___ کس وقت نماز آیات واجب ہوتی ہے؟

پانچواں سبق

قرآن کی دو سورتیں

قرآن کی چند حصّوں مینتقسم کیا گیا ہے اور ہر حصّہ کو سورہ کہا جاتا ہے اور وہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع ہوتی ہے اور پھر ہر سورہ کو چند حصّوں میں تقسیم کردیا گیا ہے کہ جس کے ہر حصّے کو آیت کہاجاتا ہے سورہ الحمد اور سورہ توحید کا ترجمہ یاد کیجئے اور نماز میں اس کے ترجمے کی طرف توجہ کیجئے بہتر یہی ہے کہ قرآن مجید کی کوئي چھوٹا سورہ یاد کیجئے کہ جسے سورہ الحمد کے بعد نماز میں پڑھا کیجئے

_بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع کرتا ہوں خدا کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

الحمد لله رب العالمين
الرّحمن الرّحيم
تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے جو بہت مہربان اور رحم والا ہے

224
مالك يوم الدّين ايّاك نعبد و ايّاك نستعين
روز جزا کا مالك ہے ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں
اہدنا الصّراط المستقيم صراط الّذين انعمت عليهم
تو ہمیں سیدھے راستے پر قائم کرھ ان لوگوں کے راستہ پر کہ جن پر تو نے اپنی نعمتیں نازل کي
غير المغضوب عليهم و لا الضّالين
ہیں نہ کہ ان لوگوں کے راستے پر کہ جن پر تیرا عذاب نازل ہوا اور نہ گمراہ لوگوں کے راستہ کي

بسم اللہ الرحمن الرحیم
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
قل ہو اللہ احد اللہ الصّمد لم یلد و
کہہ دیجئے کہ اللہ ایک ہے اللہ (ہر شی سے) بے نیاز ہے نہ اس نے کسی کو جنا
لم یولد و لم یکن لّہ کفوا احد
اور نہ ہی اسے کسی نے جنا اور کوئي اس کا ہمسر نہیں

225

چھٹا سبق

روزہ ایك بہت بڑی عبادت ہے

روزہ رکھنا اسلام کی عبادتوں میں سے ایك بہت بڑی عبادت ہے خدا روزہ رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور انہیں بہترین جزا اور انعام دیا جائے گا ہر مسلمان کو چاہیئے کہ وہ روزہ رکھے یعنی صبح صادق سے لے کر مغرب تك کھانے پینے اور دوسری چیزوں سے کہ جس سے روزہ باطل ہوجاتا ہے اجتناب کرے جب ہم روزہ رکھنا چاہیں تو پہلے نیت کریں یعنی ارادہ کریں کہ ہم اللہ کی رضا اور خوشنودی کے لئے روزہ رکھتے ہیں خداوند عالم نے روزہ واجب کیا ہے تا کہ مسلمان خدا کی یاد میں ہوں اور خدا کو بہتر پہنچانیں اور اپنی خواہشوں پر غالب آئیں آخرت کو زیادہ یاد کریں اور اچھے کاموں کے بجالانے کے لئے آمادہ ہوں تا کہ اپنے اچھے کاموں کو آخرت کے لئے ذخیرہ کریں بھوك اور پیاس کا مزہ

226
لیں اور غریبوں اور بھوکوں کی فکر کریں اور ان کی مدد کریں اور صحت اور سلامتی سے زیادہ بہرہ ور ہوں ...
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو صرف کھانا اور پینا چھوڑدے تو وہ روزہ دار نہیں ہوجاتا یعنی روزہ کے لئے صرف اتنا کافی نہیں ہے بلکہ تم روزہ دار تب ہوگئے جب کہ تمہارے کان اور زبان بھی روزہ دار ہوں یعنی حرام کام انجام نہ دیں تمہارے ہاتھ پاؤں اور بدن کے تمام اعضاء بھی روزہ دار ہوں یعنی برے کام انجام نہ دیں تا کہ تمہارا روزہ قبول ہو_ تم تب روزہ دار ہوگے جب کہ دوسرے دنوں سے بہتر اور خوش خلق ہو زبان کو بیکار اور فضول باتوں سے روکو جھوٹ نہ بولو کسی کا مذاق نہ اڑاؤ اور آپس میں دشمنی او رجھگڑا نہ کرو، حسد نہ کرو، کسی کی عیب جوئي اور بدگوئي نہ کرو، اپنے نوکروں اور خادموں پر ہمیشہ کی نسبت زیادہ مہربانی کرو، اور ان سے تھوڑا کام لوجو لڑکے اور لڑکیاں بلوغ اور رشد کی عمر کی پہنچ گئے ہوں اور ان ك لئے روزہ رکھنا شرعاً کسی دوسری وجہ سے ممنوع نہ ہو تو ان پر واجب ہے کہ وہ ماہ رمضان المبارك کا روزہ رکھیں چھوٹے بچّے بھی سحری کے کھانے میں اپنے گھر والوں کے ساتھ شرکت کریں سحری کھاکیں اور ظہر تك یا اس وقت تك کہ جہاں تك ان سے ہوسکتا ہے کوئي چیز نہ کھائیں پئیں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تو اس طرح وہ بھی روزہ دار وں کے ساتھ ثواب اور انعام الہی میں شريك ہوجائيں گے جو شخص شرعی عذر کے علاوہ روزہ نہ رکھے گناہ گار ہے اور اس کے بعد اس کي

227

قضا بھی بجالائے اور ہر دن کے گناہ کے تدارك کے لئے توبہ کرے اور ہر دن کے روزے کے لئے جو نہیں رکھا ساٹھ روزے رکھے یا ساتھ فقیروں کو کھانا کھلائے

غور کیجئے اور جواب دیجئے
1)___ روزہ رکھنے کی غرض کیا ہے جب روزہ رکھنا چاہیں تو کیا نیت کریں؟
2)___ جب ہم روزہ دار ہوتے ہیں تو کن کاموں کے لئے آمادگی ظاہر کرتے ہیں اور کیوں؟
3)___ روزہ دار انسان کیسے بھوکوں اور پیاسوں کے بارے میں سوچتا ہے؟

228

ساتواں سبق

اسلام میں دفاع اور جہاد

ہر مسلمان کے بہترین اور اہم ترین فرائض میں سے ایك جہاد ہے جو مومن جہاد کرتا ہے وہ اخروی درجات اور اللہ کی مغفرت اور خاص رحمت الہی سے نوازا جاتا ہے مجاہد مومن میدان جہاد میں جاکر اپنی جان اور مال کو اللہ کی جاودانی بہشت کی قیمت پر فروخت کرتا ہے اور یقینا یہ معاملہ فائدہ مند اور توفیق آمیز ہے اور اس کے لئے اللہ تعالی کی رضا ہر انعام اور جزاء سے زیادہ قیمتی ہے_
پیغمبر اسلام (ص) نے فرمایا جو لوگ اللہ کے راستے میں بندگان خدا کی آزادی کے لئے قیام اور جہاد کرتے ہیں قیامت کے دن بہشت کے اس دروازے سے داخل ہوں گے کہ جس کا نام "باب مجاہدین ہے اور یہ دروازہ صرف مجاہد مومن کے لئے کھولا جائے گا اور وہ

229

نہایت شان و شوکت سے ہتھیار کندھے پر اٹھائے ہوئے سب کی آنکھوں کے سامنے اور تمام اہل جنّت سے پہلے بہشت میں داخل ہوگا اور اللہ کے مقرّب فرشتے اس پر سلام کریں گے اور اسے خوش آمدید کہیں گے اور دوسرے لوگ اس کے مرتبہ و مقام پر رشك کریں گے اور جو بھی خدا کی راہ میں جہاد اور جنگ کو چھوڑ دے گا_
خداوند عالم اس کے جسم کو ذلت و خواری کا لباس پہنائے گا وہ اپنا دین چھوڑ بیٹھتا ہے او رآخرت میں دردناك عذاب میں ہوگا خدا امت اسلامی کو ہتھیاروں کے قبضے اور ان کی سواریوں کی با رعب آواز سے بے نیاز کرتا ہے اور انہیں عزّت عطا فرماتا ہے؟
جو مومن مجاہد جہاد کے لئے منظّم صفوف اور نبیان مرصوص بن کرجاتے ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ جنگ اور جہاد کے میدان میں خداوند عالم کی حدود کا خیال کریں جو دشمن ان کے مقابل میں لڑائي کے لئے آیا ہے اس سے پہلے توبہ کا مطالبہ نہ مانیں اور اللہ کی حکومت اور ولایت قبول نہ کریں تو پھر ہر مومن امام معصوم (ع) کی اجازت سے یا اسلامی رہبر کہ جس کی رہبری از روئے اسلام صحیح اور درست ہو، کی اجازت سے ان سے جنگ کرے اور

230

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

متکبر و طاغوت کو سرنگوں کرے اور اللہ کے بندوں کو اپنی پوری طاقت و قوت سے غیر خدا کی بندگی سے آزاد کرائے اور اس راستے میں مرنے یا مرجانے سے نہ ڈرے جیسا کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ شہادت کی موت بہترین موت ہے اور یہ خدا کی راہ میں ماراجاتا ہے ، خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ اگر میدان جنگ میں دشمن کے ہزاروار سے ماراجاؤں یہ مرنا میرے لئے زیادہ خوشگوار ہے اس سے کہ اپنے بستر پر مروں، وہ جہاد کہ ظلم اور ستم ك بند سے رہائي دیتا ہے امام علیہ السلام کے اذن اور اجازت کے ساتھ یا مسلمانوں کے حقیقی رہبر اور نائب امام کی اجازت کے ساتھ مربوط ہے اور یہ ان کا فرض ہے جو طاقت اور قدرت رکھتے ہوں لیکن اگر اسلامی سرزمین اور مسلمانوں کی عزّت اور شرف اورناموس پر کوئي حملہ کرے تو پھر تمام پر خواہ مرد ہو یا عورت واجب ہے کہ جو کچھ اپنے اختیار میں رکھتے ہیں لے کر قیام کریں اور اپنی سرزمین اور عزّت و ناموس اور عظمت اسلام سے پوری طاقت سے دفاع کریں اس مقدس فرض کے بجالانے میں مرد بھی قیام کریں اور عورتیں بھی قیام کریں لڑکے بھی دشمن کے سرپر آگ کے گولے برسائیں اور لڑکیاں بھي_ ہر ایك کو چاہیےہ ہتھیا ر اٹھائیں اور حملہ آور کو اپنی مقدس سرزمین سے باہر نکال پھینکیں اور اگر لو ہے کہ ہتھیار موجود نہ ہوں تو پھر لکڑی اور پتھر بلکہ دانتوں اور پنجوں سے بھی حملہ آور دشمن پر ہجوم کریں اور اپنی جانیں قربان کردیں اور پوری قدرت کے ساتھ جنگ کریں اور شہادت کے مرتبہ کو

231

حاصل کرلیں اور آنے والی نسلوں کے لئے عزّت اور شرف کو وارثت میں چھوڑ جائیں اس مقدس جہاد میں جو دفاع کہلاتا ہے امام (ع) کے اذن کا انتظار نہیں کرنا چاہیئے اوروقت کو ضائع نہ کریں کیونکہ یہ جہاد مقدس اتنا ضروری اور حتمی ہے کہ اس میں امام (ع) اور رہبر کی اجازت کی ضرورت نہیں ہوا کرتی مملکت اسلامی کی سرزمین کا دفاع کرنا اتنا ضروری ہے کہ اسلام نے اس کی ذمہ داری ہر فرد پر واجب قرار دے دی ہے_

غور کیجئے اور جواب دیجئے

1)___ مجاہد مومن میدان جنگ میں جاکر اپنی جان و مال کو کس کے مقابلہ میں فروخت کرتا ہے اور اس معاملے کا نتیجہ کیا ہوتا ہے؟

2)___ مومن مجاہد کس طرح بہشت میں وارد ہوگا؟

3)___ ان لوگوں کا انجام کیا ہوتا ہے جو خدا کی راہ میں جہاد کو ترك کردیتے ہیں؟

4)___ اللہ امت اسلامی کو کس راستے سے عزّت اور شرف اور بے نیازی تك پہنچاتا ہے؟

5)___ جو مومن مجاہد جنگ کے لئے وارد میدان ہوتے ہیں وہ دشمنوں کے ساتھ ابتداء میں کیا سلوك کرتے ہیں؟

6)___ امیرالمومنین علیہ السلام نے شہادت کے بارے

232

میں کیا فرمایا ہے؟

7)___ جہاد کس کے حکم سے کیا جاتا ہے؟

8)___ دفاع کا کیا مطلب ہے، اسلامی سرزمین اور اسلامی شرف و عزّت کے حفظ کیلئے مسلمانوں کا فریضہ کیا ہے؟

آموزش دین" بہ زبان سادہ "حصہ دوم

233

آٹھواں سبق

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

گرمیوں ك موسم میں ایك دن ہوا بہت گرم تھی حضرت علی علیہ السلام تھکے مادے پسینہ بہاتے گھر تشریف لائے آپ (ع) ن رون کی آواز سنی آپ (ع) ٹھہر گئے اور ہر طرف نگاہ کی کسی کو نہ دیکھا چند قدم آگ بڑھے ایك جوان عورت کوچہ کی دوسری طرف سے ظاہر ہوئي بیچاری دوڑ رہی تھی اور رو رہی تھی اور آنسو بہا رہی تھی ہانپتے ہوء اس نے اپنے آپ کو حضرت امیرالمومنین علیہ السلام تك پہنچایا اپنے آنسو دونوں ہاتھوں سے صاف کیا چاہتی تھی کہ بات کرے لیکن نہ کرسکی اس کا چہرہ پھر آنسؤوں سے ڈوب گیا امیرالمومنین علیہ السلام نے اس سے رون کی وجہ پوچھی عورت نے ڈوبتی ہوئي آواز میں رو کر کہا کہ میرے شوہر نے مجھ پر ظلم کیا ہے اور مجھے گھر سے باہر نکال دیا ہے اور مجھے مارنا چاہتا ہے یا امیرالمومنین (ع)

234

آپ (ع) میری فریاد کو پہنچیں کہ آپ (ع) کے سوا میرا کوئي مددگار نہیں ہے_
امیرالمومنین علیہ السلام بہت تھکے ہوئے تھے آپ (ع) نے فرمایا تھوڑا صبر کرو ہوا ٹھنڈی ہوجائے اس وقت میں تیرے ساتھ جاؤں گا اور تیرے شوہر سے بات کروں گا اب دن بہت زیادہ گرم ہے اور میں بھی تھکا ہوا ہوں بہتر یہی ہے کہ تھوڑا صبر کرو
عورت نے جو ابھی تك رو رہی تھی کہا یا امیرالمومنین (ع) ڈرتی ہوں گہ اگر مینگھر دیر سے گئي تو میرا شوہر اور غضبناك ہوگا اور پھر معاملہ زیادہ بگڑجائے گا_
حضرت امیرالمومنین (ع) نے چند لمحے سوچا اور فرمایا نہیں: قسم بخدا امربالمعروف اور نہی عن المنکر میں کوتاہی نہیں کروں گا مجھے چاہئے کہ اس مظلوم کی مدد کروں اس کے بعد آپ (ع) اس عورت کے ساتھ اس کے گھر کو روانہ ہوگئے اور اس عورت کے گھر کے قریب پہنچے عورت نے اپناگھر دکھلایا اور تھوڑی دور ٹھہرگئي کیوں کہ آگے جانے سے ڈرتی تھی امیرالمومنین علیہ السلام نزدیك گئي اور دروازہ کھٹکھٹایا اورسلام کیا ایك طاقتور اور غضبناك جوان نے دروازہ کھولا
حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے اس کے اپنی بیوی سے اختلاف کی تحقیق کی اور پھر بہت نرمی اور اخلاق سے فرمایا اے جوان کیوں اپنی بیوی کو اذیت دیتے ہو اور کیوں اسے گھر سے باہر نکال دیا ہے؟ خدا سے ڈر اور اپنی بیوی کو آزار نہ پہنچا میں تم سے درخواست کرتا ہوں کہ اپنی بیوی کے ساتھ مہربان رہ اور اسے نہ مارا کر اور اگر اس نے تجھے تکلیف

235

دی ہے تو معاف کردے عورت گلی کے اس طرف کھڑی حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کی گفتگو سن رہی تھی اور امید رکھتی تھی کہ اس کا شوہر امیرالمومنین علیہ السلام کی نصیحت قبول کرلے گا اور اپنی بری عادت کو چھوڑ د گا لیکن وہ جوان جو امیرالمومنین علیہ السلام کو نہیں پہچانتا تھا کہن لگا کہ آپ بیوی میری گھریلو زندگی میں دخل دیتے ہیں میں اگر چاہوں تو اسے قتل کردوں آپ سے کوئي واسطہ اور ربط نہیں_ ابھی اس کو آگ میں ڈالوں گا دیکھتا ہوں کہ تو کیا کرلے گا_ جب وہ بلند آواز سے یہ کہہ رہا تھا تو امیرالمومنین علیہ السلام نے اپنا سر نیچے کر رکھا تھا اور آہستہ آہستہ لا الہ الا اللہ پڑھ رہے تھے وہ جوان چیختا اور کہتا رہا کہ اس کا آپ سے کوئي واسطہ نہیں ابھی اسے جلاکر رکھ دوں گا چاہتا تھا کہ اپنی بیوی پر حملہ کرے کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے اس پر وہ راستہ بند کر دیا اس کا ہاتھ پکڑا اور دوبارہ اسے سمجھایا اور نصیحت کی لیکن وہ جوان اپنی ضد سے باز نہ آیا گستاخی کرتے ہوئے چاہتا تھا کہ اس عورت پر حملہ کرے اور شاید واقعی چاہتاتھا کہ اسے آگ میں جلا دے حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کو غصّہ آیا اور فوراً اپنی تلوار میان سے نکالی اور اس جوان کے سر پرتان دی تلوار کی چمك اس جوان کی آنکھوں پر پڑی تو اس کا بدن لرزنے لگا
حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے غضب ناك نگاہ اس جوا پر ڈالی اور فرمایا کہ میں تم سے اخلاق سے کہہ رہا ہوں اورتمہیں نیك کام کی طرف بلا رہا ہوں اور برے کام کی سزا سے ڈرا رہا ہوں لیکن تم ہو کہ بلاوجہ شور مچا رہے ہو اور بے ادبی اور گستاخي

236

کر رہے ہو میں تمہیں اس عورت پر ظلم کرنے دوں گا؟ اپنے ظلم و ستم سے توبہ کرو اور خدا سے ڈرو اور بے سہارا بیوی کو اذیت نہ دو ورنہ میں تجھے تیرے برے کام کی سزادوں گا اسی حالت میں حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کے اصحاب میں سے چند صحابہ وہاں پہنچ گئے اور آپ کو سلام کیا اس بیچارے جوان کا رنگ اڑا ہوا تھا اور تلوار کے نیچے کانپ رہا تھا اس نے اس وقت آپ (ع) کو پہچانا اپنے کام سے پشیمان ہوا معافی مانگی اور توبہ کي_
حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے اپنی تلوار میان میں رکھی اور اس عورت سے فرمایا اپنے گھر جا اور شوہر کے ساتھ زیادہ موافقت اوراحترام سے زندگی بسر کراے عورت تو بھی اپنے شوہر سے مہربان اور مخلص رہ اور اسے غضبناك نہ کر
امربالمعروف اورنہی عن المنکر اسلام کے اہم واجبات میں سے ایك اجتماعی فرض اور ذمّہ داری ہے اسلام مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ خود نیك کام کریں اوردوسروں کو بھی نیك کام کی طرف بلائیں اسلام حکم دیتا ہے کہ مسلمان گناہ اور برائي سے دور رہیں اور دوسروں کو بھی برائي سے دور رکھیں خداوند عالم قرآن میں فرماتا ہے کہ تم بہترین ملّت ہو کیوں کہ اچھائي کا حکم دیتے ہو اور برائیوں سے روکتے ہو اور اللہ پر واقعی ایمان رکھتے ہو

سوالات

1)___ امربالمعروف کا مطلب بتائے
2)___ نہی عن المنکر کا مطلب بیان کیجئے
3)___ اگر کسی بچے کو اذیت کرتے دیکھیں تو کیا کریں گے؟ آپ کا فرض کیا ہے
4)___ اگر کوئي مظلوم آپ سے مدد مانگے تو اسے کس طرح جواب دینگے؟
5)___ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے اس جوا کو کیسے امربالمعروف کیا؟
6)___ اس عورت کو کس طرح امربالمعروف کیا؟
7)____ خداوند عالم نے قرآن میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے متعلق کیا فرمایا ہے؟
8)___ آپ اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کو کیسے امربالمعروف اور نہی عن المنکر کریں گے اگر ہوسکے تو کوئي مثال دیجئے؟

نواں سبق

زکاۃ عمومی ضرورتوں کو پوری کرنے کیلئے ہوتی ہے

دین اسلام نے اجتماعی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ایك سرمائے کا انتظام کیا ہے کہ جسے زکاۃ کہا جاتا ہے زکاۃ مالی واجبات میں سے ایك واجب ہے پیغمبر اسلام (ص) نے فرمایا ہے کہ اللہ نے فقراء کی ضروریات کے مطابق سرمایہ داروں کے مال میں ایك حق قرار دیے دیا ہے کہ اگر وہ ادا کریں تو اجتماعی ضروریات پوری ہوسکتی ہیں اگر کوئي لوگوں میں بھوکا یا ننگا دیکھا جائے تو یہ اس وجہ سے ہوگا کہ سرمایہ دار اپنے اموال کے واجب حقوق ادا نہیں کرتے جو سرمایہ دار اپنے مال کی زکاۃ نہ دے قیامت کے دن اس باز پرس ہوگی اور بہت دردناك عذاب میں مبتلا ہوگا_
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جو سرمایہ دار اپنے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

239

مال کی زکاۃ نہ دے نہ وہ مومن ہے اور نہ مسلمان

زکاۃ کون حضرات دیں

1)___ جو لوگ زراعت اور باغبانی کرنے سے فصل پیدا کرتے ہیں جیسے گندم، جو، خرما، کشمش، اوران کی پیدا اور ایك خاص نصاب تك بھی ہوجاتی ہو تو انہیں ایك مقدار زکاۃ کے عنوان سے دینی ہوگا_

2)___ جو لوگ اپنے سرمایہ کہ حیوانات کی پرورش اورنگہداشت پر خرچ کرتے ہیں جیسے بھیڑ، بکریاں، گائے، اونٹ، پالتے ہیں اور ان کی تعداد بھی ایك مخصوص حد تك ہوجائے تو انہیں بھی اس سے زکاۃ کے عنوان سے کچھ تعداد دینی ہوگي_

3)___ جو لوگ سونے چاندی کی ایك خاص مقدار جمع رکھتے ہیں کہ جسے خرچ نہیں کرتے اگر ان کا جمع شدہ یہ مال سال بھر پڑا رہے تو اس میں بھی ایك معیّن مقدار زکاۃ کے عنوان سے دیتی ہوگی کتنی مقدار زکاۃ ادا کی جائے گندم اور جو کی کتنی زکاۃ ہوتی ہے اور کیسے جواب ہوتی ہے_ بھیڑ بکریوں، گائے ، اونٹ و غیرہ کی زکاۃ میں کیا شرائط ہیں او رکتنی زکاۃ واجب ہے یہ تمام باتیں آئندہ کتابوں میں بیان کریں گے (اور بہتر یہ ہے کہ آدمی اپنے مجتہد کی کتاب توضیح المسائل سے دیکھے اور عمل کرے)

240

زکاۃ کو کہاں خرچ کریں

زکاۃ مسلمانوں کے اجتماعی کاموں پر خرچ کی جائے جیسے زکاۃ کے روپیہ سے ہسپتال بنایا جائے اور اس کے مصارف میں خرچ کی جائے اور غریب بیماروں کا علاج کیا جائے تا کہ وہ تندرست ہوجائیں اور غریبوں کی زندگی کے لوازمات مہیّا کئے جائیں، جہالت کودور کرنے کے لئے تعلیمی ادارے بنائے جائیں اور عمدہ وسائل مہیّا کر کے لوگوں کو دین اور علم سے روشناس کیا جائے زکاۃ سے عمدہ باغ اور پارك بنائے جاسکتے ہیں کہ جہاں لوگ اور بچّے جاکر کھیلیں کو دیں اور عمدہ لائبریریاں علمی اور دینی کتابوں کے مطالعے کے لئے بنائي جائیں، زکاۃ سے شہروناوردیہات میں پانی ٹنکیاں بنائي جاسکتی ہیں تا کہ ہر ایك گھر میں بہتر اور عمدہ پانی مہیا ہوسکے زکاۃ سے دینی اور علمی کتابیں مہیّا کرکے سستی قیمت پر لوگوں کو شہروں اور دیہات مینمہیّا کی جائیں زکاۃ سے بڑی بڑی مسجدیں بنائي جائیں تا کہ تمام لوگ مسجد میں جائیں اور نماز جماعت کے ساتھ پڑھیں اور قرآن اور دین ہاں سیکھیں زکاۃ سے غریب طبقے کے لڑکوں اور لڑکیوں کی شادی کرائي جاسکتی ہے اور انہیں مکان اور دیگر لوازمات زندگی خرید کردیئےاسکتے ہیں زکاۃ سے مسلمانوں کے تمام اجتماعی امور انجام دیئے جاسکتے ہیں اس وقت کوئي آدمی غریب، بھوکا مقروض

241

و غیرہ باقی نہ رہے گا تمام صحیح و سالم طاقتور با ایمان دیندار اور آرام سے زندگی بسر کریں گے اور اللہ کی عبادت کریں گے اور اپنی آخرت کے لئے اعمال صالح بجالاسکیں گے تا کہ اس دنیا میں اللہ کی بہترین نعمتوں سے اور پروردگار کی بہت زیادہ محبت سے استفادہ کرسکیں (اچھا انجام تو صرف نیك لوگوں کے لئے ہے)

242

دسواں سبق

خمس

دین کی تبلیغ اور اس کیلئے زمین ہموار کرنے کا سرمایہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خداوند عالم نے ہر مسلمان پرواجب قرار دیا ہے کہ وہ دین کی تبلیغ میں کوشش کرے اور دوسرے انسانوں کو اللہ کے فرامین اور آخرت سے آگاہ کرے اور اپنی جان اور مال سے اس راستے میں مدد کرے یعنی خود دین کی تبلیغ میں کوشش کرے اور اپنی آمدنی کا خمس بھی دے_

خمس کیا ہے؟ اور کس طرح دیا جائے
جس مسلمان نے تجارت از راعت کانوں صنعت و غیرہ سے جو منفعت حاصل کی ہو یا نوکری یا مزدوری و غیرہ سے معاوضہ لیا ہو تو

اسے پہلے تو اپنی زندگی کے لوازمات سال بھی کے لئے حاصل کرلینے کا حق ہے او راگر کوئي چیز اس سے زائد ہو یا بچ جائے تو اسے اس کا خمس دینا چاہیئے یعنی 1/5 حصہ ادا کرے_

خمس کسے دیا جائے
خمس حاکم شرع عادل مجتہد ، کو دینا چاہیئے اور حاکم شرع اس مال کو لوگوں کو خدا اور دین خدا سے آگاہ کرنے میں اورمملکت اسلامی کے دفاع میں خرچ کرے گا لوگوں کی مشکلات دینی اور ان کے جوابات دینے کے لئے اہل علم کی تربیت کرے گا اور علماء کو شہروں اوردیہاتوں اوردوسرے ممالك میں بھیجے گا تا کہ لوگوں کو حقائق اسلامی سے روشناس کرائیں: عادل مجتہد خمس کے مال سے مفید دینی کتابیں خریدے یا چھاپے گا اور مفت یا سستی قیمت پر لوگوں میں تقسیم کردے گا اخبار اور دینی اور علمی ماہنامہ شائع کرائے گا_
نوجوان اور بچّوں کی دینی تعلیم و تربیت پر خرچ کرے گا اور ان کے لئے مفت کلاسیں جاری کرے گا اور علماء کی بھی ان علوم کی تدرس کے لئے تربیت کرے گا یعنی دینی مدارس قائم کرے گا تا کہ اس سے علماء اوردانشمند پیدا کئے جائیں_
عادل مجتہد خمس سے نادا رسادات جو کام نہیں کرسکتے یا اپنے سال بھر کے مصارف کو پورا نہیں کرسکتے ان کو زندگی بسر کرنے کے لئے بھی دے گا عادل مجتہد خمس اور زکاۃ سے ملّت

اسلامیہ کی تمام ضروریات پورا کرے گا اور اسلامی مملکت کا پورا انتظام کرے گا اور صحیح اسلامی طرز پر چلائے گا_

سوالات
1)___ معاشرہ کی عام ضروریات کیا ہوتی ہیں اور انہیں کس سرمایہ سے پورا کیا جائے گا؟
2)___ ہمارے پیغمبر(ص) نے فقراء کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کیا فرمایا ہے؟
3)___ کون لوگ زکاۃ ادا کریں اور آپ کن حضرات کو پہچانتے ہیں جو زکاۃ دیتے ہیں اور زکاۃ کو کس جگہ اور کس طرح خرچ کرتے ہیں؟
4)___ زکاۃ کو کن جگہوں پر خرچ کیا جائے اگر تمام سرمایہ دار اس فریضہ پر عمل شروع کردیں اور اپنے مال کے واجب حقوق ادا کریں تو پھر لوگ کس طرح کی زندگی بسر کریں گے؟
5)___ خمس کیا ہے کس طرح دیا جائے اور کسے دیا جائے

گیارہواں سبق

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حج کی پر عظمت عبادت

میں نے اپنے ماں باپ کے ساتھ حج بجالانے کے لئے سعودی عرب کا سفر کیا کتنا بہترین اور پر کیف سفر تھا اے کاش آپ بھی اس سفر میں ہوتے اور حج کے اعمال اور مناسك کو نزدیك سے دیکھتے جب ہم میقات پہنچے تو اپنے خوبصورت اور مختلف رنگوں والے لباس کو اتار دیا اور سادہ و سفید لباس جو احرام کہلاتا ہے پہنا_
جب ہم نے احرام باندھ لیا تومیرے باپ نے کہا بیٹا اب تم محرم ہو کیا تمہیں علم ہے کہ احرام کی حالت میں اللہ کی یاد میں زیادہ رہنا چاہیے کیا جانتے ہو کہ احرام کی حالت میں جھوٹ نہ بولیں اور نہ ہی قسم کھائیں اور نہ ہی حیوانات کو آزار دیں اور نہ کسی سے جنگ و جدال اور لڑائي کریں اور جتنا ہوسکے اپنی خواہشات پر قابو رکھیں اور آئندہ بھی اسی طرح رہیں

بیٹا_ خانہ خدا کا حج ایك بہت بڑی عبادت ہے اور تربیت کرنے کا ایك بہت بڑا مدرسہ ہے اس مدرسہ میں ہم سادگی اور مساوات اور عاجزی اور عزت نفس کی مشق کرتے ہیں ہم نے احرام کا سادہ لباس پہنا اور دوسرے حاجیوں کی طرح لبّیك کہتے ہوئے مکّہ کی طرف روانہ ہوگئے ہزاروں آدمی مختلف نسلوں کے سادہ اور پاك لباس پہنے ہوئے تھے تمام ایك سطح اور مساوات اور برابری کے لباس میں لبیك کہتے ہوئے مکّہ کی طرف روانہ تھے ہم مکّہ معظّمہ پہنچے اور بہت اشتیاق اور شوق سے طواق کے لئے مسجد الحرام میں گئے کتنا باعظمت اور خوش نما تھا خانہ کعبہ ایك عظیم اجتماع جو انسان کو قیامت کے دن یا دلاتا تھا اور ذات الہی کی عظمت سامنے آتی تھی خانہ کعبہ کے اردگر چگر لگا کر طواف کر رہا تھا اس کے بعد ہم نے حج کے دوسرے اعمال اورمناسك اہل علم کی رہبری میں انجام دیئے حج کی پر عظمت عبادت ہمارے لئے دوسرے فوائد کی حامل بھی تھی میرے والد ان ایام میں مختلف ممالك کے لوگوں سے گفتگو کرتے رہے اور ان کے اخلاق اور آداب اور ان کے سیاسی اور اقتصادی اور فرہنگی حالات سے آگاہ ہونے کے بعد مجھ سے اور میری والدہ اور دوسرے دوستوں اورواقف کاروں سے بیان کرتے تھے اس لحاظ سے ہم دوسرے اسلامی ممالك کے مسلمانوں کے حالات سے مطلع ہوئے اورمفید اطلاعات سے آگاہ ہوئے_
ہر مسلمان پر واجب ہے کہ اگر استطاعت رکھتا ہو تو ایك

مرتبہ زندگی میں خانہ کعبہ کی زیارت کو جائے اور حج کے مراسم اور اعمال بجالائے اور حج میں شریك ہو اور پختہ ایمان اورنورانی قلب کے ساتھ واپس لوٹ آئے امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا ہے کہ جو شخص واجب حج کو بغیر کسی عذرشرعی کے ترك کردے وہ دنیا سے مسلمان نہیں اٹھے گا اور قیامت کے دن غیر مسلم کی صف مینمحشور ہوگا

غور کیجئے اور جواب دیجئے
1)___ جو شخص احرام باندھ لیتا ہے تو اس کا کیا فریضہ ہوجاتا ہے اور اسے کن کاموں سے اجتناب کرنا چاہیئے؟
2)___ حج کی عبادت بجالانے میں کون سے درسوں کی مشق کرنا چاہیئے؟
3)___ ہم حج کے اعمال بجالاتے وقت کس کی یاد میں ہوتے ہیں؟
4)___ حج کے کیا فائدے ہیں؟
5)___ حج کن لوگوں پر واجب ہوتا ہے؟
6)___ امام جعفر صادق (ع) نے حج کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟

چند اصطلاحات کی وضاحت
میقات: وہ جگہ ہے جہاں سے احرام باندھ جاتا ہے

احرام باندھنا: اپنے سابقہ کپڑوں کی جگہ سفید سادہ لباس پہننا اور اللہ کی اطاعت کرنا_
محرم: اسے کہتے ہیں جو احرام باندھ چکا ہو
لبّیك کہنا: یعنی اللہ کی دعوت کو قبول کرنا اور خاص عبادت کا احرام باندھتے وقت پڑھنا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

طواف: خانہ کعبہ کے اردگرد سات چکر لگانا

آموزش دین" بہ زبان سادہ "حصہ دوم

249 **چھٹا حصّہ**

اخلاق و آداب

250

پہلا سبق

معاہدہ توڑا نہیں جاتا

گرمی کے موسوم میں ایک دن ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفی (ع) دھوپ میں ایک پتھر پر بیٹھے ہوئے تھے دن بہت گرم تھا دھوپ پیغمبر اسلام (ع) کے سر اور چہرہ مبارک پر پڑ رہی تھی پیغمبر اسلام (ص) کی پیشانی سے پسینہ ٹپک رہا تھا گرمی کی شدّت سے کبھی اپنی جگہ سے اٹھتے اور پھر بیٹھ جاتے اور ایک جانب نگاہ کرتے کہ گویا کسی کے انتظار میں بیٹھے ہیں پیغمبر اسلام (ص) کے اصحاب کا ایک گروہ اس نظارے کو دور سے بیٹھ کر دیکھ رہا تھا وہ جلدی سے آئے تا کہ دیکھیں کہ کیا وجہ ہے سامنے آئے سلام کیا اور کہا یا رسول اللہ (ص) اس گرمی کے عالم میں آپ (ص) کیوں دھوپ میں بیٹھے ہوئے ہیں رسول خدا (ص) نے فرمایا صبح کے وقت جب ہوا ٹھنڈی تھی تو میں نے ایک شخص

251
کے ساتھ وعدہ کیا کہ میں اس کا انتظار کروں گا وہ یہاں آجائے_ اب بہت دیر ہوگئي ہے اور میں یہاں اس کی انتظار میں بیٹھا ہوا ہوں_ انہوں نے کہا کہ یہاں دھوپ ہے آور آپ کو تکلیف ہو رہی ہے_ وہاں سایہ کے نیچے چل کر بیٹھے اور اس کا انتظار کیجئے پیغمبر اسلام (ص) نے فرمایا کہ میں نے اس آدمی سے یہاں کا وعدہ کیا ہے میں وعدہ خلافی نہیں کرتا اور اپنے پیمان کو نہیں توڑتا جب تك وہ نہ آئے میں یہاں سے نہیں ہٹوں گا_
ہمارے پیغمبر اسلام (ص) عہد و پیمان کو بہت اہمیت دیتے تھے اور پیمان کو توڑنا بہت بڑا گناہ سمجھتے تھے اورہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص عہد و پیمان کی وفا نہ کرے دیندار نہیں ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ مسلمان اور مومن انسان ہمیشہ اپنے عہد و پیمان کا وفادار ہوتا ہے اور کبھی اپنے پیمان کو نہیں توڑتا اور یہ بھی فرماتے تھے کہ جو انسان سچّا امانتدار اورخوش اخلاق ہو اور اپنے عہد و پیمان کی وفاکرے تو آخرت میں مجھ سے زیادہ نزدیک ہوگا قرآن بھی تمام مسلمانوں کوحکم دیتا ہے کہ اپنے عہد و پیمان کی وفا کریں کیوں کہ قیامت کے دن عہداور وفاکے بارے میں سوال وجواب ہوگا_

سوالات
1)___کون سے افراد قیامت کے دن پیغمبر اسلام (ص) کے نزدیک ہوں گے؟

252
2)___ خداوندنے قرآن مجید مینعہد وپیمان کی وفا کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟
3)____ کی دیندار انسان اپنے عہد کوتوڑتاہے؟ پیغمبر اسلام (ص) نے اس کے بارے میں کیا فرمایاہے؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

4)___ آپ کے دوستوں میں سے کون زیادہ بہتراپنے پیمان پر وفادار رہتا ہے؟
5)___ کیا آپ اپنے پیمان کی وفاداری کرتے ہیں؟ آپ کے دوست آپ کے متعلق کیا کہتے ہیں؟
6)___ وعدہ خلافی کا کیا مطلب ہے؟

دوسراسبق

مذاق کی ممانعت

اگر آپ سے کوئي مذاق کرتے تو آپ کی کیا حالت ہوجاتی ہے کیا ناراض ہوجاتے ہیں؟
اگر آپ درس پڑھتے وقت کوئي غلطی کریں اور دوسرے آپ کا مذاق اڑائیں اورآپ کی نقل اتاریں تو کیاآپ ناراض ہوتے ہیں کیاآپ کویہ بڑا لگتا ہے کیااسے ایك بے ادب انسان شمار کرتے ہیں دوسرے بھی آپ کی طرح مذاق اڑائے جانے پرناراض ہوتے ہیں اورتمسخر ومذاق اڑانے والے کو دوست نہیںرکھتے اورخدا بھی مذاق اڑانے والے کودوست نہیں رکھتا اور اسے سخت سزا دیتا ہے خداوند عالم قرآن مجید میں انسانوں کو مذاق اڑانے اورمسخرہ کرنے سے منع کرتا ہے اورفرماتا ہے_

اے انسانو جو خدا اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہو خبردار تم میں سے کوئي دوسرے کامذاق نہ اڑائے کیوں کہ ممکنہ ے کہ اپنے سے بہتر کامذاق اڑا رہا ہو ایك دوسرے کوبرا نہ کہو اور ایك دوسرے کو برے اوربھدے ناموں سے نہ بلاؤ ایك مسلمان کے لئے برا ہے کہ وہ کسی کی توہین کرے اور اسے معمولی شمار کرے پیغمبر اسلام (ص) نے فرمایا ہے جو شخص کسی مسلمان کا تمسخر یا مذاق اڑائے اوراس کی توہین کرے یا اسے معمولی سمجھ کرتکلیف دے تو اس کا یہ فعل ایسا ہی ہے جیسے اسنے مجھ سے جنگ کی ہو_

سوالات
1)___ خداوند عالم قرآن میں تمسخر کرنے والے کے متعلق کیافرماتا ہے اورمسلمانوں کوکس اورکس طرح روکاہے؟
2)___ ہمارے پیغمبر(ص) نے ایك مسلمان کے تمسخر کرنے کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟
3)___ تمہارے دوستوں میں کون ایسا ہے جو کسی کامذاق نہیں اڑاتا؟
4)___ کیاتم نے آج تك کسی کا مذاق اڑایاہے؟ کس کی توہین کی ہے؟ کیا تمہیں علم نہ تھا کہ مذاق اڑانا گناہ ہے؟

تیسرا سبق

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

گھر كے كاموں ميں مدد كرنا

ميرا نام محمود ہے فرحت و زيبا ميرى دوبہنيں ہيں فرحت زيبا سے چھوٹى ہے دونوں مدرسہ ميں پڑھتى ہيں ہمارے گھر ميں كل چھ افراد ہيں ہم نے گھر كے كام كو آپس ميں تقسيم كرليا ہے خريد وفروخت اورگھر سے باہركے كام ميرے والدكرتے ہيں اورميں بھى ان كى ان كاموں ميں مدد كرتا ہوں روٹى خريدتا ہوں دودھ خريدتا ہوں، سبزى اورپھل خريدتا ہوں_ فرحت اورزيبا گھر كے اندرونى كاموں ميں ميرى والدہ كى مدد كرتى ہيں اورگھر كو صاف و ستھرا اور منظّم ركھنے ميں ان كى مدد كرتى ہيں ان ميں سے بعض كام فرحت نے اور بعض دوسرے كام زيبا نے اپنے ذمّہ ركھے ہيں ہمارے گھر ميں ہر ايك كے ذمّہ ايك كام ہے كہ جسے وہ اپنا فريضہ جانتا ہے اور اسے انجام ديتا

256

اور اسے كبھى ياد دلانا بھى نہيں پڑتا ہم گھر كے تمام كاموں ميں ايك دوسرے كى مدد كرتے ہيں صرف ہمارا چھوٹا بھائي كہ جو دس مہينے كاہے كوئي كام انجام نہيں ديتا ميرى امّى كہتى ہيں كہ رضا سوائے رونے، دودھ پينے سونے اورہنسنے كے اوركوئي كام نہيں كرتا جب بڑا ہوگا تواس كے لئے بھى كوئي كام معيّن كرديا جائے گا ميرے والدكا يہ عقيدہ ہے كہ گھر كے تمام افراد كوكوئي نہ كوئي كام قبول كرنا چاہيئے اور ہميشہ اسے انجام دے كيونكہ گھر ميں كام كرنا زندگى گزارنے كادرس لينا اورتجربہ كرنا ہوتا ہے جو كام نہيں كرتا وہ كچھ بھى حاصل نہيں كرسكتا_

پيغمبر اكرم(ص) نے فرمايا ہے كہ خدا اس آدمى كوجواپنے بوجھ كوكسى دوسرے پرڈالتاہے پسندنہيںكرتا اسے اپنى رحمت سے دور ركھتا ہے بہترين مسلمان وہ ہے جو گھر كے كاموں ميں مدد كرے اور مہربان ہو _

ہمارے گھر كے افراد اپنے كاموں كے انجام دينے كے علاوہ دوسرے افراد كى بھى مدد كرتے ہيں مثلاً ميں ايك دن عصر كے وقت گھر ميں آيا تو ديكھا كہ ميرے ابّاگھر كے صحن ميں جھاڑودے رہے ہيں ميں نے كہا ابّا جان آپ كيوں جھاڑودے رہے ہيں ابّانے كہا كہ تم نہيں ديكھتے كہ تمہارى ماں كے پاس بہت كام ہيں ہميں چاہيئےہ اس كى مدد كريں ہم حضرت على عليہ السلام كے شيعہ ہيں ہم ديندارى ميں آپ كى پيروى كرتے ہيں_

ہمارے امام اور پيشوا حضرت على عليہ السلام اپنے گھر كے كاموں ميں حضرت زہرا (س) كى مدد كرتے تھے يہاں تك كہ گھر ميں

257

جھاڑو ديتے تھے ہاں يہ بھى بتلادوں كہ ہمارے گھر كبھى بھى كوئي جھگڑا اورشور و غل نہيں ہوتا اگر ميرے اور ميرى بہن كے درميان كوئي اختلاف ہوجائے توہم اسے ہنسى خوشى اورمہربانى سے حل كرليتے ہيں اور اگر ہم اسے حل نہ كرسكيں تو ماں كے سامنے جاتے ہيں ياصبر كرتے ہيں تا كہ ابّا آجائيں اورہمارے درميان فيصلہ كريں_

ميرے ابّا رات كوجلدى گھر آجاتے ہيں ہمارے درس كے متعلق بات چيت كرتے ہيں اورہمارى كاپيوں كو ديكھتے ہيں اور ہمارى راہنمائي كرتے ميں جب ہمارے اورامّى كے كام ختم ہوجاتے ہيں توہم سب چھوٹى سى لائبريرى ميں جو گھر ميں بنا ركھى ہے چلے جاتے ہيں اور اچھى كتابوں كا جو ہمارے ابّونے ہمارے لئے خريد ركھى ہيں مطالعہ كرتے ہيں ميرا چھوٹا بھائي رضا بھى امّى كے ساتھ لائبريرى ميں آتا ہے اورامّى كے دامن ميں بيٹھا رہتا ہے بجائے اس كے كہ مطالعہ كرے كبھى امّى كى كتاب كوپھاڑ ڈالتا ہے ميں اللہ كا شكر ادا كرتا ہوں كہ ميرے ماںباپ بھائي بہن ايسے اچھے ہيں اورميں كوشش كرتا ہوں كہ اپنے فرائض كو اچھى طرح بجالاؤں اورگھر كے كاموں ميں زيادہ مدد كروں

ميرے استاد نے ميرے اس مضمون كى كاپى پر يہ نوٹ لكھا

محمود بيٹا تم نے بہت اچھا اورسادہ لكھا ہے تمہارا مضمون سب سے اچھا ہے تم مقابلہ ميں پہلے نمبر پر ہوجب ميں نے تمہارا مضمون پڑھا تو بہت خوش ہوا اوراللہ تعالى كا شكرا دا كيا كہ اس طرح كا اچھا طالب علم بھى ہمارے مدرسہ ميں موجودہے_ تمہيں خدا كا شكر كرنا

258

چاہيئے ك اس طرح كے سمجھدار ماں باپ ركھتے ہو كتنا اچھا ہے كہ تمام لوگ اور گھر كے افراد تمہارى طرح ہوں ايك دوسرے كے يار ومددگارہوں اورتمام لڑكے تمہارى طرح مہربان، فداكار اور محنتى ہوں_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سوچئے اورجواب دیجئے

1)___ ہمارے پیغمبر (ص) نے گھر میں کام کرنے کے بارے مینکیا فرمایاہے

2)___ جو شخص اپنے بوجھ کودوسروں پر ڈالتا ہے اس کے بارے مینکیا فرمایا ہے؟

3)___ آپ دوسروں کی مدد زیادہ کرتے ہیں یا دوسروں سے اپنے لئے زیادہ مددمانگتے ہیں؟

4)___ کیا آپ اپنے بہن بھائي سے اختلاف کرتے ہیں اوراپنے اختلاف کوکس طر ح حل کرتے ہیں_

5)___ کیاآپ اپنے اختلاف کو حل کرنے کے لئے کوئي بہتر حل پیداکر سکتے ہیں اوروہ کون سا ہے؟

6)___ کیا آپ کے گھر میں کاموں کوتقسیم کیا گیا ہے اورآپ کے ذمّہ کون سا کام ہے؟

7)___ کیا آپ کے گھر میں لائبریری ہے اورکون آپ کے لئے کتابیں انتخاب کر کے لاتاہے؟

8)___ استاد نے محمود کے مضمون کی کاپی پرکیانوٹ لکھا

259

تھا اور کیونلکھا کہ وہ خدا کا شکر ادا کرے؟

9)___ فداکاری کا مطلب کیا ہے اپنے دوستوں مینسے کسی ایك کی فداکاری کا تذکرہ کیجئے؟

10)___ آپ بھی محمود کی طرح اپنے روز کے کاموں کولکھا کیجئے اوراپنی مدد کوجو گھر میں انجام دیتے ہیں اسے بیان کیجئے_

260

چوتھا سبق

اپنے ماحول کوصاف ستھرارکھیں

مینحسن آبادگیا تھا میں نے اس گاؤں کے گلی کوچے دیکھ کر بہت تعجب کیاچچازادبھائي سے کہا تمہارے گاؤں میں تبدیلیانہوئي ہینسچ کہہ رہے ہوکئي سال ہوگئے ہیں کہ تم تمہارے گاؤنمیں نہیں آئے پہلے ہمارے گاؤں کی حالت اچھی نہ تھی تمام کوچے کثیف تھے اور گندگی سے بھرے ہوئے تھے لیکن چارسال ہوئے ہینکہ ہمارے گاؤں کی حالت ہے بالکل بدل گئي ہے چارسال پہلے ایك عالم دین ہمارے گاؤں میں تشریف لائے اورلوگوں کی ہدایت اور راہنمائي مینمشغول ہوگئے دو تین مہینے کے بعد جب لوگوں سے واقفیت پیدا کرلی تو ایك رات لوگوں سے اس گاؤں کی حالت کے متعلق بہت اچھی گفتگو کے دوران فرمایااے لوگو دین اسلام ایك پاکیزگي

261

اورصفائي والا دین ہے لباس، جسم، گھر، کوچے،حمام، مسجد اور دوسری تمام جگہوں کو صاف ہونا چاہیے میرے بھائیو اور جوانو کیا یہ صحیح ہے کہ تمہاری زندگی کا یہ ماحول اس طرح کثیف اورگندگی سے بھرا ہوکیا تمہیں خبر نہیں کہ ہمارے پیغمبر اکرم(ص) نے فرمایا کہ کوڑاکرکٹ اورگھر کی گندگی اپنے گھروں کے دروازے کے سامنے نہ ڈالا کرو کیونکہ گندگی ایك ایسی مخفی مخلوق کی جو انسان کو ضرر پہنچاتی ہے مرکز ہوتی ہے کیوں اپنی نالیوں اورکوچوں کوکثیف کرتے ہو گندا پانی اورگندی ہوا تمہیں بیمار کردے گی یہ پانی اور ہوا تم سب سے تعلق رکھتی ہے تم سب کو حق ہے کہ پاك اور پاکیزہ پانی اورصاف ہوا سے استفادہ کرو اور تندرست اوراچھی زندگی بسر کرو کسی کوحق نہیں کہ پانی اورہوا کو گندا کرے پانی اورہوا کو گندا اور کثیف کرنا ایك بہت بڑا ظلم ہے اورخدا ظالموں کو دوست نہیں رکھتا اورانہیں اس کی سزا دیتا ہے اے گاؤں کے رہنے والو میں نے تمہارے گاؤں کوصاف ستھرا رکھنے کاپروگرام بنایا ہے میری

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مددکرو تا کہ حسن آباد کوصاف ستھرا پاك وپاکیزہ بنادیں اس گاؤں والوننے اس عالم کی پیش کش کو قبو ل کرلیا اوراعانت کاوعدہ کیا دوسرے دن صبح کوہم سب اپنے گھروں سے نکل پڑے وہ عالم ہم سے بھی زیادہ کام کرنے کے لئے تیار تھے ہم تمام آپس میں مل کر کام کرنے لگے اورگلیوں کوخوبصاف ستھرا کیا عالم دین نے ہمارا شکریہ ادا کیا اورہم نے ان کی راہنمائي کا شکریہ ادا کیا اس کے بعد گاؤں والوننے ایك

262

عہد وپیمان کیا کہ اپنے گھر کی گندگی اوردوسری خراب چیزوں کوکوچے یا نالی میں نہینڈالیں گے بلکہ اکٹھا کرکے ہرروز گاؤں سے باہر لے جائیں گے اوراس کوگڑھے میںڈال کر اس پر مٹی ڈال دیں گے اورایك مدت کے بعد اسی سے کھاد کاکام لیں گے ایك اور رات اس عالم دین نے درخت لگانے کے متعلق ہم سے گفتگو کی اورکہا کہ زراعت کرنا اور درخت لگانا بہت عمدہ اورقیمتی کام ہے اسلام نے اس کے بارے مینبہت زیادہ تاکید کی ہے_ درخت ہوا کو صاف اورپاك رکھتے ہیں اورمیوے اور سایہ دیتے ہیں اور دوسرے بھی اس کے فوائدہیں_ ہمارے پیغمبر اکرم حضرت محمد مصطفی (ص) نے فرمایا ہے کہ اگر کوئي پودا تمہارے ہاتھ میں ہوکہ اس پودے کو زمین میں کاشت کرنا چاہتے ہو اور ادہر موت تمہیں آپہنچے تواپنے کام سے ہاتھ نہ اٹھانا یہاں تك کہ اس پودے کو زمین میں گاڑدو کیونکہ اللہ زمین کے آباد کرنے اوردرخت اگانے والے کو دوست رکھتا ہے جوشخص کوئي درخت اگانے والے کو دوست رکھتا ہے جو شخص کوئي درخت لگائے اوروہ میوہ دینے لگے تو خداوندعالم اس کے میوے کے برابر اسے انعام اور جزا دے گا لہذا کتنا اچھا ہے کہ ہم اس نہر کے اطراف میں درخت لگادیں تا کہ تمہارا گاؤں بھی خوبصورت ہوجائے اگر تم مددکرنے کا وعدہ کروتوکل سے کام شروع کردیں دیہات کے سبھی لوگوننے اس پراتفاق کیا اور بعض نیك لوگوں نے پودے مفت فراہم کردیئےوسرے دن صبح ہم نے یہ کام شروع کردیادیہات والوں نے بہت خوشی خوشی ان پودوں کولگادیااس عالم نے سب کو اور

263

بالخصوص بچّوں اورنوجوانوں کو تاکید کی کہ ان درختونکی حفاظت کریں اوردیکھتے رہیں اورفرمایا کہ یہ درخت تم سب کے ہیں کس کو حق نہیں پہنچتا کہ اس عمومی درخت کو کوئي گزند پہنچائے ہوشیار رہنا کہ کوئي اس کی شاخیں نہ کاٹے کہ یہ گناہ بھی ہے، ہوشیار رہنا کہ حیوانات ان درختوں کوضرر نہ پہنچائیں جب سے ہم نے یہ سمجھا ہے کہ ہمارے پیغمبر (ص) شجر کاری کو پسند فرماتے ہینجس کے نتیجے میں ہمارا گاؤں سرسبز اورمیوے دارباغوں سے پر ہوچکا ہے اس عالم کی رہنمائي اورلوگوں کی مدد سے اب حمام بھی صاف وستھرا ہوگیا ہے اورمسجد پاك و پاکیزہ ہے ایك اچھی لائبریری اورایك ڈسنپسری تمام لوازمات کے ساتھ یہاں موجودہے اوراس گاؤں کے چھوٹے بڑے لڑکے لڑکیاں پڑھے لکھے صاف و ستھرے ہینجب میرے چچازاد بھائي کی بات یہاں تك پہنچی تو میننے کہا کہ میں اس عالم دین اورتم کو اور تمام گاؤں میں رہنے والوں کو آفرین اور شاباش کہتا ہوں اے کاش تمام دیہات کے لوگ اور دوسرے شہروں کے لوگ بھی تم سے دینداری اور اچھی زندگی بسر کرنے کا درس لیتے_

سوالات

1)___ آپ اپنے گھر کی کثافت اور گندگی کو کیا کرتے ہیں؟

264

2)___ جو شخص اپنے گھر کی گندگی نالی وغیرہ میں ڈالے تو اسے کیا کہتے ہیں اوراس کی کس طرح رہنمائي کریں گے؟

3)___ جو شخص اپنے گھر کی گندگی کوچے یا سڑك پر ڈالتا ہے تو اسے کیا کہتے ہیں پیغمبر اسلام(ص) کی کونسی فرمائشے اس کے سامنے بیان کریں گے؟

4)___ سڑك گلی کوچوں اور اپنے رہنے کی جگہ کو صاف رکھنے کیلئے کون سے کام انجام دینے چاہیں؟

5)___ ہمارے پیغمبر اسلام(ص) نے شجرکاری کے متعلق کیا فرمایا ہے؟

6)___ آپ درخت لگانے کے لئے کیا کوشش کرسکتے ہیں؟

7)___ آپ عمومی درختوں کی حفاظت اور نگاہ دی کس طرح کرتے ہیں؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

8)___ اب تك آپ نے كتنے درخت لگائے ہیں؟

پانچواں سبق

جھوٹ كی سزا

ہم نے ايك دن سير كا پروگرام بنايا اورہر ايك اپنے ساتھ كچھ خوراك لے آيا ادہر كلاس كی گنھٹی بجی سب خوش خوش ہنستے كھيلتے كلاس ميں گئے منتظر تھے كہ استاد كلاس ميں آئيں اور سير كو جانے كے پروگرام كو بتلائيں_ سوچ رہے تھے كہ آج كتنا اچھا دن ہوگا ايك موٹر سير كے لئے كرائے پر لے ركھی تھی وہ بھی آگئي اور مدرسہ كے دروازے كے سامنے كھڑی ہوگئي كلاس كے مانيٹر صاحب آج غير حاضر تھے ہم جماعت لڑكيوں ميں سے ايك لڑكا كہ جس كا نام حسن مانيٹر تھا استاد كی ميز كے سامنے گيا اور كہا لڑكو ... لڑكو، ميں اب مانيٹر كی جگہ ہوں جب استاد آئيں گے تو ميں كہوں گا كھڑے ہوجاؤ تو تمام منظم طريقے سے كھڑے ہوجانا اور ياد ركھنا جو منظم طريقے سے

كھڑا نہ ہوگا اسے استاد سير كو نہيں لے جائيں گے تمام لڑكے چپ بيٹھے ہوئے تھے كہ اچانك حسن نے كہا كھڑے ہوجاؤ تمام لڑكے مؤدّب اور منظّم طريقہ سے كھڑے ہوگئے كلاس كا دروازہ كھلا ايك لڑكا جو آج دير سے آيا تھا وہ اندر داخل ہوا_ حسن بلند آواز سے ہنسا اور اس كے كہا لڑكو ميں نے مذاق كيا ہے بيٹھ جاؤ تھوڑا سا وقت گزر ا تھا تمام لڑكے استاد كے آنے كا انتظار كر رہے تھے حسن نے كلاس كے دروازے پر نگاہ كی اور چپ كھڑا ہوگيا اور اس كے بعد بلند آواز سے كہا كھڑے ہوجاؤ تمام لڑكے كھڑے ہوگئے كلاس كا دروازہ آرام سے كھلا_ تيسری كلاس كے ايك لڑكے نے جو اپنے بھائي كا بستہ لايا تھا كہ اسے يہاں دے جائے اس نے بھائي سے كہا كہ كيوں اپنا بستہ آج ساتھ نہيں لائے تھے؟بھائي نے جواب ديا كہ آج سير كو جانا تھا بستہ كی ضرورت نہيں تھی اس دفعہ ہم پھر بيٹھ گئے ليكن بہت ناراض ہوئے حسن پہلے تو تھوڑاسا ہنسا ليكن بعد ميں كہا لڑكو مجھے معاف كرنا ميں نے غلطی كی تھی تم بيٹھ جاؤ ميں باہر جاتا ہوں تا كہ ديكھوں كہ آج استاد كيوں نہيں آئے حسن چلاگيا اور تھوڑی دير كے بعد واپس لوٹ آيا اور كہنے لگا لڑكو سنو سنو استاد نے كہا ہے كہ آج سير كو نہيں جائيں گے لڑكوں كا شور بلند ہوا آپ نہيں سمجھ سكتے كہ لڑكے كتنے ناراض ہوئے اسی اسی حالت ميں كلاس كا دروازہ كھلا حسن نے كلاس كے دروازے كی طرف ديكھا اور اپنے آپ كو سنبھالا اور كہا كھڑے ہوجاؤ

كھڑے ہوجاؤ كوئي بھی نہ اٹھا سب نے كہا حسن جھوٹ بول رہا ہے جھوٹ كہہ رہے ہے ليكن اس دفعہ استاد كلاس ميں داخل ہوچكا تھا اور كلاس كے دروازے كے پيچھے حسن كی گفتگو كو سن چكا تھا اس سے كہا كہ كس نے آپ كو كہا ہے كہ آج سير كو نہيں جائيں گے كيوں ميری طرف جھوٹ كی نسبت دی ہے حسن اپنا سر نيچے كئے ہوئے تھا اس نے كوئي جواب نہيں ديا استاد نے كہا لڑكو سب مدرسہ كے صحن ميں چلے جاؤ اور قطار بناؤ تا كہ موٹر پر سوار ہوں ہم بہت خوش ہوئے مدرسے كے صحن ميں گئے اور قطار بنائي اور اپنی اپنی باری پر موٹر ميں سوار ہوگئے_ ليكن جب حسن موٹر پر سوار ہونا چاہتا تھا تو استاد نے اسے كہا___تم ہمارے ساتھ سير كو نہيں جاسكتے ہم جھوٹے طالب علم كو ساتھ نہيں لے جاسكتے حسن نے رونا شروع كرديا استاد كا ہاتھ پكڑا اور كہا كہ ميں نے غلطی كی ہے مجھے معاف كرديں اور بہت زيادہ اصرار كيا استاد نے كہا اے حسن ميں تمہارے اس چلن سے بہت ناراض ہوں بہتر يہی ہے كہ ہمارے ساتھ سير كولے جائيں تو اس وقت ميں تمہيں اپنے ساتھ سير كو لے جاؤں گا كيونكہ تمام لڑكے حسن كی دروغ گوئي سے ناراض ہوچكے تھے استاد سے انہوں نے كچھ نہ كہا اور كسی بچّے نے بھی استاد سے اس چيز كی درخواست نہ بلكہ بعض آہستہ سے كہہ رہے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تھے کہ ہم نہیں _چاہتے کہ حسن ہمارے ساتھ سیر کو جائے

268

استاد بھی موٹر پر سوار ہوگئے موٹر بچّوں کی مسرّت آمیز آواز میں مدرسے سے دور نکل گئي چوتھی کلاس کے لڑکوں میں سے صرف حسن مدرسہ میں رہ گیا چونکہ جھوٹ بولتا تھا ا سی لئے اپنی عزّت اور احترام کو کھو بیٹھا اور سیر سے بھی محروم ہوگیا یہ تو تھا اس دنیا کا نتیجہ لیکن آخرت میں جھوٹوں کی سزا سخت اور دائمی ہے_

ہمارے پیغمبر (ص) نے فرمایا مسلمان اورایمان دار شخص کبھی جھوٹ نہیں بولتا_

امام سجّاد (ع) نے فرمایا ہے جھوٹ سے بچو خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا خواہ مذاق میں ہو یا بالکل حقیقت ہو_

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے جھوٹ ایمان کو برباد اور ویران کردیتا ہے_

سوالات

1)___ لڑکوں نے تمام واقعات میں حسن کی بات کوسچ سمجھا اور کیوں؟

2)___ کیا لوگ جھوٹے کی بات پراعتماد کرتے ہیں اور کیوں؟

3)___ کیا بتلا سکتے ہیں کہ طالب علم جو سیر کو گئے تھے کتنے تھے اور حسن کے ساتھ کتنے دوست تھے؟

269

4)___ آیا کوئي آدمی جھوٹے کے ساتھ دوستی کرتا ہے اور کیوں؟

5)___ آپ کی نگاہ میناگر حسن کو سیر پر لے جاتے تو بہتر نہ ہوتا اور کیوں؟

6)___ اگر کوئي مزاح میں بھی جھوٹ بولتے تو اس کی کس طرح رہنمائي کریں گے اور اس سے کیا کہیں گے؟

7)___ کیا مزاح میں جھوٹ بولنا برا اور گناہ ہے اور کیوں ؟

8)___ آپ کی نگاہ میں حسن کیوں جھوٹ بولتا تھا؟

9)___ جھوٹ ایمان کو ویران کردیتا ہے_ کا کیا مطلب ہے؟

270

چھٹا سبق

سڑك سے کیسے گزریں

مدرسے میں چھٹی ہوئي لڑکے کی طرف روانہ ہوگئے پیدل چلنے کی جگہ پر بہت بھیڑ تھی جواد نے اپنے دوست رضا سے کہا کتنی بھیہڑ ہے یہاں تو چلنا بہت مشکل ہے آؤ سڑك کے کنارے چلیں رضا نے کہا سڑك موٹروں کے آنے جانے کی جگہ ہے پیدل چلنے والوں کے لئے نہیں سڑك پر چلنا خطرناك ہوتا ہے اور رائیوروں کے لئے بھی مشکل پیدا ہوجاتی ہے اللہ اس کو دوست نہیں رکھتا جو دوسروں کے لئے مشکلات پیدا کریں جواد نے کہا یہ تم کیا کہہ رہے ہو یہاں اس بھیر میں تو نہیں چلا سکتا خدا حافظ میں چلا یعنی سڑك کے ساتھ چلنے کے لئے یہ کہا اور رضا سے علی حدہ ہوگیا اور جلدی سے سڑك کے کنارے تیزی سے دوڑ نے لگا جواد

271

سچ کہہ رہا تھا کہ فٹ پاتھ پر پیدل چلنے والوں کی بھیڑ تھی وہ تو اتنی جلدی سے نہیں چل سکتا ہے وہ چاہتا تھا کہ گھر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جلدی پہنچ جائے_ رضا نے جب دیکھا کہ اس کا دوست بہت جلدی میں اس سے دور نکل گیا ہے تو اس نے سوچا کہ وہ بھی سڑک پر چلاجائے اور جواد سے پیچھے نہ رہ جائے لیکن اسے یاد آیا کہ اس نے تو خود جواد سے کہا تھا کہ خدا پسند نہیں کرتا کہ دوسروں کے لئے مشکلات پیدا کی جائیں اور سڑک پر چلنا خطرناک ہے اور ڈرائیوروں کے لئے مشکلات اور زحمت پیدا ہوجاتی ہے_ اسی سوچ میں تھا کہ بریک کی ایک مہیب آواز سنائي دی لوگ موٹر کی طرف دوڑے لیکن تھوڑی سی دیر بعد اس موٹر نے حرکت کی اور چلی گئي لوگ کہہ رہے تھے کہ خطرناک ایکسیڈنٹ تھا شاید کوئي مرگیا ہوگا اللہ کرے کہ ہسپتال تک جائے زندہ رہے رضا نے لوگوں کی یہ باتیں سنیں اور چند منٹ کے بعد گھر پہنچ گیا تھوڑا سا وقت گزرا تھا گویا ایک گھنٹہ_ جواد کی ماں رضا کے گھرآئي اور رضا سے پوچھا کہ جواد کو تو نہیں دیکھا تھا ابھی تک وہ نہیں آیا رضا نے کہا کہ جواد کہہ رہا تھا کہ مجھے کچھ کام ہے میں چاہتا ہوں کہ گھر جلدی جاؤں مجھ سے الگ ہوگیا اور جلدی میں سڑک پر دوڑنے لگا اسے ایکسیڈنٹ یاد آیا تو کہا اوہ: شاید جواد کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے جواد کی ماں نے کہا ایکسیڈنٹ؟ تو پھر میرا لڑکا اب کہاں ہے؟ جواد نے کہا کہ میں نے کچھ نہیں دیکھا صرف سنا تھا کہ لوگ کہہ رہے تھے کہ ہسپتال لے گئے ہیں_ جواد کی ماں ہسپتال دوڑی گئي اور پوچھا کہ

272

میرے بیٹے جواد کو یہاں لائے ہو کہا گیا کہ تمہارے لڑکا کو دوگھنٹے پہلے یہاں لائے تھے آؤ اس کو دیکھو جواد کی ماں نے اسے دیکھا جواد تھا لیکن خونی چہرے کے ساتھ بستر پر لیٹا ہوا تھا_ دو دن کے بعد رضا اپنی ماں کے ساتھ اس کی عیادت کے لئے گیا جواد بستر پر سویا ہوا تھا اسے پلستر کیا گیا تھا اور اس کا تمام جسم درد کر رہا تھا ایک مہینے کے بعد بیسا کھی کی مدد سے مدرسہ گیا اور کلاس میں شریک ہوا استاد اور تمام ہم کلاس لڑکے اسے دیکھ کر خوش ہوئے اور اس حادثہ کے متعلق سوال کیا_

استاد نے کلاس کے لڑکوں کے سامنے اسکی وضاحت کی اور کہا کہ اس قسم کے حادثات سے بچنے کے لئے ٹریفک کے قواعد اور قوانین کی پابندی کی جائے کیونکہ ٹرفیک کے قوانین تمام دنیا میں خطرات کو کم کرنے کے لئے بنائے گئے ہیں جواد چاہتا تھا اکہ گھر جلدی پہنچ جائے لیکن ٹریفک کے قوانین کی خلاف ورزی کرنے کی وجہ سے ہر روز کی نسبت وہ دیر سے گھر پہنچا حالانکہ اگر پیدل چلنے والی جگہ سے جاتا تو اس سے بہت زیادہ جلدی گھر پہنچ جاتا آپ جب بھی سڑک کی دوسری طرف جانا چاہیں تووہاں سے جائیں جہاں سفید خطوط بنائے گئے ہیں یاچوک کے نزدیک احتیاط سے دوسری طر ف جائیں سڑک پر دوڑ کرنہ جائیں اورکبھی بھی سڑک کے وسط میں نہ چلیں_

پیغمبر اسلام (ص) نے فرمایا ہے کہ راستے کے وسط میں جانا

273

سوار لوگوں کے لئے ہے سوار انسان پیدل چلنے والوں پرتقدم کاحق رکھتا ہے_

سوالات

1)___ حق تقدم کا کیا مطلب ہے کن لوگوں کو راستہ چلتے وقت تقدم کا حق ہے ہمارے پیغمبر (ص) نے اس کے متعلق کیا فرمایا ہے پیدل چلنے والوں کا حق سڑک پر کس طرف ہے؟

2)___ جواد کا ایکسیڈنٹ کیوں ہوا اوررضانے اس سے کیا کہا تھا اگر رضا کی بات کومان لیتا توگھر کیسے پہنچ جاتا_

3)___ جب کسی سڑک کو عبور کرنا چاہیں تو کس طرح اور کہاں سے عبور کریں گے؟

4)___اس قسم کے حادثہ سے بچنے کے لئے کس قسم کی احتیاط کی ضرورت ہے؟

5)___ ٹریفک کے بعض قوانین جو آپ جانتے ہیں بیان کریں؟

6)___ جب جواد اپنی کلاس میں گیا تو استاد نے کس موضوع کو وضاحت سے بیان کیا؟

7)___ کیا تم پہلے سے ٹریفک کے قوانین کی پابندی کرتے

274

تھے؟ اور اب کیسے؟ ان کی پابندی کی کوشش کریں

ہم آپ کو مبارک باد دیتے ہیں کہ آپ نے یہ کتاب پڑھی ہے اور سمجھی ہے انشاء اللہ آپ اپنی زندگی میں اس پر عمل کریں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

گے کتنا اچھا ہے کہ آپ اپنے مخلص دوستوں کو بھی کہیں اس کتاب کو حاصل کر کے پڑھیں اور اس کی مشقوں کو حل کریں اور انہیں اچھی طرح یاد کریں اور جن کو یاد کرلیا ہے اسے اپنی زندگی کے لئے آئین قرار دیں اور اس پر عمل کریں_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com